نوادرات محدث اعظم پاکستان

جلد اول

محمد جلال الدین قادری

زیر سعادت
محلہ لطیف شاہ نزد کچی کھاریاں ضلع گجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نوادرات

محدث اعظم پاکستان

جلد اول

محمد جلال الدین قادری

دارِ سعادت
محلہ لطیف شاہ غازی کھاریاں ضلع گجرات

نام کتاب	نوادرات محدث اعظم پاکستان (جلد اول)
	حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد سردار احمد قدس سرہ العزیز
مؤلف	مولانا محمد جلال الدین قادری
زیر سرپرستی	پیر طریقت قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی
زیر نگرانی	مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی
کمپوزنگ و پروف ریڈنگ	مفتی محمد محمود احمد
خصوصی معاونت	مولانا قاری محمد حبیب احمد و مولانا غازی محمد مسعود احمد
ناشر	مولانا قاضی حافظ محمد سعید احمد نقشبندی
	محلہ بابا لطیف شاہ غازی، کھاریاں، ضلع گجرات
ہدیہ	[redacted]/- روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 7221953

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7225085-7247350

فیکس:۔ 042-7238010

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون:۔ 021-2210212-221011-2630411

e-mail:- zquran@brain.net.pk

Website:- www.ziaulquran.com

بسم الله الرحمن الرحيم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى بَدْرِ التَّمَام

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى نُوْرِ الظَّلَام

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مِفْتَاحِ دَارِالسَّلَام

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى شَفِيْعِ جَمِيْعِ الْاَنَام

يَااِمَامَ الرُّسُلِ وَيَاسَنَدِىْ

اَنْت بَابُ اللّٰهِ وَمُعْتَمَدِىْ

فَبِدُنْيَاىَ وَبِاٰخِرَتِىْ

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ خُذْبِيَدِىْ



فہرست

تقریظ

ازاستاذ العلماء مولانا **محمد عبدالحکیم شرف** قادری

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

محقق اساتذہ اور مدرسین کا عام طور پر یہ معمول رہا ہے کہ جو کتابیں ان کے زیر درس ہوتی تھیں ان پر جہاں ضرورت محسوس کرتے وضاحتی نوٹ لکھ دیتے تھے امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ چونکہ عبقری شخصیت تھے اس لئے انہوں نے مختلف کتابوں پر لکھے ہوئے نوٹس الگ کاپیوں پر نقل کرالئے تھے اس کا عظیم فائدہ یہ ہوا کہ وہ نوٹس ہم تک بھی پہنچ گئے ورنہ پوری کی پوری کتابیں کسی طرح ہم تک نہ پہنچ سکتی تھیں۔

محدث اعظم پاکستان مولانا علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد چشتی قادری رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے دور کے عظیم محدث تھے انہوں نے اپنی زندگی کا بڑا حصہ حدیث شریف کے پڑھنے پڑھانے میں صرف کیا احادیث مبارکہ سے اہل سنت کے عقائد و مسائل کے استنباط کا انہیں حیرت انگیز ملکہ تھا راقم کا خیال تھا کہ انہوں نے اپنی کتابوں پر ضرور خصوصی نوٹس لکھے ہوں گے، لیکن خواہش کے باوجود ان کتابوں تک رسائی نہ ہو سکی۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر چیز کا وقت مقرر ہے چند روز پہلے حضرت علامہ مولانا محمد جلال الدین قادری مدظلہ العالی (کھاریاں) کے صاحبزادے عزیزم محمد مسعود احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ متعلم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور نے مجھے فوٹو سٹیٹ کے چند صفحات دیئے اور بتایا کہ یہ "نوادات محدث اعظم پاکستان" کا ایک حصہ ہے مجھے اتنی خوشی ہوئی جتنی متاع گم گشتہ کے مل جانے سے ہوتی ہے۔

مولانا محمد جلال الدین قادری مدظلہ العالی طویل عرصہ سے علیل چلے آرہے ہیں لیکن ان کی ہمت مردانہ انہیں مسلسل مصروف عمل رکھتی ہے ان دنوں وہ احکام سے متعلق آیات قرآنیہ کی تفسیر بھی لکھ رہے ہیں اور ساتھ ہی وقت نکال کر "نوادرات محدث اعظم پاکستان" کی شرح اور ان کا پس منظر بھی لکھ رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور عوام و خواص کے لئے فائدہ مند بنائے اور حضرت مولانا کو صحت و تندرستی کے ساتھ "تفسیر احکام القرآن" مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

۱۷ جمادی الاولی ۱۴۲۳ھ　　　محمد عبدالحکیم شرف قادری

عرض مؤلف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمده ونصلى على رسوله الكريم الامين وعلى اله وصحبه واتباعه اجمعين الى يوم الدين

شوال، ذی قعدہ ۱۳۹۴ھ/ نومبر ۱۹۷۴ء میں جامعہ رضویہ مظہر اسلام اہل سنت و جماعت لائل پور (اب فیصل آباد) میں علمائے کرام نے بڑی شدت سے محسوس کیا کہ نبراس المحدثین شیخ الحدیث حضرت علامہ الحاج ابوالفضل محمد سردار احمد قدس سرہ العزیز بانی و مہتمم جامعہ مذکورہ کے سوانح حیات جدید انداز میں جمع کئے جائیں، چنانچہ علمائے کرام کی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے ذمہ متفرق مواد جمع کرنا اور اسے جدید انداز میں ترتیب دے کر ایک مکمل سوانح حیات کی شکل میں پیش کرنا تھا، حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی سیرت اور سوانح کے بارے میں اس سے پہلے بھی چند کوششیں ہوئیں اور چند کتابچے بھی شائع ہوئے مگر مکمل سوانح حیات کی تدوین کی ضرورت باقی رہی۔

سن مذکور میں پاکستان کے قومی روزناموں نوائے وقت، جنگ، مشرق وغیرہ اور دیگر رسائل و جرائد میں یہ اعلان شائع کرایا گیا کہ جس کے پاس حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی سیرت، احوال و آثار اور کرامات وغیرہ کے بارے میں جو معلومات ہوں یا تاریخی و سوانحی مواد ہو، وہ جامعہ رضویہ میں پیش کر دے، مضامین اور ذاتی یادداشتوں پر مشتمل تحریریں جمع ہونی شروع ہوئیں، مگر حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی اعلیٰ علمی و روحانی شخصیت کے پیش نظر جس بھرپور تعاون کی ضرورت تھی وہ میسر نہ آسکا، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ تحریریں، یادداشتیں اور مضامین جامعہ رضویہ میں پڑی رہیں، ان سے سوانحی تذکرہ مرتب کرنا ممکن نہ ہوسکا۔

علاوہ ازیں چند علمائے کرام نے ذاتی طور پر ہمت کی اور حضرت موصوف کے سوانح حیات کو جمع کرنے کا عزم کیا مگر ان کی ہمتوں نے ان عزائم کا ساتھ نہ دیا نتیجۃً ان کی یادداشتیں اور ان کے پاس جو بھی سوانحی مواد تھا وہ ابھی تک اسی حالت میں پڑا ہے، حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی سوانح اور تذکرہ سے دلچسپی رکھنے والے احباب ان یادداشتوں اور دستاویز سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔

محرم الحرام ۱۴۰۴ھ/ اکتوبر ۱۹۸۳ء میں پیر طریقت الحاج پیر قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی خلف اکبر و خلیفہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے بھرپور تعاون، مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی اور مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری کے اصرار پر ''محدث

اعظم پاکستان'' کی تدوین کا سلسلہ شروع ہوا' جو بحمدہٖ تعالیٰ چند سالوں کی کوشش کے بعد دو ضخیم جلدوں کی شکل میں منظر عا
پر آیا' اس تذکرہ کی تدوین میں بہت سے علمائے کرام اور احباب نے علمی تعاون فرمایا' تذکرہ کو جدید انداز میں مرتب کر
اور متعلقہ سوانحی مواد کی فراہمی میں حکیم اہل سنت الحاج حکیم محمد موسیٰ امرتسری چشتی ضیائی نے بے مثال تعاون فرمایا' مولا کریم ا
سب حضرات اور احباب کو جزائے خیر دے۔

اسے اتفاقی حادثہ کہیے یا میری خوش بختی کہ ''محدث اعظم پاکستان'' کی تدوین وترتیب کے دوران ۱۳۹۴ھ/۷۴ء
جمع ہونے والے سوانحی مواد سے فقیر غفرلہ لقدیر استفادہ نہ کرسکا' کوشش کے باوجود وہ جمع شدہ مواد دستیاب نہ ہوسکا' ا
تھوڑا عرصہ پہلے وہ مواد دستیاب ہوا' اس کے مطالعہ کے دوران بعض مفید معلومات حاصل ہوئیں' اور ادھر ''محدث اعظ
پاکستان'' کی اشاعت کے دوران بہت سی قیمتی دستاویزات' کتاب کے حجم کے بڑھ جانے کے پیش نظر' شامل اشاعت
ہوسکیں' اب ان دو قسم کے تاریخی مواد نے زیر نظر اوراق کی طرف ہمت دلائی' بحمدہ تعالیٰ چند ماہ کی کوشش کے بعد یہ مجموعہ آپ کے
سامنے ہے' اس کی افادیت تو قاری کو مطالعہ کے بعد ہی ہو سکے گی۔

اس سلسلہ میں اتنی گذارش کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ زیر نظر مجموعہ میں بہت سی دستاویزات اصل قلمی صورت می
ہیں' ان کا عکس بنوا کر' پیش کی جارہی ہیں' اصل دستاویزات کی تاریخی اور تحقیقی حیثیت اہل علم ونظر سے پوشیدہ نہیں' اس مجمو
اوراق میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے قلمی مکتوبات' فتاویٰ' سنداتِ اجازت' اوراد واشغال اور دیگر دستاویزا
ہیں' معاصرین کے نام مختلف مکتوبات اور معاصرین کے آپ کے نام مکتوبات کا عکس شامل کیا جارہا ہے۔

اس مجموعہ کا اہم حصہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے ان فوائد حدیثیہ پر مشتمل ہے' جو آپ نے اپنے زیر مطالعہ کت
احادیث کے ابتدا میں زائد اوراق لگا کر لکھے ہیں' یہ فوائد علماء اور درجہ حدیث کے طلبہ کے لئے مفید ہوں گے' علاوہ ازیں کسی مسئ
پر احادیث سے دلائل کے متلاشی حضرات کے لئے یہ ذخیرہ خاصا مفید ہوگا' ان شاءاللہ۔

اس مجموعہ میں چند دستاویزات توجہ کو اپنی طرف مبذول کرائیں گی' ان کا تعلق دشمنان دین وملت نصاریٰ اور ہنود سے
نفرت وحقارت کی بنا پر ہے' تحریک پاکستان میں علماء اہل سنت کے کردار کا مطالعہ کرنے والے حضرات کے لئے یہ دستاویزا
نہایت اہم ہیں۔

ان اوراق کے جمع کرنے اور ان کی تدوین میں بہت سے احباب اور حضرات نے تعاون فرمایا ہے' بالخصو

پیر طریقت الحاج قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی زیب آستانہ عالیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے بے شمار قیمتی دستاویزات مہیا فرمائیں' ان سے استفادہ اور افادہ کی اجازت مرحمت فرمائی۔

محترمی محمد رفیق شاہد القادری منصرم دفتر جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد کی وساطت سے مختلف یادداشتوں پر مشتمل ایک فائل مہیا ہوئی۔

مولانا محمد یونس رضوی' مولانا حکیم گلزار احمد آسی' صوفی گلزار احمد اور آستانہ عالیہ سے وابستہ بہت سے احباب نے بھرپور تعاون فرمایا۔

حکیم اہل سنت الحاج حکیم محمد موسیٰ امرتسری' لاہور کے پیہم اصرار اور تعاون نے ان اوراق کی تدوین اور ترتیب میں ہمت افزائی فرمائی۔

یہ تمام حضرات شکریہ کے مستحق ہیں' مولا کریم اپنے حبیب لبیب رؤف ورحیم نبی ﷺ کے صدقہ میں ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

آخر میں دعا ہے کہ اے رب ذوالجلال والاکرام تو اپنے محبوبوں کے طفیل اس مجموعہ کو امت مرحومہ کے لئے مفید بنا اور فقیر غفرلہ القدیر مؤلف اوراق ہذا کی لغزشوں کو معاف فرما۔ آمین۔

فقیر محمد جلال الدین قادری عفی عنہ

کھاریاں

۱۲/ ربیع النور ۱۴۱۵ھ

عرض ثانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب الھدی علی ماھدی

والصلوۃ والسلام علی رسول الھدی وعلی الہ وصحبہ واصحاب الھدی

''تذکرہ محدث اعظم'' دوجلدوں میں پہلی بار ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء منظرعام پرآیا' کچھ وقفہ بعد ''نوادرات محدث اعظ
کی ترتیب وتالیف سے ربیع النور ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۵ء کوفراغت پائی'' اور ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۶ء میں ''کرامات محدث اعظم'' ترتی
پاکرشائع ہوگئی' الحمدللہ علی ذلک۔

''نوادرات محدث اعظم'' کا یہ مجموعہ ایک ضخیم جلد پر مشتمل ہے' ارادہ یہی تھا کہ یہ مجموعہ جلد منظرعام پرآجاتا' مگرانس
ارادے تائید ربانی کے بغیر پورے نہیں ہوتے' ہرکام کاوقت مقرر ہے' ''نوادرات محدث اعظم'' کی اشاعت کی ذمہ داری ای
ادارے نے ازخودقبول کرلی' اس کا کچھ حصہ کتابت بھی ہوگیا تھا مگراشاعت کا مرحلہ تاہنوز باقی رہا' بارہا یاددہانی بھی کام
آئی' بالآخراس ادارے نے اس کی اشاعت سے معذرت کرلی اور مسودہ اور کتابت شدہ صفحات واپس کردیئے' یہ فقیرغفرلہ ا
ادارے کے اراکین کاشکرگذار ہے کہ اتنا عرصہ انہوں نے مسودہ کی حفاظت فرمائی اور مکمل حالت میں واپس فرمادیا۔

''نوادرات محدث اعظم'' کی جلداشاعت کے لئے یہ طے ہوا کہ ضخیم جلدکودوحصوں میں تقسیم کردیا جائے اور ایک حص
ابھی آپ کی خدمت میں حاضر کردیا جائے اور دوسرا حصہ بھی مناسب وقت پر پیش کردیا جائے' اس منصوبہ کی اجازت فض
المشائخ حضرت پیرابوالفیض قاضی محمد فضل رسول حیدررضوی مدظلہ العالی سے لینالازمی تھی' موصوف نے ازراہِ شفقت اس
اجازت مرحمت فرمادی' جزاہ اللہ تعالی فی الدارین۔

چنانچہ ''نوادرات محدث اعظم'' حصہ اول آپ کے پیش نظر ہے' دوسرے حصہ کی جلداشاعت کے لئے بارگاہ ر
العزت جل وعلا سے دعا کی درخواست ہے۔

وماتوفیقی الاباللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ سیدناومولنامحمدواله واصحابه وبارک وسلم

فقیرقادری عفی عنہ

۲۳ ذی قعدہ ۱۴۲۲ھ/ ۷ فروری ۲۰۰۲ء

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کا خاندان

اور

بچپن کے حالات

نبراس المحدثین مولانا ابوالفضل **محمد سردار احمد** قدس اللہ اسرار نا بسرہ النوری مشرقی پنجاب بھارت کے ضلع گورداسپور کے قصبہ دیال گڑھ میں پیدا ہوئے۔ والد ماجد چوہدری میراں بخش کاشتکاری کرتے تھے۔ جٹ سیہول کے یہ فرد فرید نہایت محنت سے کھیتی باڑی کا کام کرتے تھے۔ دیہاتی ماحول کی قباحتوں سے ہمیشہ اجتناب فرماتے۔ یہ خاندان، علاقہ بھر میں، اپنی شرافت، دیانت، محنت، سادگی پاکبازی اور مہمان نوازی جیسی صفاتِ حسنہ کی بدولت ممتاز تھا۔ غیبت تہمت اور بہتان تراشی نام کی کوئی برائی آپ کے خاندان میں نہ تھی۔ مقدمہ بازی اور باہمی عداوت کا دُور دُور تک نشان نہیں ملتا۔ خاندان کے اکثر افراد سلسلہ عالیہ چشتیہ میں حضرت شاہ سراج الحق قدس سرہ العزیز کے دامن سے وابستہ تھے۔ اولیائے کاملین بالخصوص حضور غوثِ اعظم جیلانی قدست اسرارھم کی محبت اور عقیدت نے خاندان بھر کو محبت، مودّت اور وقار کا مظہر بنا رکھا تھا۔ ؎

؎ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے خاندانی حالات درج ذیل حضرات کے بیانات

(حاشیہ)

اور قلمی یادداشتوں سے ماخوذ ہیں۔

ا۔ قلمی یادداشت چوہدری عبدالحمید دیال گڑھی (ڈبلیو، پی، ای۔ ایس۔ اا) سابق اسسٹنٹ ڈائریکٹر محکمہ تعلیم پنجاب، مقیم ناظم آباد فیصل آباد۔ محررہ ۲۶ دسمبر ۱۹۷۳ء مخزونہ جامعہ رضویہ فیصل آباد۔

ب۔ قلمی یادداشت چوہدری نذیر احمد سراجی دیال گڑھی مقیم چک ۴۲ آر، بی باہمنی والا فیصل آباد۔ محررہ دسمبر ۱۹۷۳ء مخزونہ جامعہ رضویہ فیصل آباد۔

ج۔ قلمی یادداشت محترمہ حرمت بی بی زوجہ چوہدری نعمت علی دیال گڑھی مقیم چک ۵۶ آر بی فیصل آباد محررہ ۳ دسمبر ۱۹۷۳ء مخزونہ جامعہ رضویہ فیصل آباد۔

د۔ قلمی یادداشت چوہدری محمد حسین دیال گڑھی مقیم مغل پورہ لاہور مخزونہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

ہ۔ روایت چوہدری محمد اسمٰعیل برادر خورد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ مقیم فیصل آباد

و روایت چوہدری بشیر احمد دیال گڑھی، مقیم فیصل آباد۔

ز۔ روایت صوفی اللہ رکھا سراجی دیال گڑھی، مقیم جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد

یہ حضرات حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے ہم وطن اور ہم عمر ہیں۔

۲ے روایت چوہدری محمد اسمٰعیل سراجی برادر خورد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز۔

۳ے قلمی یادداشت چوہدری عبدالحمید دیال گڑھی سابق اسسٹنٹ ڈائریکٹر محکمہ تعلیم پنجاب مقیم فیصل آباد۔ محررہ ۲۶ دسمبر ۱۹۷۳ء مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

۴ے قاضی الحاجات، مرتبہ پروفیسر بشیر احمد قادری لاہور (قلمی) ص ۲۶۱

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے والد ماجد چوہدری میاں بخش چشتی علیہ الرحمہ قریباً پچاس بیگھہ مزروعہ اراضی کے مالک تھے اِس میں سے نصف زمین چاہی تھی اور اتنی ہی بارانی تھی[1] یہ زمین نہایت زرخیز تھی۔ اِس میں عمدہ فصل اور اعلیٰ قسم کا کماد پیدا ہوتا تھا۔[2]

چوہدری میاں بخش علیہ الرحمہ کا وصال ۱۲ محرم الحرام ۱۳۳۷ھ/ ۱۴ اکتوبر ۱۹۱۸ء بروز پیر ہوا۔[4]

والد ماجد کے وصال کے بعد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کے برادر بزرگ چوہدری حیات محمد[۵] علیہ الرحمہ نے گھر کا انتظام سنبھالا اور بہترین خاندانی روایات کو زندہ رکھا۔ آپ ہمسایوں کے دکھ سکھ میں شریک ہوتے۔ بچوں پر شفقت فرماتے، یتیموں کی پرورش میں بڑا اہتمام فرماتے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے مدرسہ کے ساتھی آپ ہی کی بیٹھک میں آکر مدرسہ کا آموختہ یاد کرتے۔ چوہدری حیات محمد علیہ الرحمہ ان سب کے آرام و آسائش کا پورا خیال رکھتے۔ اپنے کھیت سے کماد لاکر ان کو دیتے تاکہ پڑھائی کے ساتھ ساتھ کام و دہن کی لذتوں سے بہرہ ور ہوسکیں۔

چوہدری عبدالحمید دیال گڑھی مقیم ناظم آباد فیصل آباد اپنی قلمی یاد داشت میں لکھتے ہیں۔

" مولوی سردار احمد صاحب بچپن سے میرے دوست تھے ہمارے اور ان کے گھر کے دروازہ کا فاصلہ قریباً پچاس فٹ ہوگا وہ مجھ سے تعلیم میں ایک سال پیش تھے۔ جب وہ دسویں میں تھے تو میں نویں میں تھا۔ رات کو ان کی بیٹھک میں ہم اکٹھے پڑھا کرتے تھے ان کے برادر حقیقی چوہدری حیات محمد صاحب کا ان کی تعلیم و تربیت پر خاص الخاص دھیان رہتا تھا۔ ہر قسم کی ضروریات مہیا کرتے

۵ے چوہدری میراں بخش علیہ الرحمہ کی اولاد کی تفصیل " محدثِ اعظم پاکستان " جلد اول مطبوعہ لاہور میں خاندانی حالات کے باب میں موجود ہے۔

مرتبہ محمد جلال الدین قادری

تھے۔ بیٹھک میں کماد کی کھوئی کا اہتمام کر دیا کرتے تھے اور اس پر صف (چٹائی) مہیا کر دیتے اور چارپائیاں بھی۔[6]

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کی والدہ ماجدہ علیہا الرحمہ زہد و اتقا، عبادت و ریاضت اور عفت و عصمت کا پیکرِ نورانی تھیں اسی وجہ سے انہیں بارگاہِ خداوندی میں قربِ خاص حاصل تھا۔[7] مہمان نوازی، ہمسایہ سے حسنِ سلوک، ایثار اور یتیموں کی دستگیری کے اوصاف کی مالکہ تھیں۔ چوہدری عبدالحمید دیال گڑھی مقیم ناظم آباد، فیصل آباد اپنے بچپن کے حالات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"میری والدہ صاحبہ، جبکہ میں سات آٹھ سال کا تھا، فوت ہو گئیں اور ان کی (حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ) اور میری والدہ صاحبہ کی آپس میں محبت تھی۔ لہٰذا میرے ساتھ مولوی صاحب کی والدہ ماجدہ بہت شفقت سے پیش آتیں اور اکثر مجھے کھانا اور ساگ کھلایا کرتیں"[8]

بچہ وہی کچھ کرتا ہے جو اس کے والدین بڑے بہن بھائی اور اساتذہ کرتے ہیں۔ والد ماجد کے انتقال کے بعد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ نے اپنی والدہ ماجدہ اور بڑے بہن بھائیوں بالخصوص

---

[6] قلمی یادداشت چوہدری عبدالحمید دیال گڑھی سابق اسسٹنٹ ڈائریکٹر محکمہ تعلیم پنجاب محررہ ۲۶ دسمبر ۲، ۱۹ء مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد۔

[7] والدہ ماجدہ علیہا الرحمہ کے زہد و اتقا، ریاضت و عبادت اور مہمان نوازی کا تفصیلی بیان "محدث اعظم پاکستان"، جلد اول میں موجود ہے۔ اس سلسلہ میں ہفت روزہ محبوب حق فیصل آباد مجریہ ۱۳ دسمبر ۳، ۱۹ء ملاحظہ ہو۔ مرتبہ محمد جلال الدین قادری

[8] قلمی یادداشت چوہدری عبدالحمید دیال گڑھی مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

چوہدری حیات محمد علیہ الرحمہ کو جن روایات کا کاربند پایا، آپ نے بھی وہی روایات اپنائیں۔ مہمان نوازی، خلوص للّٰہیت، خود داری، ہمسایوں سے حُسنِ سلوک، برابر والوں سے حُسنِ معاشرت اور ان پر احسان، ایسی صفات حسنہ آپ نے بچپن ہی میں اپنا لیں تھیں، بے ہُودہ کھیل سے نفرت، گالی گلوچ سے کلی اجتناب آپ کی فطرت و عادت کا جزو بن چکی تھیں۔ گویا آپ کا بچپن ہی آپ کے بہترین مُستقبل کا غماز تھا۔

کھیل اور ورزش کے دوران شریعت مطہرہ کی پاسداری، سترعورت وغیرہ امور کا لحاظ، بالعموم ان اُمور کا دھیان نہیں کیا جاتا حالانکہ کھیل اور ورزش سے مقصُود توجسم وجان کی تیاری برائے جہاد ہونی چاہیئے۔ ورزش سے وقت کا ضیاع، فحش حرکات، سترعورت کی بے باکانہ نمائش اور دولت میں اسراف مقصُود نہیں ہونا چاہیئے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے بچپن کے ساتھی مدرسہ کے ساتھی، کھیل کے ساتھی اس حقیقت کو کس وثوق سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ان سب برائیوں سے ہمیشہ دُور رہتے تھے۔ ہمیشہ اخلاق، حُسنِ سلوک، حُسنِ معاشرت اور شریعت مطہرہ کی پاسداری ملحوظ خاطر رہی۔ یہ سب خُدا داد صلاحیتوں کے علاوہ خاندانی روایات کا اثر تھا۔

جن حضرات نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے بچپن کو دیکھا ان میں سے چند حضرات کی گواہی سن لیں، پڑھ لیں۔

چوہدری عبدالحمید دیال گڑھی (ڈبلیو، پی، ای، ایس II) مقیم ناظم آباد، فیصل آباد، اپنے بیان میں لکھتے ہیں۔

"اکثر صُبح صُبح مجھے اپنے بیلنے پر لے جایا کرتے۔ ٹھنڈی اور لذیذ رس پلایا کرتے۔ اِن میں اپنے دوستوں کو خوش رکھنے اور رس پلانے اور خندہ پیشانی سے پیش آنے، خاطر و مدارت کی خاص صَلاحیت تھی، بچے کھیلتے کھیلتے اکثر گالی گلوچ کرتے ہیں ایسے بچّوں سے نفرت کرتے اور اِن کے ساتھ کم کھیلتے۔ ہمیشہ خندہ پیشانی اور دوسروں کے مداح اور دلدار تھے "دل بدست آور کہ حج اکبر است" کا خاص ملکہ تھا۔ آپ نے کبھی کسی کو ایک دفعہ بھی گالی نہ دی، نہ ہی کسی کی غیبت اور چغلی کرتے۔ چھلانگ لگانے، دوڑنے، پتھر پھینکنے اور تیرنے، گھوڑ سواری میں تمام ہم عمر بچّوں سے آگے رہتے۔ مجھے ایک دفعہ، جبکہ قبلہ صُوفی حضرت شاہ سراج الحق صاحب (چشتی صَابری گورداسپوری علیہ الرحمہ) گاؤں تشریف فرما تھے، کہنے لگے کہ میرا دِل چاہتا ہے کہ میں پیرو مرشد صُوفی سراج الحق جیسا ہو جاؤں۔ اِس تمنا کا شِدّت سے اظہار فرمایا کرتے تھے۔" ۹ے

موصوف الذکر چوہدری عبدالحمید دیال گڑھی (ڈبلیو، پی، ای، ایس II) کی قلمی یاد داشت کا ایک اور اقتباس مُلاحظہ فرمائیں۔

"ہمارا سارا خاندان اور مولوی صاحب (شیخ الحدیث قدس سرہ)

ے قلمی یادداشت چوہدری عبدالحمید دیال گڑھی، مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد۔

کا بھی قبلہ حضرت سراج الحق صاحب کے مرید تھے۔ میرے والد صاحب چوہدری حیات محمد، تایا صاحب چوہدری شاہ دین صاحب اور دادا صاحب چوہدری نظام دین صاحب مولوی صاحب سے بہت محبّت کرتے تھے۔ مولوی صاحب اکثر ان بزرگوں کے پاس اُٹھتے بیٹھتے۔“ [10]

چوہدری عبدالحمید دیال گڑھی مزید لکھتے ہیں۔

”میرے والد صاحب نے دو جلد میں بہت بڑی تختی کا مترجم بزبان فارسی کا قرآن شریف دادا صاحب کو لا کر دیا ہوا تھا۔ تکیہ کے قریب ہی میرے چچا صاحب چوہدری غلام رسُول کا گھر تھا۔ دادا صاحب اکثر مولوی صاحب سے وہ قرآن شریف گھر سے منگوایا کرتے تھے، صبح و شام اکثر ایسے ہی ہوتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ دادا صاحب جو بہت متشرع بزرگ تھے، مولوی صاحب سے خاص انس رکھتے تھے اور مولوی صاحب بھی بزرگوں کے قریب ہی رہتے تھے۔“ [11]

چوہدری مولوی نذیر احمد سراجی دیال گڑھی مقیم چک 12 آر بی باہمنی والا، فیصل آباد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کے ہم عمر اور بچپن کے ساتھی ہیں وہ بیان کرتے ہیں۔

”بچپن کی زندگی آپ نے اس طرح گذاری ہے کہ بچے اکٹھا کھیلا کرتے ہیں، ہم بھی اکٹھے رہتے رہے ہیں۔ آپ نے بچوں میں کھیلتے ہوئے کسی بچے کو گالی گلوچ نہیں کی۔ جب کسی لڑکے سے کشتی لڑتے

[10] قلمی یادداشت، چوہدری عبدالحمید دیال گڑھی، مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد
[11] ایضاً

اگرچہ وہ دوگنی قوت کا ہوتا یہ ضرور اسے پچھاڑ ہی دیتے۔ کشتی کے وقت یہ قید لگا دیتے تھے، میں لنگوٹا نہیں کروں گا، مع شلوار اور کرتہ ہی کشتی کروں گا۔ [۱۲]

بچپن میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی خودداری اور شرم و حیا کی عادت کو بیان کرتے ہوئے چوہدری مولوی نذیر احمد سراجی دیال گڑھی لکھتے ہیں۔

" شرمیلے اس درجہ کے تھے کہ (مدرسہ سے واپسی کے وقت) جب "آدھی کی کھوئی" پر بچے پہنچنے لگتے تو آپ ایک دو کیلے (پیچھے) پہلے بچوں سے بچھڑ کر اور راستہ اختیار کر کے پہلے ہی گاؤں پہنچ جاتے ایسا کیوں کرتے؟ اس لیے کہ کوئی لڑکا مجھے اپنے گھر روٹی کھانے پر مجبور نہ کرے بعد میں پتہ چلا کہ وجہ یہ تھی آپ مادر زاد ولی تھے۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کا بچپن کتنا پیارا اور معصومانہ تھا اس میں آپ کی ولایت کی جھلک نظر آرہی تھی، اس کے ساتھ ساتھ آپ کی بچپن کی عادات و اطوار پر خاندان، والدین اور بہن بھائیوں کی عادات اور روایات کی چھاپ محسوس ہوتی ہے۔ حق یہ ہے کہ اولیائے کاملین کی محبت اور قدوۃ السالکین حضرت شاہ سراج الحق قدس سرہ العزیز کی تربیت نے اس پورے خاندان بلکہ علاقہ بھر کے ماحول

۱۲ے قلمی یادداشت چوہدری نذیر احمد سراجی دیال گڑھی مقیم باہمنی والا فیصل آباد محررہ دسمبر ۱۹۷۳ء مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

۱۳ے قلمی یادداشت چوہدری نذیر احمد سراجی دیال گڑھی مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

کو اسلامی رنگ میں رنگ دیا تھا۔

کاش! آج کے اس سفاکانہ اور وحشیانہ ماحول کے والدین اِس حقیقت کو پالیں کہ اِسلامی انقلاب اور امن کی دولت اولیائے کاملین کی اتباع اور محبت میں ہے۔ والدین نے اپنی نجی زندگیوں کے معمولات میں ہر شے کو شامل کر رکھا ہے جو دستیاب ہے مگر اولیائے ربانیین سے تعلق محبت کو بے کار شے سمجھ کر نظر انداز کر دیا گیا۔ معاشر میں تعلیم، تبلیغ اور تربیت کے تمام وسائل ہونے کے باوجود امن وسلامتی عنقا ہے۔ یاد رکھیے وعدہ ربّانی سچّا ہے۔

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

اور اہلِ نظر کا فیصلہ بھی پیش نظر رہنا چاہیے۔

لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ

(اولیائے کاملین کے دامن سے وابستہ رہنے والا محروم نہیں رہتا۔)

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز
کے
کردار کی چند جھلکیاں

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی سیرت واخلاق کے ہمہ جہت پہلو ممکن ہے محسوس تو ہوسکیں، مگر ان کو احاطۂ تحریر میں لانا مجھ جیسے ہیچ مداں کے لیے ممکن نہیں۔ آپ کی زندگی میں عشق مصطفٰےؐ ایسا رچ بس گیا تھا کہ پوری زندگی اسوۂ حسنہ کا حسین مظہر تھی۔ اخلاق اور کردار کی ایسی عظمت بہت لوگوں کے حصہ میں آئی۔ جو لوگ آپ کے اعتقادی طور پر مخالف تھے۔ اپنی مخالفت ...... بلکہ مخالفت میں شدت کے باوجود آپ کی ذاتی زندگی، سیرت وکردار میں عظمت کے قائل تھے۔ آپ کا بڑے سے بڑا مذہبی مخالف بھی آپ کی سیرت کے کسی پہلو کو حرف تنقید نہ بنا سکا۔ ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم۔

سیرت وکردار کی عظمت کے چند منظر" محدث اعظم پاکستان" میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ مزید چند مناظر دیکھئے اور انہیں اپنی زندگی میں نافذ کرنے کی کوشش فرمائیں۔

احکامِ شریعت کی پاسداری

مولانا محمد ریاض الدین شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ معینیہ ریاض الاسلام کیمل پور اٹک لکھتے ہیں۔

علالت کے دوران آب وہوا کی تبدیلی کی غرض سے جب آپ ہری پور ہزارہ میں مقیم تھے، آپ کو کھانا پیش کرنے کی سعادت مجھے ملتی۔ ایک روز کھانا تناول فرماتے ہوئے طبیعت پر بوجھ محسوس فرمایا۔ میں نے خیال کیا کہ بیٹھ کر کھانے کی وجہ سے گرانی محسوس ہو رہی ہے۔ تکیہ اُٹھا کر پیچھے رکھنا چاہا تو نفی میں سر مبارک ہلا کر فرمایا۔

نحن لانا کل متکئا

ہم تکیہ لگا کر نہیں کھاتے۔ یہ شریعت میں منع ہے۔

چنانچہ آپ نے بغیر سہارا بیٹھے کھانا تناول فرمایا۔ [1]

مولانا محمد ریاض الدین مزید لکھتے ہیں۔

"ہری پورہ قیام کے دوران ایک دن نمازِ جمعہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے قبلہ سیّد محمد زبیر شاہ صاحب (سابق مدرس جامعہ رحمانیہ ہری پور) حال شیخ الجامعہ چکوال کی اقتدا میں ادا فرمائی،

[1] قلمی یادداشت مولانا محمد ریاض الدین شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ معینیہ ریاض الاسلام کیمل پور، محررہ نومبر ۱۹۷۳ء مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام، فیصل آباد۔

میں آپ کے ساتھ ہی ایک صف میں کھڑا تھا۔ دُعائے مسنونہ کے
بعد فوراً آپ نے عربی زبان میں مجھے مخاطب ہوکر فرمایا

أُعِيْدُ الصَّلوٰةَ

میں نماز لوٹاتا ہوں

حقیر نے عرض کیا

لِمَ يَا سَيِّدِیْ

حضور! کیوں

فرمایا

اَنَّهٗ يُقَصِّرُ اللِّحْيَةَ -

کیوں کہ وہ (شاہ صاحب مذکور) داڑھی کٹاتے ہیں۔
حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کو یہ شبہ اس وجہ سے ہوا
کہ قبلہ شاہ صاحب کی داڑھی ٹھوڑی کے نیچے پوشیدہ ہونے کی
وجہ سے پوری طرح دکھائی نہیں دیتی تھی۔ حالانکہ اصل میں وہ سُنت
کے مطابق پُوری تھی۔

حقیر نے عرض کیا:

لَا يُقَصِّرُ بَلْ اَنَّهَا مَسْتُوْرَةٌ

شاہ صاحب داڑھی کٹاتے نہیں بلکہ ان کی داڑھی پوشیدہ
ہے۔ نظر کم آتی ہے۔

تب آپ نے اعادہ نماز کا عزم ترک فرمایا۔ [2]

[2] - ایضاً

اس واقعہ سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ احکام شریعت کا آپ بے حد پاس فرماتے۔ نیز اسی واقعہ میں عزیزوں پر کرم نوازی کا پہلو بھی واضح ہے۔ مولانا سیّد محمد زبیر شاہ صاحب کی عزت وحرمت پر حرف آنے کا احتمال تھا۔ آپ نے گفتگو عربی زبان میں فرمائی تاکہ عامۃ الناس علماء سے بدظن نہ ہوں۔

ہری پور قیام کے دوران ایک جمعہ کے موقع پر مولانا معین الدین شافعی نے تقریر فرمائی۔ مولانا سید محمد زبیر شاہ موجود نہ تھے۔ نماز جُمعہ کی امامت کے متعلق حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے مولانا محمد ریاض الدین کو حکم فرمایا۔ مولانا محمد ریاض الدین نے ازراہِ آداب عرض کیا کہ مولانا معین الدین ہی امامت کرائیں۔

آپ نے ارشاد فرمایا :

" وہ شافعی ہیں اور ہم حنفی۔ بِلا وجہ ان کی اقتدا کیسے جائز ہے۔"

اِس طرح آپ نے مولانا سیّد محمد زبیر شاہ کی اقتدا میں نمازِ جُمعہ ادا فرمائی۔ [۳]

مَولانا مفتی محمد عبدالقیوم ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی حضورِ داتا گنج بخش علیہ الرحمہ کی ایک حاضری کا واقعہ لکھتے ہیں۔

۳ۓ ۔ ایضاً

حضرت کی لاہور تشریف آوری کی اطلاع پاکر پروگرام کے مطابق میں اسٹیشن پر استقبال کے لیے پہنچا، تو آپ نے اسٹیشن پر فرمایا کہ پہلے لوہاری میں جامعہ نظامیہ رضویہ جائیں گے۔

حسبِ ارشاد لوہاری دروازہ کے لیے تانگہ لیا گیا۔ لوہاری بازار میں بھیڑ کی وجہ سے آپ دروازہ پر ہی تانگہ سے اُتر گئے، اور پیدل ہی بازار میں چلنے لگے۔ میں نے آپ کے آگے سے لوگوں کو ہٹانا چاہا تاکہ آپ حسبِ عادت اپنی رفتار کو جاری رکھ سکیں۔ (سُنت کے مطابق آپ اپنی رفتار کو چلنے میں ذرا تیز رکھتے) اس پر آپ نے مجھے فرمایا۔

مولانا! مسئلہ بھول گئے؟

"بازار مشترکہ راستہ ہے، اس میں سَب کا حق برابر ہے۔ آپ کِسی کو بازار کے کسی بھی حصّہ میں چلنے سے منع نہیں کر سکتے۔ ہم راستہ کے پابند ہیں، راستہ ہمارا پابند نہیں کہ ہم لوگوں کو ہٹائیں۔" [1]

خدام بالعموم اپنے اکابر کے لیے راستہ کو کشادہ کرنے کے لیے ہٹو بچو کے کلمات سے کام لیتے ہیں۔ بعض اوقات تو راہ گیر اس عمل سے پریشان بھی ہوتے ہیں، مگر حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ مسافروں کی ایذا کو ناپسند فرماتے۔ نیز راستہ پر اپنا حق سب راہگیروں

[1] قلمی یادداشت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی محررہ ۵ دسمبر ۱۹۷۳ء مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

کے برابر بتا کر شریعت مطہرہ کی پاسداری کا عملی درس دیا۔

مولانا ابوالبدر محمد شمس الزماں خطیب جامع مسجد پاک حنفیہ بیڈن روڈ لاہور، حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے تقوی کے واقعات کو بیان کرتے ہیں، لکھتے ہیں:

"ایک مرتبہ حضرت شیخ الحدیث قدس کی تقریر کا پروگرام کمالیہ (ضلع فیصل آباد) میں تھا۔ آپ نے مجھے فرمایا:

مولانا! آپ میرے ساتھ چلیں گے کیونکہ یہ آپ کا علاقہ ہے۔ بندہ تیار ہو گیا۔ مقررہ تاریخ جب چلنے کا وقت ہوا تو طلبہ کے لنگر کا کھانا تیار ہو چکا تھا۔ مگر آپ کے گھر میں کھانا تیار ہونے میں دیر تھی۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے مجھے فرمایا

مولانا! آپ کھانا کھالیں۔ بندہ کی روٹی ابھی گھر میں تیار نہیں ہوئی۔ چلو، آگے دیکھا جائے گا۔

مولانا شمس الزماں جو ان دنوں جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد میں زیر تعلیم تھے، نے غلطی سے عرض کیا۔

"حضور میں لنگر سے کھانا لے آؤں"؟

فرمایا:

ارے بندۂ خدا! یہ کھانا طلبہ کے لیے ہے۔ فقیر طلبہ کا حق کبھی نہیں کھاتا۔" ۵؎

۵؎۔ قلمی یادداشت مولانا شمس الزماں لاہور محررہ ۲۱ اگست ۱۹۷۵ء مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

صُوفی ولی محمد قادری رضوی چک ۲۰۱ ر کھ، فیصل آباد، بیان کرتے ہیں کہ نمازِ عصر کے بعد حضرت قبلہ شیخ الحدیث قدس سرہ مسجد سے باہر تشریف لا رہے تھے، جن لوگوں کو مسجد کے اندر آپ سے مصافحہ کا موقع نہ مل سکا وہ باہر انتظار کر رہے تھے۔ ایک خوش بخت نے پاؤں کا جوڑا سامنے رکھا۔ باقی لوگ جوق در جوق مصافحہ کے لیے آگے بڑھے۔ ایک شخص، جن کو حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کا دایاں ہاتھ خالی نہ مل سکا، اس نے ایک روپیہ بطور نذر آپ کے بائیں ہاتھ میں دینے کی کوشش کی۔ جس وقت آپ نے محسوس کیا کہ کسی نے میرے بائیں ہاتھ میں کچھ دینے کی کوشش کی ہے، آپ نے فوراً اپنا بایاں ہاتھ کھول دیا۔ نذر کا وہ روپیہ نیچے گر گیا، اس پر آپ نے فرمایا:

"اُلٹے ہاتھ میں لینا اور اُلٹے ہاتھ میں دینا خلافِ سُنّت ہے۔"

اس طرح آپ نے انتہائی معمولی سے واقعہ میں بھی اتباعِ سُنّت کی عمدہ مثال قائم فرمائی۔ [۶]

یہی صُوفی ولی محمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ عرس امام احمد رضا قدس سرہ کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔ شاہی مسجد میں رنگ و روغن ہو رہا تھا۔ رنگ ساز نے مسجد سے بچا ہوا رنگ

۶؎ قلمی یادداشت صوفی ولی محمد چک ۲۰۱ ر فیصل آباد۔ محررہ ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۹۳ھ مخزونہ جامعہ رضویہ فیصل آباد

آپ کے مکان کے دروازہ پر لگا دیا۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ
نماز کے بعد جب گھر تشریف لے جا رہے تھے تو آپ نے مکان کے
دروازے کا رنگ دیکھ کر اندازہ لگایا کہ یہ مسجد کا بچا ہوا رنگ اِستعمال
ہوا ہے۔ آپ نے رنگ ساز کو بلا کر استفسار حال کیا۔ اس نے مسجد
سے بچا ہوا روغن استعمال کرنے کا اقرار کیا۔ آپ نے اظہار ناراضگی
فرماتے ہوئے اِس کو مسئلہ سمجھایا اور رنگ کی قیمت مسجد میں ادا
فرما دی۔ ؎

تلامذہ پر کرم نوازی

یوں تو حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ اپنے تمام متعلقین، مُریدین اور منوسلین پر بڑے شفیق اور مہربان تھے۔ ہر ایک کی ضروریات اور حاجات پوری کرنے کی کوشش کرتے، مگر آپ طالبانِ علوم دینیہ پر حد درجہ مہربانی فرماتے، اِن کی ضروریات پوری فرماتے۔ اِن کی مالی اعانت فرماتے، ان کے اعزاز و اکرام کو دوبالا فرماتے۔ اگر کوئی طالب علم بیمار ہو جاتا تو مقدور بھر اس کا علاج فرماتے۔ دُور دراز میں مقیم طلبہ کی تیمار داری اور علاج کے لیے اپنا نمائندہ بھیج کر اس کی ضرورت پوری فرماتے۔ طلب علوم دینیہ میں حوصلہ افزائی کے ساتھ ان کی ہر ممکن امداد فرماتے۔ بعض اوقات انہیں قیمتی کتابیں خرید کر عطیہ دیتے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی شخصیت کے اس پہلو پر چند واقعات پڑھیے۔

مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی، دارالعلوم حزب الاحناف لاہور کے ناظم اعلیٰ حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری علیہ الرحمۃ کے ایما پر جامعہ حنفیہ قصور میں مدرس مقرر ہوئے۔ تدریسی کام کی کثرت سے مفتی محمد عبدالقیوم کی صحت گر گئی اور آپ بیمار ہو کر اپنے والدین کے پاس چک ۱۲۶ گ۔ب جڑانوالہ میں چلے گئے۔ اس امر کی اطلاع

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کو فیصل آباد میں ہوئی۔ اس کے بعد کے حالات مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی کے الفاظ میں پڑھیے۔

آپ نے مولانا محمد انوارالاسلام صاحب، جو اس وقت جامعہ رضویہ لائل پور میں زیرِ تعلیم تھے، کو میرے پاس گھر عیادت کے لیے بھیجا اور ساتھ ہی علاج کے لیے لائیلپور شریف حاضر ہونے کا پیغام بھی دیا۔ چنانچہ مولانا محمد انوارالاسلام مجھے اپنے ہمراہ ہی لائل پور لے آئے۔ حاضر ہونے پر میرے لیے حضرت نے جامعہ کی دُوسری منزل پر اپنے مخصوص کمرہ میں قیام کا اہتمام فرمایا۔ حکیم کو طلب فرمایا۔ حکیم صاحب کے مشورہ سے حضرت نے مجھے واپس گھر جانے کی اجازت دے دی۔ ادویہ وغیرہ کے علاوہ آپ نے ایک سو روپے مرحمت فرمائے اور فرمایا:

"دُودھ وغیرہ کے لیے دے رہا ہوں"

حضرت کی اس شفقت پر مجھے آنسو آگئے جس پر حضرت نے مجھے حوصلہ دیا اور صحت مکمل ہونے تک آرام کا مشورہ دیا۔ [1]

مولانا ابوالبدر محمد شمس الزماں قادری خطیب جامع مسجد پاک حنفیہ بیڈن روڈ لاہور، اپنی طالب علمی کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ جن دنوں میں جامعہ رضویہ مظہر الاسلام فیصل آباد میں منتہی

[1] قلمی یادداشت مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی۔ مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

درجہ کی کتابیں پڑھتا تھا۔ میر زاھد ملا جلال وغیرہ میرے اسباق تھے، ان دنوں مجھے لقوہ ہوگیا۔ چند دن تو میں نے کسی سے اظہار نہیں کیا۔ منہ پر کپڑا لپیٹ رکھا۔ یہ اس لیے کیا تاکہ اسباق میں ناغہ نہ ہو۔ مولانا مفتی نواب الدین ناظم تعلیمات جامعہ رضویہ کی وساطت سے اس کی خبر حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کو ہوئی، تو آپ نے مجھے طلب فرمایا اور فرمایا، علاج کیوں نہیں کرتے؟ عرض کیا۔ اسباق میں ناغہ کا ڈر ہے، اس لیے نہ کسی کو بتایا اور نہ علاج کی طرف توجہ دی۔ آپ نے جامعہ رضویہ کے خادم صوفی اللہ رکھا سراجی کو حکم دیا کہ اسے سول ہسپتال لے جاؤ اور اس کا علاج مدرسہ کی طرف سے کراؤ۔ کئی دن علاج کے باوجود جب افاقہ نہ ہوا تو میں آپ کے مشورہ سے اپنے ماموں ملک محمد یعقوب کے ہاں گڈیاں نزد ستیانہ بنگلہ پہنچا۔ وہاں دیسی طریقۂ علاج جاری رہا لیکن یہاں بھی حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے مولانا محمد حسین سکھروی کو میری عیادت کے لیے روانہ فرمایا۔ بندہ نے عرض کیا، ابھی تک افاقہ نہیں ہوا۔ مولانا محمد حسین نے واپس آکر حضرت سے صورتِ حال عرض کی، آپ نے انہیں اسی وقت واپس تعویذ دے کر بھیجا۔ اللہ تعالےٰ نے اسی شب آپ کی کرامت کے صدقہ شفا دی۔ اس طرح آپ نے اپنے تلامذہ پر کرم نوازی کی عمدہ مثال قائم فرمائی۔ ؎۲

؎۲۔ قلمی یادداشت مولانا محمد شمس الزمان قادری محررہ ۲۱ اگست ۱۹۷۵ء مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

ایامِ علالت میں جب حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ مدرسہ رحمانیہ ہری پور ہزارہ تشریف لے گئے۔ یہ سفر اگرچہ تبدیلی آب و ہوا اور تعلیم و تدریس سے ایک گونہ آرام کے لیے تھا مگر اس سفر میں بھی کتب دینیہ کا ایک ذخیرہ اپنے ساتھ فیصل آباد سے لائے۔ اس میں آپ کے ذوقِ تبلیغ کے ساتھ ساتھ اپنے تلامذہ پر شفقت کا پہلو بھی عیاں تھا، کیوں کہ ان دنوں مدرسہ مذکورہ میں حضرت مولٰنا سید محمّد زبیر شاہ اور مولانا محمد ریاض الدین مدرسین میں تھے۔ یہ حضرات آپکے اجلّہ تلامذہ میں سے ہیں۔ یہ کتابیں، جو ہمراہ لائے تھے، ان سے مختلف موضوعات دینیہ پر دلائل تھے۔ دلائل پر مشتمل عبارات آپ نے مذکورہ علماء کو نوٹ کروائیں تاکہ یہ حضرات آپ کے حاصل مطالعہ سے بھی فائدہ اٹھائیں۔ حضرت مولانا محمد ریاض الدین سابق مدرس مدرسہ رحمانیہ ہری پور ہزارہ نے اس سلسلہ میں لکھا۔

" افاقہ ہوا تو فرمایا کہ میں اس ارادے سے چند کتابیں ساتھ لایا ہوں کہ آپ کو چند حوالہ جات نوٹ کرا جاؤں۔ اسطرح سرکارِ دوعالم صلی اللّٰہ علیہ وسلّم کے اوصاف مبارکہ کی ایک گونہ تبلیغ بھی ہو جائے گی تو سفر رائیگاں نہیں جائے گا۔ میں نے قبلہ عالم (حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ) کے حکم سے آپ کا سامنے رکھا ہوا صندوق کھولا تو آپ نے فرمایا اس میں سے تفسیر نسفی اور مدارج النبوت دیکھ کر نکال لاؤ میں نے منقولہ کتابیں لاکر دیں تو آپ نے تفسیر نسفی سے مندرجہ ذیل

عبارت نکال کر مجھے نقل کرنے کو فرمایا اور فرمایا کہ کسی وقت کام آئیں گے۔ اِس کے بعد مولانا موصوف نے دس صفحات پر مشتمل بہت سے حوالہ جات نقل فرمائے ہیں۔ [۳]

اپنے ایک مکتوب میں مولانا موصوف ان عبارات کی افادیت کو یوں بیان فرماتے ہیں۔

"یہ آپ کی کرامت سمجھئے کہ فقیر کو سورہ نور کی تفسیر لکھتے ہوئے اُم المومنین (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا) کی شان اور پاکیزگی کے بیان میں وہی حوالہ جات بخوبی کام آئے، جو اب ان شاءاللہ العزیز تفسیر ریاض القرآن کی تیسری جلد میں عنقریب منظرِ عام پر آرہے ہیں۔ [۴]

دَورہ حدیث شریف کے دَوران اگر کوئی طالب علم کسی وجہ سے غیر حاضر ہو جاتا تو اس کی دلجوئی اور پاسداری کی خاطر بعض اسباق کو موخر کر دیا کرتے، تاکہ ان اسباق میں وہ بھی شمولیت کرے جو اِس وقت حاضر نہیں۔ اِسی نوعیت کا ایک واقعہ مولانا محمد ریاض الدین، اٹک کے حوالہ سے پڑھیں۔

"بخاری شریف کی پہلی جلد جب ختم ہونے پر آئی تو ان دنوں

۳؎ قلمی یادداشت مولانا محمد ریاض الدین شیخ الجامعہ جامعہ غوثیہ معینیہ ریاض الاسلام اٹک محررہ ۱۹۸۲ء، مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

۴؎۔ مکتوب مولانا محمد ریاض الدین بنام فقیر قادری عفی عنہ مولف تذکرہ محررہ ۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۴ھ

حفیظ اور مولانا محمد صدیق صاحب (خطیب پیرودھائی راولپنڈی) مذکور گھر آئے ہوئے تھے۔ ختم ہونے میں غالباً دو اوراق باقی تھے تو قبلۂ عالم نے ہمارے ہم سبق احباب کو فرمایا کہ اسے اب باقی رہنے دو۔ احباب نے اصرار فرمایا کہ قبلہ آج ہی ختم ہو جانی چاہیئے تو قبلہ عالم نے ہم دونوں کی رعایت فرماتے ہوئے فرمایا۔ جب وہ آئیں گے تو ختم کریں گے۔" ۵

آپ کے تلامذہ میں سے یا کوئی اور عالم آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہو جاتا تو آپ اسے علم دین کی تعلیم وتدریس کی اہمیت واضح فرما کر اسے تاکید فرماتے کہ تعلیم، تدریس اور تبلیغ ہی کو وظیفۂ حیات بنالو۔ اگرچہ سلاسل طریقت کے اوراد و اشغال کی اسے تلقین فرماتے مگر تاکید علم دین کی تعلیم وتدریس کی فرماتے۔ ایک موقعہ پر مولانا مفتی محمد عبدالقیوم قادری ہزاروی نے، جو آپ کے تلامذہ اور مریدین میں شامل ہیں، عرض کی کہ حضورؒ میں شجرہ شریف اور پنج گنج قادریہ پابندی سے پڑھتا ہوں اس کے علاوہ کوئی اور وظیفہ پڑھنے کے لیے دیں تو آپ نے فرمایا:

"ارے مولانا! علماء کے لیے پڑھنا اور پڑھانا ہی بڑا وظیفہ ہے اس سے بڑھ کر کون سا وظیفہ ہو سکتا ہے؟ بس علم دین پڑھو اور

۵ - قلمی یادداشت مولانا محمد ریاض الدین اٹک، مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

پڑھاؤ۔ دین حقہ کی خدمت کرو۔ میں تو علماء کرام کو شجرہ شریف اور
پنج گنج قادریہ پڑھنے کی بھی تاکید نہیں کرتا۔ [۶]

[۶] قلمی یادداشت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم قادری ہزاروی، مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

شہرت سے نفرت

حضرت شیخ الحدیث قدس سرّہ فنا فی الرسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور فنا فی اللہ (جل و علا) کی منزل پر فائز تھے۔ اِسی فنائیت کی برکت تھی کہ آپ کی ذات مبارکہ کو بقائے دَوام نصیب ہوا۔ آپ کے ذکرِ خیر کے چرچے دُور و نزدیک ہر زبان پر جاری ہوئے۔ رب کریم نے آپ کی محبت کو ہر مومن کے سینے میں رکھ دیا۔ یہی وجہ ہے کہ ہر عام و خاص مُسلمان آپ کا متوالا و شیدا بن گیا تھا۔ آپ پر جاں نثاری اس کا شیوا بن گیا۔ یہی وجہ ہے جہاں بھی آپ کی آمد متوقع ہوتی لوگ انتظار میں بیٹھ جاتے۔ بلکہ آپ کی محبّت لوگوں کے دِلوں میں یہاں تک راسخ ہو چکی تھی کہ مسجد سے نکل کر جب بھی آپ درِ اقدس کا رُخ فرماتے یا جمُعہ کے روز مرکزی سُنی رضوی جامع مسجد سے جمعۃ المبارک کی نماز سے فراغت حَاصل کرتے۔ عاشقانِ مُصطفیٰ صَلی اللہُ تعالےٰ علیہ وسلم کی زیارت اور ملاقات (اس گدائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے پروانہ وار جمع ہو جاتے۔ زائرین کے ہجوم کی وجہ سے مسجد سے مکان شریف تک کا چند قدم کا فاصلہ بہت مشکل سے کافی وقت میں طے ہوتا۔ سفر کے دَوران آپ کے استقبال کے لیے آنے والوں کا ہجوم دیدنی ہوتا تھا۔ فلک شگاف نعروں سے آپ کے پروانے آپ کے راستہ میں

قلب و نظر فرش راہ کرتے .... مگر اِس کے باوجود آپکو شہرت سے طبعی طور پر نفرت تھی۔ حتی الامکان کوشش فرماتے کہ انتہائی خاموشی سے اپنی منزل پر پہنچ جائیں۔

اس سِلسلہ کے چند واقعات آپ کی سیرت سے پیش ہیں۔

عاشقِ مدینہ جناب محمد عظیم سرہندی نقشبندی رضوی سرائے عالمگیر علیہ الرحمہ اپنی یاد داشت میں "شہرت اور جاہ پسندی سے گریز" کے عنوان سے ایک چشم دید واقعہ لکھتے ہیں۔ آپ انہی کے الفاظ میں پڑھیے!

ایک دفعہ سراج العلوم گوجرانوالہ میں حضورؒ کی تشریف آوری ہوئی، تشریف آوری سے قبل حضرت مولانا ابو داؤد محمد صادق صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے شہر میں حضور کی آمد کا اعلان فرمایا کہ بذریعہ ریل ۲ بجے گوجرانوالہ اسٹیشن پر (حضرت قبلہ شیخ الحدیث مدظلہ العالی) تشریف لا رہے ہیں۔ عقیدت مند پروانہ وار اسٹیشن پر ریل آنے سے کافی وقت پہلے آنا شروع ہو گئے۔ ہزاروں کی تعداد میں احباب اہل سنت حضور محدثِ اعظم کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے بے قرار تھے۔ کِسی کے ہاتھ میں سبز پرچم تھا کِسی کے ہاتھ میں دو چھڑیوں والا جھنڈا (بینر) جس پر لِکھا تھا۔

اے آمدنت باعث آبادی ما

کِسی کی جھولی میں پھولوں کی پتیاں تھیں، کِسی کے ہاتھ میں گلاب کے پھولوں کے ہار تھے۔ الغرض جس طرف نگاہ جاتی تھی اِنسانوں کا

ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر نظر آتا تھا۔

گاڑی اپنے وقت پر گوجرانوالہ پہنچ گئی۔ عقیدت مندوں نے گاڑی کے تمام ڈبوں کو دیکھا مگر حضرت تشریف نہ لائے۔ گاڑی اسٹیشن پر رُکی اور چلی گئی۔ اتنے میں کچھ طالب علم جامعہ سراج العلوم کے بھاگے ہوئے اسٹیشن پر پہنچ گئے۔ انہوں نے آکر بتایا کہ حضرت جامع مسجد میں پہنچ چکے ہیں۔ تمام لوگ ایک دُوسرے سے پہلے دست بوسی کی غرض سے مسجد کی طرف بھاگے۔ حضرت کی زیارت ہوئی۔ لوگوں نے پروانہ وار آپ کے مبارک ہاتھوں کو چُومنا شروع کیا۔ جب تمام لوگ زیارت سے مشرف ہوچکے تو غالباً حضرت علاّمہ ابُوداؤد صاحب نے حضرت سے عرض کی کہ حضرت ہم لوگ آپ کا اسٹیشن پر انتظار کر رہے تھے۔ تمام لوگ آپ کے استقبال کے لیے بے چین اور بے قرار تھے۔ آپ کس چیز پر تشریف لائے ہیں۔ یہ سُن کر حضرت کے چہرے پر رقت کے آثار نمایاں ہوگئے اور فرمایا:

مولانا! میں نہیں چاہتا کہ لوگ خواہ مخواہ مجھے نعروں کی گُونج میں زندہ باد، زندہ باد کرتے۔ ایک جلوس کی شکل میں لاتے۔ اس لیے میں لاہور سے بجائے ریل کے موٹر پر سوار ہوکر گوجرانوالہ اڈا پر اُتر کر تانگہ میں سوار ہوکر مسجد میں پہنچ گیا ہوں۔

حضرت نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھا کر اللہ رب العزت کے حضور دُعا فرمائی۔

اے الہ العالمین ! یہ تیرے محبُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی محبت لیے ہوئے اور مجھے تیرے محبُوب صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام سمجھتے ہوئے آئے ہیں ۔ یا اللہ ! ان کو اپنا بندہ اور اپنے پیارے محبُوب صَلی اللہ علیہ وسلم کا سچا خادم بنا دے ۔ [1]

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ جب سید الاولیاً حضور داتا گنج بخش ہجویری قدس سرہ کے مزار پر حاضری دیتے تو حضرت پیر سیّد محمد معصُوم شاہ نورِی ، بانی نورِی کتب خانہ لاہوؔر سے وہیں مُلاقات کرتے ۔ حضرت پیر سید محمد معصُوم شاہ نورِی علیہ الرحمہ کی رہائش دربار شریف کے قریب ہی تھی ۔ اِن کا اکثر وقت دربار شریف پر ہی بسر ہوتا تھا ۔

ایک مرتبہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ اور آپ کے ہمراہ آپ کے خدام کو کھانا کھلاتے ہوئے فرمانے لگے ۔

حضرت ! جب بھی آپ کا پروگرام حاضری کا ہو، پہلے سے اطلاع فرما دیا کریں تاکہ کھانا کا انتظام عمدہ طور سے ہو سکے ۔ اِس پر آپ نے فرمایا :

شاہ صاحب ! فقیر حضور داتا قدس سرہٗ کی حاضری کے لیے لاہور آتا ہے ۔ فقیر آئے تو حاضری کے لیے ، اور آپ سے لکھے کہ فقیر آ رہا ہے ۔ فقیر کا مقصد تو حاضری دینا ہے نہ کہ استقبال کرانا ۔ یہ نہیں

[1] ۔ قلمی یاد داشت جناب محمد عظیم سرہندی رضوی سابق عالمگیر محررہ ۳ دسمبر ۱۹۷۳ء مخزونہ جامعہ رضویہ مظہرِ اسلام فیصل آباد

ہو سکتا ہے۔[٦]

جناب خلیل احمد رانا، جہانیاں منڈی سے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی شہرت سے نفرت اور مخلوق خدا پر شفقت کا واقعہ جناب حکیم تاج الدین امرتسری کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ لائل پور سے میلسی جانے کے لیے سمہ سٹہ پسنجر گاڑی سے صبح چار بجے جہانیاں تشریف لائے، کیونکہ یہاں سے آگے بس کا سفر تھا۔ سب احباب استقبال کے لیے اسٹیشن پر جمع ہو گئے۔ جب حضرت قبلہ شیخ الحدیث قدس سرہ گاڑی سے اُترے تو استقبال کرنے والوں نے آپ کی آمد پر استقبالیہ نعرے لگانے شروع کیے۔ بڑا عجیب سماں بندھا۔ جس وقت حضرت غلہ منڈی میں داخل ہوئے تو آپ نے نعرہ لگانے والوں کو منع فرمادیا کہ اب نعرے نہ لگائیں اس لیے کہ لوگ گھروں میں اس وقت سوئے ہوئے ہیں۔ ان کے آرام میں خلل نہ آئے۔ ہجوم چپ ہو گیا۔ آپ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے مسجد میں آگئے۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نمود و نمائش بالکل پسند نہ فرماتے اس لیے آپ نے لوگوں کو استقبالی نعروں سے منع فرمادیا[۳]

[۲] قلمی یادداشت صوفی محمد عمر دراز قادری پرانی غلہ منڈی فیصل آباد محررہ ۹ ستمبر ۱۹۷۴ء مخزونہ جامعہ رضویہ [مظہر اسلام] فیصل آباد

[۳] قلمی یادداشت خلیل احمد رانا جہانیاں منڈی محررہ ۱۵ نومبر ۱۹۷۴ء مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

کُتبِ دینیہ کا اَدب و اِحترام

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کی عادت تھی کہ کُتب دینیہ کا ادب و احترام خود بھی فرماتے اور دُوسروں کو بھی اِس کی تبلیغ فرماتے اس سلسلہ میں معمولی سی غلطی پر بھی انتباہ فرماتے۔

مولانا محمد فیض احمد منڈی فتح پور تحصیل لیہ ضلع مظفرگڑھ اپنے ایک مکتوب میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کا قرآن مجید کے ادب و احترام کا واقعہ یوں لکھتے ہیں۔ دارالعلوم جامعہ رضویہ فیصل آباد میں قائم سُنی رضوی کُتب خانہ کا اہتمام جن دنوں میرے اور مولوی غلام رسُول عرف سائیں تبرک کے سپُرد تھا۔ ایک روز عصر کے وقت حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ اپنی معمُول کی نشست پر جلوہ فرما تھے، کافی لوگ موجود تھے۔ ایک آدمی نے ترجمہ قرآن مجید کنز الایمان طلب کیا۔ یہ ترجمہ نوری کُتب خانہ لاہور سے تازہ چھپ کر آیا تھا۔ لوگ اسے تیزی سے حاصل کر رہے تھے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ نے مجھے مخاطب ہوکر فرمایا:

"مَولانا کوئی قرآن پاک کا نسخہ ہے۔"

بندے نے عرض کیا

"میرے پاس ایک نسخہ پڑا ہے۔"

ارشاد فرمایا

توبہ کرو۔ لفظ "پڑا" قرآنِ مجید کے متعلق نہ کہنا چاہیئے۔ بلکہ یوں کہو کہ رکھا ہوا ہے۔ اس کے معنی ہوں گے کہ باادب رکھا ہوا ہے۔

اِس ارشاد سے میری اور حاضرین کی اصلاح ہوگئی۔ [1]

اس سِلسلہ میں مولانا محمد ریاض الدین، شیخ الجامعہ جامعہ غوثیہ معینیہ ریاض الاسلام کیمبل پور (اٹک) فرماتے ہیں کہ ہری پُور قیام کے دوران جب بھی ذرا افاقہ ہوتا تو آپ کا دریائے عِلم وعرفان رواں ہوجاتا۔ آپ ارشاد فرماتے کہ مولانا! فلاں کتاب نکالو۔ اِس کے فلاں صفحہ کی عبارت نوٹ کرلو۔ آپ کی تدریس، تقریر، تبلیغ اور تصنیف میں بہت مفید ثابت ہوگی۔ مولانا موصُوف فرماتے ہیں کہ آپ کی بتائی ہوئی عبارات آج تک ہماری راہنمائی کررہی ہیں۔

حسبِ معمُول ایک روز مجھے مخاطب ہوکر فرمایا:

"مولانا! بخاری شریف لاؤ۔"

تعمیل ارشاد کی تو فرمایا:

"فلاں صفحہ نکالو"

میں نے آپ کے قریب پڑی ہوئی چارپائی پر بیٹھ کر بجائے

[1] قلمی یادداشت مولانا محمد فیض احمد، منڈی فتح پور، ضلع منظفر گڑھ محررہ ۱۹ر نومبر ۱۹۷۴ء مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

ہاتھوں پر بخاری شریف اُٹھانے کے اسے کھول کر، عام لوگوں کی طرح رانوں کے سہارے پر رکھ لیا۔ آپ نے فوراً ارشاد فرمایا:

"ایسا نہیں، حدیث پاک کا بہت زیادہ احترام کرنا چاہیئے، کتاب کو ہاتھوں پر اُٹھالو۔ جب کوئی صفحہ نکالنا ہو تو سینے سے لگاکر ایک ہاتھ سے کتاب تھام لو اور دُوسرے ہاتھ سے صفحہ نکال لیا کرو۔" ؎۳

؎۳ قلمی یادداشت مولانا محمد ریاض الدین کیمبل پور۔ محررہ دسمبر ۲، ۷۹ء مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

اَولیاءُاللہ کا اَدب واِحترام

اولیائے کاملین کی محبّت اور عقیدت نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی عظمت کو دوبالا کر دیا، تمام سَلاسل طریقت کے اکابر اولیاء آپ کی عقیدت کا مَرکز تھے، مگر جن اولیائے کاملین کا تعلق آپ کے سَلاسل بیعت سے تھا اِن کی عقیدت اور احترام کمال دَرجہ سے فرماتے۔

مَولانا مفتی اَبُوالانوار غلام سرور قادری رِضوی مشیرِمذہبی اُمور وفاقی شرعی عدالت پاکستان اپنی طالب علمی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ العزیز کی اولیاءاللہ سے محبّت کے پہلو کو واضح کرتے ہیں۔

مولانا موصوف فرماتے ہیں کہ دورانِ تعلیم جَب میں جامعہ رضویہ لائل پور حَاضر ہوا۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے فقیر کو تعارف کرانے کا حکم فرمایا۔ میں نے اپنا تعارف کراتے ہوئے بیان کیا اور بتایا کہ ہماری برادری کو حضورِ شیرِولایت، شہنشاہ طریقت سیّد جلال الدین سرخ بخاری علیہ الرحمۃ سے بیعت و ارادت تھی اسی تعلق کی وجہ سے ہماری بَرادری کشمیر سے اوچ شریف اپنے پیرو مُرشد کے زیرِسایہ آکر آباد ہو گئی۔ ہمارا سلسلہ طریقت

آباؤ اجداد سے سہروردی قادری تھا اور ہمارے آباء کو حضور سرخ بخاری سے خلافت کا شرف بھی حاصل تھا۔ اِس زمانہ سے ہم اوچ شریف ہی میں سکونت پذیر ہیں۔

حضرت محدثِ اعظم قبلہ قدس سرہ نے اِس ہیچ مدان اور نیاز مند پر خصوصی نظرِ عنایت فرماتے ہوئے بغل گیر فرما لیا اور فرمایا۔ "ہم آپ کی کنیت ابوالانوار تجویز کرتے ہیں۔ آپ اپنے نام غلام سرور کے ساتھ ابوالانوار لکھا اور کہلایا کرو۔"

حضرت محدّثِ اعظم علیہ الرحمہ نے فرمایا۔

" فقیر کو اوچ شریف سے بڑی عقیدت ہے جب فقیر بریلی شریف ہوتا تھا تو وہاں سے اوچ شریف حاضری دینے کے لیے آتا تھا۔"

مولانا مفتی غلام سرور رضوی فرماتے ہیں کہ ایک روز عشاء کی نماز کے بعد ایک کمرہ میں نیچے چٹائی پر سو گیا۔ حضرت محدثِ اعظم قدس سرہ اپنے وظائف سے فارغ ہو کر سب کمروں میں طلبہ کا حال دریافت کرنے تشریف لائے۔ جب مجھے چٹائی پر سویا پایا تو ناظم مدرسہ سے فرمایا۔

" یہ مولانا ابوالانوار غلام سرور ہیں۔ اوچ شریف سے پھر سرکار سرخ بخاری کے خلفاء کے خاندان سے انہیں اوچ شریف کے اکابر اولیاء نے ہمارے پاس بھیجا ہے، ان کا خاص خیال رکھیں، ان کے لیے چارپائی منگوائیں اور نیچے سونے کی اجازت نہ دیں۔"

آخر چارپائی منگوائی اور مجھے اس پر لٹاکر اطمینان حاصل کر کے دوسرے کمرے میں تشریف لے گئے ۔[1]

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی اولیاءاللہ سے عقیدت کا مزید حال مولانا مفتی غلام سرور قادری لکھتے ہیں۔

سالانہ جلسہ میں فقیر کو دستارِ فضیلت سے زیب بخشا اور سند عطا فرمائی ۔ جب میں روانہ ہوا تو بڑے ادب و احترام سے رخصت کیا اور اتنے انعام سے نوازا کہ اس کی عظمت کے آگے میں اپنی ہیمچدانی سے پسینہ پسینہ ہو رہا تھا اور میں سمجھتا تھا کہ یہ اوچ شریف کے اکابر اولیاء سے محدثِ اعظم کی عقیدت کا کمال ہے اور یہ لوگ تو اپنے بزرگان و محبوبان الٰہی کے در و دیوار کے خس و خاشاک تک کو آنکھوں سے لگاتے ہیں اور یہ ہیمچداں تو ایک انسان ہے ۔

پھر حضور محدثِ اعظم نے فرمایا ۔

" اوچ شریف جاکر خانقاہ قادریہ پر میرا نہایت عاجزی سے سلام و فاتحہ کا تحفہ عرض کرنا اور پھر خانقاہ سہروردیہ پر بھی اسی طرح عرض کرنا ۔"

میں جب اوچ شریف جاکر اسی طرح عرض کیا تو مجھے ایسے محسوس ہوا اور قلب و بصیرت کے اجالے میں نظر آیا کہ خانقاہ قادریہ غوثیہ اور

[1] قلمی یادداشت مولانا مفتی غلام سرور قادری ، سابق مہتمم جامعہ رضویہ ہارون آباد ۔ مخزونہ جامعہ رضویہ فیصل آباد ۔

خانقاہ سہروردیہ میں حضرت محدثِ اعظم قبلہ کا سلام و تحفہ فاتحہ بڑی محبت سے قبول کر لیا گیا ہے اور واپسی جواب سلام اور دعاؤں سے آپ کو یاد فرما یا گیا ہے۔ ۲ے

مولانا مفتی غلام سرور قادری مشیر مذہبی امور وفاقی شرعی عدالت پاکستان اس سلسلہ میں اپنے تاثرات یوں بیان کرتے ہیں۔

فقیر سمجھتا ہے کہ حضرت قبلہ محدث اعظم پاکستان نے تھوڑے سے عرصہ میں جو کمال و عروج حاصل کیا اور پاکستان کے کونہ کونہ میں عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لہر دوڑا دی اور گستاخانِ نبوت کو سر چھپانے کو جگہ نہ ملتی تھی۔ یہ اعلیحضرت مجدد اعظم امام احمد رضا خاں بریلوی سرکار اوچ شریف اور دیگر ہند و پاک بلکہ عرب و عجم کے بزرگوں کی روحانیت آپ کے ہمراہ ہونے کی وجہ سے تھا۔ ۳ے

تقسیم ہند اور قیام پاکستان کے وقت بریلی سے حکیم تحسین رضا خان صاحب ہری پور میں آکر آباد ہو گئے۔ حکیم صاحب موصوف کا تعلق امام احمد رضا قدس سرہ کے خاندان سے تھا۔ ان کے بارے میں مولانا محمد ریاض الدین سابق مدرس مدرسہ رحمانیہ ہری پور ہزارہ اپنی یادداشت میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے قیام ہری پور کے حالات میں لکھتے ہیں۔

۳ے ایضاً ۴ے ایضاً

حضرت قبلہ عالم کی تیمار داری کے لیے جب بھی حکیم صاحب موصوف تشریف لاتے تو آپ باوجود تکلیف شاقہ کے احتراماً ان کے لیے اُٹھ بیٹھتے۔ بعض دفعہ فرماتے " حکیم صاحب! معاف فرمانا میں کھڑا ہونے سے معذور ہوں ورنہ اُٹھ کر اکرام بجا لاتا"۔

پھر حاضرین سے متوجہ ہوکر فرماتے۔

"مجھے اِن کے خاندان سے سب کچھ مِلا ہے۔ جب میں بریلی شریف ہوا کرتا تھا تو حضور اعلیٰحضرت کے گھرانے کی ذرہ نوازیوں کی وجہ سے ان کا ایک فرد سمجھا جاتا تھا۔ [۲]

اولیاءاللہ کا ادب و احترام صِرف اِن کی دنیوی زندگی تک محدود نہیں ہوا کرتا بلکہ بعد وصال بھی اِن کا احترام اسی طرح لازم ہے جس طرح ان کی زندگی میں۔ اس کی وجہ عیاں ہے کہ اولیاءاللہ کے وصال سے صرف مکان بدلتا ہے۔ جس طرح ایک مکان سے دوسرے مکان میں منتقل ہونے سے زندگی میں کوئی فرق نہیں آتا۔ یہی حال اولیاءاللہ کے انتقال کا ہے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ جب کسی مزار پر حاضر ہوتے تو اِسی طرح صاحبِ مزار کا ادب فرماتے جس طرح اِس کی دنیوی زندگی ادب کی متقاضی ہوتی۔ آپکی سیرت کے اس پہلو کو مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی، ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

[۲] - قلمی یادداشت مولانا محمد ریاض الدین کیمل پور، محررہ دسمبر ۷۳ ۱۹ء مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام آباد فیصل آباد

کے الفاظ میں پڑھیں ۔

" آپ کی عادت کریمہ تھی کہ جب بھی کسی مزار پر حاضری دیتے یا کسی سجادہ نشین سے ملاقات کرتے تو ضرور آپ نذرانہ پیش کرتے اور آپ نذرانہ پیش کرنے میں کبھی یہ پرواہ نہ کرتے کہ کم ہے یا زیادہ۔ بسا اوقات صرف ایک روپیہ تک بھی آپ پیش کر دیتے جس پر میں تعجب بھی کرتا کہ اگر گنجائش نہ ہو تو یہ پابندی کیا ضروری ہے۔ مگر کتب حدیث میں یہ پڑھنے کے بعد " قلیل بالدائم کثیر غیر دائم سے بہتر ہے" آپ کا التزام سمجھ میں آیا ۔ [۵]

علمائے ربانیین ہی اولیاءاللہ ہوتے ہیں جس طرح اولیاءاللہ کا ادب و احترام، توقیر و احتشام ضروری ہے اسی طرح علمائے کرام کا ادب و احترام لازمی ہے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ علمائے کرام کی توقیر بجا لاتے اور پوری کوشش فرماتے کہ علمائے کرام کی توقیر عوام الناس کے دلوں میں راسخ ہو جائے۔ علمائے کرام کے وقار کی بحالی کا ایک واقعہ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی کی زبانی سنیئے ۔

کرشن نگر، آخری بس سٹاپ، لاہور کی جامع مسجد میں جہاں میں خطیب تھا، وعظ کے لیے حضرت صاحب کی خدمت میں درخواست

۵ ۔ قلمی یادداشت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی ۔
مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد ۔

پیش کی جس کو آپ نے قبول فرمالیا۔ ساتھ ہی میں نے عرض کی کہ جلسہ کی صدارت کے لیے مسجد کمیٹی کے صدر یا کسی اور صاحب حیثیت کو کہہ دیا جائے، اس پر آپ نے فرمایا۔

وعظ کی مجلس میں صدارت کی کیا ضرورت ہے، نیز علماء کرام کی موجودگی میں کسی غیر عالم کی صدارت موزوں نہیں ہوتی کیونکہ عالم دین ہی مجلس میں صاحب حیثیت اور صدر ہوتا ہے۔[۵۶]

[۵۶] قلمی یادداشت۔ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی۔ مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام، فیصل آباد۔

حاضر جوابی

حاضر جوابی ایک خوبی ہے اور عطیہ خداوندی ہے۔ بالعموم اس خوبی کے لیے دو بنیادی امتیازات ضروری ہیں

۱۔ علم وسیع
۲۔ ذہن رسا

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کو اللہ تعالی نے علم وسیع، ذہن رسا کے ساتھ ساتھ حاضر جوابی کی نعمت سے سرفراز فرما رکھا تھا۔ آپ کے جواب کی خوبی یہ تھی کہ سائل کے مدعا کو سمجھ کر اس کا ایسا جواب عطا فرماتے کہ اس کا سوال حل ہوجاتا اور ساتھ ہی آپ کے علمی مقام کا وہ معترف ہو جاتا۔ بالخصوص آپ کی حاضر جوابی کے جوہر اس وقت کھلتے جب کوئی مخالف سوال کرتا یا کوئی طالب علم مخالفین کی طرف سے ہونے والے سوال کو پیش کرتا۔ اس سلسلہ میں آپ کے تمام مناظرات شاہد عدل ہیں۔ آپ کے مناظرات کی تفصیل ''محدث اعظم پاکستان'' میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ یہاں آپ کی حاضر جوابی کے چند واقعات کو درج کیا جاتا ہے۔

سیدنا مفتی غلام سرور قادری، لاہور بیان کرتے ہیں کہ حضرت محدث اعظم میں حاضر جوابی کا ملکہ از حد تھا۔ ایک روز ایک حدیث پر بحث

فرماتے ہوئے فرمایا۔

"خدا تعالےٰ کی اعلیٰ نعمت علم ہے اور یہ نعمت حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ و وسیلہ کے بغیر نہیں ملتی تو دوسری نعمتیں کیسے مل سکتی ہیں۔"

میں نے ازراہِ استفسار عرض کی۔

حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَعَلَّمْنَاہُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْماً۔

ہم نے خضر علیہ السّلام کو اپنی طرف سے علم دیا۔ یہاں تو حضورؐ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا کوئی ذکر نہیں۔ آپ نے بڑے جامع لفظوں میں فورًا جواب عنایت فرمایا۔

"عدمِ ذکر، عدمِ وجود کو مستلزم نہیں۔"

پھر وجد کرتے اور جھُومتے ہوئے امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر پڑھنا شروع کیا۔

وَکُلُّھُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ مُلْتَمِسٌ
غَرْفاً مِّنَ الْبَحْرِ اَوْرَشْفاً مِّنَ الدِّیَمِ

یعنی تمام انبیاء و رسل علیہم الصلاۃ والسلام حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے اس طرح فیض پاتے ہیں جیسے پیاسا دریا سے پانی کا چلو لے کر، یا بارانِ رحمت سے چھینٹے پاکر پیاس بجھاتا ہے۔ تمام حاضر طلبہ نے بھی وجد کرتے ہوئے آپ کے ہمراہ یہ شعر پڑھا۔

اس طرح میرا عقدہ حل ہوا۔ [1]

مولانا محمد فیض احمد قادری فتح پور تحصیل کروڑ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت قبلہ شیخ الحدیث قدس سرہ نے فرمایا کہ وہابیہ کہتے ہیں۔

عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ۔

اللہ ہی کے پاس علمِ قیامت ہے، یعنی قیامت کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں اور وہ اس کا علم کسی کو عطا نہیں فرماتا ہے۔

آپ نے ارشاد فرمایا کہ قرآن مجید

عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ

اللہ ہی کے پاس ہے اچھا ٹھکانہ

عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ

اللہ ہی کے پاس ہے حسن ثواب

تو وہابیہ کو چاہیے کہ کوئی نیکی نہ کریں کیونکہ حسن ثواب اور حسن مآب تو اسی کے پاس ہے۔ جس طرح عِنْدَهٗ وہاں ہے یہاں بھی عِنْدَهٗ ہے۔ اس سے تو وہابیہ کا مدعا ثابت نہیں ہوتا۔ [2]

[1] قلمی یادداشت مولانا مفتی غلام سرور قادری، لاہور۔ محررہ ۱۹۷۴ء مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد۔

[2] قلمی یادداشت مولانا محمد فیض احمد قادری کروڑ پکا، ملتان محررہ ۴ر رمضان ۱۴۰۹ھ مملوکہ مقصود قادری عفی عنہ

ایک دن دورۂ حدیث میں آپ نے حدیث پر تقریر کے
کے دوران فرمایا۔

"عبرت عموم لفظ کی ہوتی ہے نہ کہ محل خاص کی"۔

مولانا محمد ریاض الدین (حال شیخ الجامعہ جامعہ معینیہ غوثیہ ریاض الاسلام اٹک) نے عرض کی۔

مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ کی تفسیر میں ہم بُتوں کی تخصیص کرتے ہیں۔ حالانکہ آپ کے بیان فرمودہ قاعدے کے تحت صرف بتوں کی تخصیص کا کوئی معنی نہیں بلکہ بُت اور غیر بُت سب اِسی میں آسکتے ہیں۔ اس لحاظ سے مخالفین کے نظریہ کی تائید ہوتی ہے۔

اِس پر حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ العزیز نے فرمایا۔

ہمارے ہاں اِس مسئلہ میں تخصیص نہیں یعنی ہم خلاف قاعدہ عمل نہیں کرتے۔ البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ تعمیم اپنے پورے نوع کو شامل ہوتی ہے۔ غیر نوع پر اس کے عموم کا کوئی معنی نہیں تو اس لحاظ سے بُت خواہ کسی چیز کا ہو اور جس ہی شکل پر ہو اس کے پورے افراد پر یہ آیت صادق آتی ہے، تو تعمیم ثابت ہوئی نہ کہ تخصیص۔ تعمیم کا اگر مخالفین یہ معنی لیں کہ آیت کا اطلاق انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام پر ہو تو یہ معنی قطعاً مردود ہے اور مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ کا اطلاق ان مقدس طبقوں پر ہرگز نہیں ہو سکتا، اس لیے کہ یہ مقدس ترین جماعتیں حزبُ اللّٰہ میں شمار ہوتی ہیں نہ کہ مِنْ دُوْنِ اللّٰہ

میں ۔ [۲]

ایک مرتبہ ایک شخص حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی مجلس میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی ۔

کیا ولی اللہ لڑکا دے سکتا ہے ۔؟

آپ نے ارشاد فرمایا

" ولی اللہ کے ہاں اللہ تعالےٰ ملتا ہے یا نہیں ؛"

اس نے عرض کی ؛ حضور ولی اللہ سے خدا ملتا ہے ۔

ارشاد فرمایا ؛

بتاؤ اللہ تعالےٰ بڑا ہے یا لڑکا ۔

اس نے عرض کی ؛

اللہ تعالےٰ تو بڑا ہے ۔

اس پر ارشاد فرمایا

جب اولیاءاللہ کے ہاں اللہ تعالےٰ مل جاتا ہے تو اُن کے ہاں سے اُن کی دُعا سے لڑکا ملنا کیا مشکل ہے۔ [۳]

[۲] قلمی یادداشت مولانا محمد ریاض الدین ۔ اٹک محررہ ۱۹۷۴ء، مخزونہ جامعہ رضویہ فیصل آباد مولانا موصوف نے اپنے ایک مکتوب محررہ ۲۱ جمادالاولی ۱۴۱۴ھ بنام فقیر قادری عفی عنہ مولف اوراق ہذا میں اس واقعہ کو ذرا تفصیل سے بیان کیا ہے ۔

[۳] قلمی یادداشت مولانا محمد فیض احمد قادری کرو ڑپکا ۔ محررہ ۴ رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ ۔

ایک مرتبہ آپ نے فرمایا:

وہابیہ کہتے ہیں کہ کھانا سامنے رکھ کر ختم نہ پڑھو۔ پھر فرمایا، اُن سے پُوچھا جائے کہ کھانا سامنے نہ ہو اور ختم شریف پڑھا جائے تو جائز ہے یا نہیں۔ اِس کے جواب میں وہ کہتے ہیں کہ جائز ہے۔ اگر پُوچھا جائے کہ کھانا سامنے ہو اور ختم نہ پڑھا جائے تو جائز ہے یا نہیں اِس کے جواب میں بھی وہ کہتے ہیں کہ جائز ہے۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا۔

اگر دو جائز باتیں مِل جائیں تو ناجائز کیسے ہوا۔[۵]

۵۔ قلمی یاد داشت مولانا محمد فیض احمد قادری کروڑ پکا۔ محررہ ۴ رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ

اَنداز تبلیغ و تربیت

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے انداز تبلیغ و تربیت کے ضمن میں " محدثِ اعظم پاکستان " میں متعدد مقامات پر تفصیل سے گفتگو ہو چکی ہے۔ اسی عنوان پر مزید چند واقعات ملاحظہ فرمائیں۔

مولانا مفتی غلام سرور قادری

مشیر وفاقی شرعی عدالت، اپنی طالب علمی کے زمانہ کا واقعہ سناتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

محدثِ اعظم پاکستان مدرسہ انوار الابرار ملتان کے جلسہ میں تشریف لائے۔ میں اس وقت مدرسہ انوار العلوم ملتان میں زیرِ تعلیم تھا مجھے سکھر والے جلسہ میں آپ کی تقریر سنتے ہی آپ سے عقیدت ہو گئی تھی، اس لیے یہاں بھی شرفِ زیارت حاصل کرنے حاضر ہوا۔ تین جوان آپ سے بیعت ہوئے۔ آپ نے انہیں مسلک اہلسنت پر قائم دائم رہنے، اس کی تبلیغ کرنے، نماز ھائے پنجگانہ پابندی سے پڑھنے کی تبلیغ و تلقین فرمائی۔ پھر انہیں داڑھی رکھانے اور مونچھیں کٹانے کا بڑے پیارے انداز میں حکم دیا اور فرمایا کہ جس طرح وتروں کی نماز کو واجب سمجھتے ہو، اسی طرح داڑھی بڑھانے کو بھی واجب سمجھو۔ ایک مشت رکھانا واجب ہے۔ اِس کے

خلاف کرنے یعنی کم کرنے پر گناہ ہوگا اور عذاب ہوگا۔ حضرت محدثِ اعظم کی حسین تلقین کا ان پر گہرا اثر پڑا۔ اُنہوں نے داڑھیاں رکھوا دیں۔ اب وہ بحمدہ تعالےٰ شریعت کے پابند ہیں اور بڑی وجاہت رکھتے ہیں۔ [1]

مَولانا حافظ محمد فضل احمد رضوی ہارون آباد میں اپنی طالبعلمی کے زمانہ کا حال سُناتے ہیں۔

۱۹۵۱ء، (۷۱-۱۳۷۰ھ) میں حضرت علامہ استاذ العُلماء مَولانا غلام رسُول رضوی سابق شیخ الحدیث جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد کو حضرت قبلہ محدثِ اعظم علیہ الرحمۃ نے جامعہ رضویہ ہارون آباد میں تدریسی فرائض کے لیے روانہ فرمایا۔ ساتھ ہی چند طلبہ کو فیصل آباد سے ہارون آباد بھیجا، اور پھر سالانہ جلسہ پر حضرت صاحب ہارون آباد تشریف فرما ہوئے، تو اتفاق سے حضرت صاحب کے نواسے جناب محمد فضل حق صاحب کی ولادت ہوئی۔ حضرت صاحب نے اس خوشی پر طلبہ کو انڈوں کا حلوہ کھلایا اور چند پند و نصائح فرمائے جو درج ذیل ہیں۔

تلاوت

صبح کا وقت باتوں میں ہرگز ضائع نہ کریں۔ نماز کے بعد بعدہ اپنے اسباق میں مشغولیت ان شاءاللہ العزیز سارا دن اچھا گزرے گا۔

جس قدر علم میں توجہ کروگے اتنا ہی ترقی و عروج حاصل کروگے۔

[1] قلمی یادداشت مولانا مفتی محمد اکرم قادری، محررہ ۵/۷/۱۹۷۱ء، مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

علم دین کو ذریعہ دُنیا ہرگز نہ بنانا اگر بنایا تو نقصان اُٹھاؤ گے۔

اپنی کتاب کے ساتھ ہر وقت محبّت رہے۔ اپنے اَسباق کو چار پانچ مرتبہ تکرار کرکے چھوڑنا چاہیے۔ تعلیمی وقت ہرگز نہ اکارت کرو۔

سبق کو جتنا یاد کروگے اِتنا ہی فائدہ اُٹھاؤ گے۔ اپنی کتاب کے سوا کسی اور کو محبُوب نہ بناؤ۔

جتنا دُنیا کے پیچھے دوڑو گے اتنا ہی یہ آگے بھاگے گی۔ جتنا دُنیا کو چھوڑکر بھاگو گے یہ اتنا ہی تمہارے پیچھے بھاگے گی۔

کھانا، بستر، لباس، مکان ایک وقت نہ ملے تو نہ ملے اپنے اسباق میں مصرُوف رہو۔ اگر سُوکھی روٹی مِل گئی تو اِس کے ساتھ گذارا کرکے پڑھائی میں مصرُوف رہو۔

ایسی باتوں کی طرف ہرگز نہ جاؤ جو فضول ہوں، عِلم دین پڑھو۔ اللہ تعالےٰ اپنے حبیب اکرم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے وسیلہ سے عِلم و عمل میں ترقی عطا فرمائے۔

ہر ماہ میں گیارہ آنہ یا گیارہ پیسہ کی فاتحہ گیارھویں شریف دے کر آپس میں کھالو تو اس میں بھی علم کی ترقی ہے گیارھویں شریف کے پابند بن جاؤ۔ باہم جھگڑا ہرگز نہ کرنا۔ مسائل میں بحث ضروری ہونی چاہیئے۔ [1]

بنام مستفیر مادری عفی عنہ

[1] مکتوب مولانا حافظ محمد فضل احمد رضوی ڈسٹرکٹ خطیب محکمہ اوقاف بھلوال۔ محررہ ۵ رفروری ۱۹۹۲ء۔

صُوفی منظور حسین غلام محمد آباد، فیصل آباد فرماتے ہیں۔
ایک حبیب نامی شخص نے مجھ سے کہا کہ میں حضرت قبلہ محدث اعظم سے بیعت کرنا چاہتا ہوں میرے ساتھ چلو۔ میں حبیب نامی ساتھی کو لے کر بیعت کی غرض سے جامعہ رضویہ حاضر ہوا، اور حبیب کا مدعا پیش کر دیا۔ آپ کو دیکھتے ہی وہ ساتھی بہت متاثر ہوا اس کے دل کی مراد پوری ہوئی۔ وہ آپ کے قدموں میں گر کر قدمبوس ہوا۔ آپ نے اسے بیعت فرمایا۔ پھر پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے۔ اس نے عرض کی کہ میرا نام حبیب ہے۔ آپ نے فرمایا

"اے بندۂ خدا! ایسا نہیں کہا کرتے کہو کہ میرا نام محمد حبیب ہے"۔

اتنا سننا تھا کہ اس کے دل کی دُنیا ہی بدل گئی۔ آج وہ آپ کے کلمات کی لذت اپنے سینے میں پاتا ہے۔ [۳]

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کی نمازِ عصر کے بعد کی مجلس میں طلباء، علماء کے علاوہ زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے حضرات حاضر ہوتے اور استفادہ کرتے۔ اسی نوعیت کی مجلس کا حال مولانا مفتی عبدالقیوم ہزاروی ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

[۳] قلمی یادداشت صوفی منظور حسین غلام محمد آباد، فیصل آباد۔
محررہ ۲۷ر اکتوبر ۱۹۷۴ء۔ مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد۔

بیان کرتے ہیں کہ حاضرین میں ملک کے نامور، دانشور وکیل اہلسنت جناب مختار احمد انور ایڈووکیٹ حاضر تھے۔ انہوں نے ایک استفسار پیش کیا کہ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز نے شجرہ قادریہ میں ایک شعر لکھا ہے۔

قادری کر، قادری رکھ، قادریوں میں اٹھا
قدر عبدالقادر قدرت نما کے واسطے

شعر کا بظاہر مفہوم یہ ہے قادری کے علاوہ باقی سلاسل ہائے طریقت پسندیدہ نہیں۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ جو خود چشتی قادری ہیں اور سلسلہ قادریہ میں حضور امام احمد رضا قدس سرہ کے خاندان میں شرف بیعت رکھتے ہیں، نے اس استفسار کے جواب میں فرمایا۔

" قادری کر، قادری رکھ اور قادریوں میں اٹھا" سے مراد یہ ہے کہ اے مولا کریم مجھے حضور سید الاولیاء حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کے ماننے والوں میں سے بنا دے اور غوث اعظم قدس سرہ کے نام لیواؤں میں میرا حشر کرنا۔ اس طرح تمام نقشبندی، چشتی اور سہروردی بھی حضور غوث اعظم کے نام لیواؤں میں شامل ہیں۔ لہذا یہ دعا سب سلاسل ہائے طریقت کے لیے یکساں ہے۔ ؎

؎ قلمی یاد داشت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم قادری ہزاروی محررہ ۱۹۴۷ء مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

مولانا محبوب عالم بن عبدالرحمٰن خالصہ کالج فیصل آباد،
حضرت پیر قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی مدظلہ خلفِ اکبر و خلیفہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی مسند رشد وہدایت پر فائز ہونے کے واقعات کے ضمن میں بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت محدث اعظم علیہ الرحمہ اپنی علالت سے پہلی بار صحت یاب ہو کر کراچی سے مراجعت فرمائے لائلپور ہوئے تو احباب کو ایک دو گھنٹہ ملاقات زیارت کے لیے وقت عطا فرماتے۔ الحمدللہ ناچیز بھی ایک روز حاضر تھا۔ فرمایا۔

" مولانا معین الدین (مدظلہ) اور مولانا عبدالقادر (مرحوم) کہاں ہیں بلاؤ۔"

مولانا حاضرِ خدمت ہوئے۔ مجلس میں حاضرین کے سامنے " فضل رسول" نام کی خوب خوب تعریف فرمائی۔

فرمایا؛ فضل رسول کتنا پیارا نام ہے۔ یو۔پی، سی۔پی میں یہ نام مشہور و معروف ہے۔ نام محمد اور پکارنے کو فضل رسول فضل رسول، فضل رسول ...."

حضرت آقائے نعمت بار بار نام لے رہے تھے کہ حاضرین کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ ۵۔

۵۔ قلمی یاد داشت مولانا محبوب عالم فیصل آباد۔ محررہ ۲۳ رمضان ۱۳۹۳ھ
مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی علالت اور نقاہت کے پیش نظر حاضرین کو برخاست کر دیا گیا۔ مولانا محبوب عالم فرماتے ہیں کہ فضل رسول نام کی تعریف کرنے اور اس نام کو بار بار دھرانے میں اس امر کی تربیت تھی کہ حاضرین جان لیں کہ میرا جانشین "فضل رسول" ہی ہے۔ مدظلہم الاقدس بحرمۃ سیدالجن والانس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم وبحرم غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے کمال اتباعِ سنتِ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی خلافت کے لیے اسی طرزِ ایما کو اختیار فرمایا جو حضور سرور عالم و عالمیان صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اپنی نیابت و خلافت کے لیے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں اختیار فرمایا۔

سبحن من زین العلماء العارفین بسنۃ نبیہ الکریم علیہ التحیۃ والتسلیم

پیارے پیارے ناموں کی عظمت اُجاگر کرنے کا ایک واقعہ جناب فیض الرسول اختر، ساکن برنالہ ۱۰۳ ج۔ب، فیصل آباد بیان کرتے ہیں۔

۱۹۵۹ء/ ۷۹-۸-۱۳۷۸ھ کو جب بندہ اسلامیہ کالج لائلپور میں پڑھتا تھا۔ اپنے والد محترم حاجی شیر محمد کے ہمراہ مولانا حافظ احسان الحق رضوی سے ملاقات کے لیے جامعہ رضویہ پہنچا۔ معلوم ہوا کہ مولانا موصوف حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے کمرہ میں موجود ہیں۔

اور وہاں کتاب لکھ رہے ہیں۔ بندہ وہیں حاضر ہوا۔ سلام عرض کرنے کے بعد وہیں مولانا موصوف کے پیچھے بیٹھ گیا۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ پلنگ پر جلوہ افروز تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ نے پوچھا برخوردار کا نام کیا ہے۔

عرض کیا گیا، فیض الرسول

حضرت محدثِ اعظم قدس سرہ نے جب میرا نام سُنا تو آپ فورًا پلنگ سے نیچے تشریف لائے اور فرمایا:

برخوردار اُٹھ کر مجھے ملو۔

چنانچہ میں آپ سے بغلگیر ہوا۔ اس وقت جو لطف وسرور حاصل ہوا، بیان سے باہر ہے۔ [۶]

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے اس محبّت بھرے عمل نے پیارے ناموں کی عظمت کی عملی تربیت دی۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی عادت مبارکہ تھی کہ سر میں سرسوں کے تیل کی مالش کراتے اس کے لیے بالعموم اس طالب علم کا انتخاب کیا جاتا جس کی خصوصی تربیت کرنا مقصود ہوتی وہ طالبعلم انتہائی قرب پاتا۔ اِسی اثنا میں آپ اس کی علمی، عملی اور روحانی تربیت فرماتے۔ [۷]

۶۔ مکتوب فیض الرسول اختر بنام حضرت غازی فضل احمد مدظلہ محررہ ۸ نومبر ۹۲ء مخزونہ جامعہ رضویہ فیصل آباد

۷۔ قلمی یادداشت مولانا شمس الزماں قادری لاہور محررہ ۲۱ اگست ۱۹۷۵ء مخزونہ جامعہ رضویہ فیصل آباد

مولانا ابوالبدر محمد شمس الزماں قادری لاہور جامعہ رضویہ فیصل آباد میں اپنی طالب علمی کے واقعات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ طالب علمی کے دَوران ستیانہ بنگلہ فیصل آباد میں مجھے غیر مقلدوں سے مناظرہ کرنا تھا۔ اِس کے لیے نماز عصر کے بعد جامعہ کے صحن یا چھت پر چہل قدمی کے دوران مناظرہ میں طرزِ استدلال سمجھایا کرتے۔ ایک روز جامعہ کی چھت پر چہل قدمی کے دوران مغرب کے قریب فرمایا :

" مولانا! چاند نظر آنے والا ہے ذرا دیکھو "

بندہ نے چاند دیکھ لیا اور اُنگلی کے اشارہ سے حضرت کو بتانا چاہا۔

آپ نے فرمایا :

" مولانا ! چاند کی طرف اُنگلی کا اشارہ کرنا منع ہے، آپ یوں کہیں کہ فلاں مکان یا درخت کے اِس کونے پر چاند نظر آ رہا ہے۔ چاند کی طرف اُنگلی کرنا بے ادبی ہے۔ [۸]

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ ایسے مربی تھے جو شریعتِ مطہرہ کے ایک ایک حکم اور عمل کی تربیت بڑے پیار و محبت سے دیتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ علماء تو رہے ایک طرف ایک عام اَن پڑھ آدمی بھی شریعت مطہرہ کا مجسمہ پیکر بن جاتا۔

۸؎ قلمی یادداشت مولانا شمس الزماں قادری، لاہور، محررہ ۲۱ اگست ۷۵ء مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ طالب علم کو وہی کچھ پڑھنے کی ترغیب دیتے جس کی وہ استعداد رکھتا ہو۔ بعض مرتبہ ایسا بھی ہوا کہ بڑی عمر کے لوگوں نے جامعہ رضویہ میں طلبہ کی تعلیم میں انہماک اور علم و علماء کی فضیلت جان کر علم دین باقاعدہ پڑھنے کا ارادہ ظاہر فرمایا۔ بعض اوقات حفظ قرآن مجید کا شوق رکھنے والوں نے حفظ قرآن مجید کی اجازت چاہی۔ اِس صورت میں آپ ملاحظہ فرمایا کرتے کہ اس خواہش رکھنے والے کی ذہنی استعداد کیا ہے اور دنیوی معاملات اور تلاش معاش سے فراغت بھی پا سکتا ہے یا نہیں۔

اسی نوعیت کی ایک سرگذشت صُوفی محمد عمر دراز، پرانی غلہ منڈی فیصل آباد بیان کرتے ہیں۔

ایک مرتبہ میرے دِل میں قرآن پاک حفظ کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ میں نے حافظ مختار احمد صاحب سے عرض کیا کہ آپ مجھے قرآن مجید حفظ کرا دیں۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ اس سِلسلہ میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز سے اجازت لے لیں میں نے عشاء کی نماز کے بعد حضرت سے عرض کی کہ میں قرآن مجید حفظ کرنا چاہتا ہوں۔ آپ اجازت فرمائیں۔

اس پر آپ نے ارشاد فرمایا:

"قرآن مجید کا حفظ کرنا پہاڑ اُٹھانے کے برابر ہے، پھر آپ

شادی شدہ ہیں۔ کاروباری تفکرات ہیں۔ اِس لیے یہ کام مشکل ہے بچپن میں آسانی سے حِفظ ہو سکتا ہے۔ اب بہت مشکل ہے۔ ہاں اگر کوئی ولی نظر کر دے تو اب بھی ہو سکتا ہے۔"

صُوفی محمد عمر دراز بیان کرتے ہیں کہ میں نے چاہا کہ آپ کے قدموں میں گر جاؤں اور عرض کروں کہ حضورؐ! آپ بھی ولیِ کامل ہیں۔ آپ کے ہوتے ہوئے کس کو تلاش کروں مگر میں بالکل حرکت نہ کر سکا۔

اس کے بعد آپ نے میرے حسبِ حال ارشاد فرمایا:
آپ سُورتیں یاد کر لیں آسانی سے حِفظ ہو جائیں گی۔ ۹ے

۹ے۔ قلمی یادداشت صوفی محمد عمر دراز رضوی محررہ ۹ ستمبر ۱۹۷۴ء مخزونہ جامعہ رضویہ مظہرِ اسلام فیصل آباد

شیخ الحدیث

مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد قدس سرہ العزیز

ماضی قریب میں برصغیر کی پاک و ہند میں تقسیم سے پہلے یہاں علمائے کرام اور مشائخ عظام کی کثرت نے اس خطہ کو علوم و معارف کا سدا بہار چمنستان بنا رکھا تھا۔ جلیل القدر علمائے کرام اور حاملان اسرار معرفت مشائخ عظام کی تدریس، تبلیغ اور تربیت کے مقامات علمی اور روحانی مراکز نے مسلمانوں کے افلاس و غربت کے احساس کو بڑی حد تک زائل کیے رکھا۔ اغیار کی غلامی کے باوجود اِن مردانِ احرار کی تربیت میں کسی دور میں، اور کسی جگہ کمی نہ آئی۔ یہی وجہ ہے کہ اِن میں کسی کے اُٹھ جانے سے مسند علم و عرفان خالی نہ ہوتی تھی۔ اِن کا تربیت یافتہ اِس مسند کی زینت بن جاتا۔

جس طرح تمام مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔ تمام حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ عربی، عجمی، خاندانوں اور قبائل کی تقسیم اعتباری ہے، اور پہچان کے لحاظ سے مفید بھی ہے۔ قبائل کا وجود اور پھر اِن کی ضمنی تقسیم سے بندگان خدا کو پہچاننے میں آسانی ہے، ورنہ سب ہی اولادِ آدم ہیں۔ اِسی طرح علمائے حقانیین اور مشائخ ربانیین اگرچہ ایک قسم کے علوم اور معارف حاصل کر کے مرتبہ و مقام پاتے ہیں۔

بنیادی علوم اور معارف میں سب ہی یکساں ہیں۔ اس لحاظ سے تمام علماً اور مشائخ ایک ہی وصف سے ممتاز ہیں۔

بنیادی علوم اور معارف کے حصول کے بعد اگر کسی ایک علم میں کسی عالم کو درجہ تخصص حاصل ہو جائے تو وہ اِس وجہ سے اِسی علم کے ماہرین میں شمار ہوتا ہے۔ مثلاً فقہ، حدیث، تفسیر، نحو، بلاغت، فلسفہ، کلام وغیرہ۔ ایسے علوم کا ماہر فقیہ، محدث، مفسر نحوی، ادیب، فلسفی اور متکلم کے نام سے شہرت پاتا ہے۔ ماضی قریب میں ایسے ممتاز نام اکثر پڑھنے سننے میں آتے رہے۔ البتہ ایک امر قابل ذکر یہ ہے کہ ان ممتاز ناموں سے صرف انہی حضرات کو یاد کیا جاتا جو اِن علوم میں درجہ تخصص پر فائز ہوتے تھے۔ خواہ مخواہ اپنے کسی محبوب عالم کو ان ممتاز ناموں سے یاد کرنے کا رواج نہ تھا۔ ایسے ناموں کو ہر کس و ناکس کے حق میں استعمال نہ کیا جاتا۔ یہ ایک اخلاقی اور علمی ذمہ داری تھی جو اکثر و بیشتر پوری ہوتی رہی۔

اس مقام پر میں چند مثالوں سے اپنے مدعا کو واضح کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

حجۃ الاسلام، مولانا حامد رضا بریلوی
مُفتیِ اعظم، مولانا مصطفیٰ رضا نوری
صدر الشریعہ، مولانا محمد امجد علی اعظمی
صدر الافاضل، مولانا سید نعیم الدین مُراد آبادی

فقیہ اعظم ، مولانا محمد شریف کوٹلی لوہاراں
سراج الفقہار ، مولانا سراج احمد خانپوری
تاج العلمار ، مولانا محمد عمر نعیمی
امام المحدثین ، مولانا سید دیدار علی الوری وغیرہ۔ رحمہم اللہ تعالیٰ

اس دور میں اگر نام کے بجائے صرف ان کے القاب کا ذکر کر دیا جاتا تو وہ لقب بھی بمنزلہ اسم علم کے کام دیتا ہے شخصیت کے تعارف میں کوئی ابہام نہ رہتا۔

قیام پاکستان کے پندرہ بیس برس بعد تک یہ کیفیت رہی اور یہ القاب صرف مخصوص حضرات کے نام کا حصہ رہے۔ مثال کے طور پر،

مفتئ اعظم ، مولانا ابوالبرکات سید احمد قادری الوری لاہوری
فقیہ دوراں ، مولانا نوراللہ بصیرپوری
غزالی دوراں ، مولانا سید احمد سعید کاظمی
شیخ القرآن ، مولانا عبدالغفور ہزاروی
شیخ الاسلام ، مولانا خواجہ محمد قمرالدین سیالوی
حکیم الامت ، مولانا مفتی احمد یار خاں بدایونی، گجراتی۔
مناظر اسلام ، مولانا محمد عمر اچھروی
خطیب الاسلام ، مولانا قاری احمد حسین فیروزپوری
فقیہ العصر ، مولانا مفتی اعجاز ولی خاں

مبلغ اسلام ، مولانا محمد عبد العلیم صدیقی میرٹھی
اسی طرح مشائخ عظام میں سے
امیرِ ملّت ، پیر سید جماعت علی علی پوری
شمس العارفین ، پیر شمس الدین سیالوی
امیر حزب اللہ ، پیر غلام حیدر علی جلال پوری وغیرہ

علماء و مشائخ کی اس جماعت کے فرد فرید اور وحید، مولانا محمد سردار احمد کو شیخ الحدیث اور محدثِ اعظم کے مبارک القاب سے یاد کیا جاتا تھا۔ یہ القاب صرف آپ ہی کے لیے استعمال ہوتے تھے، اس دور میں اگر کوئی شخص اپنے کلام اور بیان میں صرف حضرت شیخ الحدیث یا حضرت محدث اعظم استعمال کرتا تو ذہن میں فوراً مولانا ابو الفضل محمد سردار احمد کا نام سامنے آجاتا۔

رحمۃ اللہ علیہم رحمۃ واسعۃ

اب ہماری علمی و رُوحانی پستی، درماندگی کے ساتھ افسوس کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ مذکورہ جلیل المنزلت القاب کی عظمت کو ہم نے کم کر دیا ہے وہ یوں کہ ہر چھوٹے بڑے عالم کے نام کے ساتھ ان القاب کے استعمال کا رواج عام کر دیا ہے۔ اب ہمارا ہر محبوب عالم مفتیٔ اعظم بھی ہے، فقیہ اعظم بھی ہے، شیخ الحدیث بھی ہے اور محدث اعظم بھی، مبلغ اسلام بھی ہے، مناظر اسلام بھی ہے .... اور نہ جانے کتنے عمدہ القاب کا حق دار ہے۔ ؟

جس طرح ہر اہل کو اس کا حق ملنا ضروری ہے اِسی طرح غیرِ اہل کو حق دار بنانا اور بتانا ظلم و زیادتی ہے۔ جو عالم ربّانی اور شیخ طریقت علم و معرفت کے جس وصف میں ممتاز ہے اسے اِس وصف و لقب سے یاد کیجئے۔ یہی راہ حق ہے اور یہی راہ صواب

تذکرہ محدث اعظم پاکستان (دو جلد) میں صاحب تذکرہ کے لیے بالعموم حضرت "شیخ الحدیث" قدس سرہ کا لقب استعمال کیا گیا ہے، کیونکہ یہ لقب بمنزلہ آپ کے علم کے ہے۔

اسی طرح اس کتاب میں بھی یہی اسلوب اختیار کیا گیا ہے اس میں اختصار اور سہولت کے علاوہ آپ کا علمی مرتبہ و مقام بھی واضح ہوتا ہے۔

76

فوائد حدیثیہ

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز

چند مثالیں

نبراس المحدثین حضرت مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد قدس اللہ اسرارنا بسرہ النوری نے کتب احادیث پر عربی میں حواشی اور تعلیقات لکھے۔ صحاح ستہ کی جو کتابیں آپ کے زیرِ مطالعہ رہتیں اکثر و بیشتر کے صفحات پر، بین السطور میں جہاں جگہ خالی ہوتی حواشی تحریر فرماتے، آپ کے کتب خانہ میں جو اب آپ کے خلفِ اکبر و خلیفہ مجاز حضرت پیر قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی کی تحویل میں ہے۔ یہ حواشی تاحال قلمی صورت میں موجود ہیں۔ اکثر و بیشتر مقامات پر حواشی آپ کے تعمق نظر اور تبحر علمی کا شاہکار ہیں۔ یہ سرمایۂ علم آپ کے طبع زاد ہیں، ان کتب کے بعض صفحات پر دیگر شارحین کی عبارات بھی درج ہیں تاکہ متعلقہ حدیث کی تدریس کے دوران ان عبارات کو مسائل کے استخراج میں بطور استشہاد پیش کیا جائے۔

تذکرہ محدثِ اعظم پاکستان کی تدوین کے دوران اِن حواشی سے اقتباس کیا تھا اور حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے اندازِ تدریس میں بطورِ شواہد پیش کیا تھا اور ساتھ ہی اِس تمنا کا اظہار کیا تھا کہ

کوئی صاحبِ علم اِن حواشی کو ترتیب دے کر منظرِ عام پر لائے۔ یہ خواہش اور تمنا آج بھی شدت سے محسوس کرتا ہوں۔ ہمارے جامعات میں احادیثِ طیبہ کے اساتذہ کرام اس کام کو آسانی سے کر سکتے ہیں، کاش کوئی آگے بڑھے اور یہ سعادت حاصل کرے۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی ایک اور عادت یہ تھی کہ کتب احادیث کی جلد بندی کے وقت خاصی مقدار میں خالی اوراق شامل کروا لیتے تاکہ ان خالی اوراق پر مطالب احادیث کی نشاندھی ہو سکے۔ چنانچہ آپ کے زیرِ مطالعہ کتب احادیث میں یہ امر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

اِن مطالب احادیث میں آپ نے کیا بیان کیا ہے اسکا جواب نہایت مشکل ہے۔ آپ کے ذہن میں متعلقہ حدیث شریف سے جو مسائل متعلق ہوتے، اِن مسائل کے دیگر دلائل اور شواہد، جس حُسنِ انداز سے تدریس احادیث کے وقت تقریر فرماتے، اِس کا بیان الفاظ میں بہت مشکل ہے۔ ممتاز دانشور اور ماہرِ تعلیم پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحق قریشی، فیصل آباد، حضرت شیخ الحدیث کے اندازِ تدریس کو اپنے الفاظ میں یوں بیان کرتے ہیں۔

" بارہا مسندِ تدریس سجی دیکھی۔ ایک نصف دائرہ جس میں طلبہ کندھے سے کندھا جوڑے، صف بستہ، سامنے حضرت شیخ الحدیث نہایت اَدب و احترام کی تصویر بنے، موضوع کے تقدس کا عملی اظہار

بن کر تشریف فرما ہوتے۔ ایک طالب علم حدیث شریف کی قرأت
کرتا۔ سب اس کے انداز قرأت اور اسلوب تکلم پر نظر رکھتے، حرکات
اور اعراب پر توجہ رہتی، غلطی کی نشاندھی ہوتی اور بالآخر متن کی مکمل
تصحیح کے بعد اِس کی توضیحات کا لمحہ آتا۔ ہر لفظ کی تفسیر بیان ہوتی
اور عربی الفاظ کی تفہیم کی ہر صُورت آزمائی جاتی۔ ترجمہ وتفہیم کا حق ادا
ہوتا تو استنباطِ مسائل اور تطبیق احکام کی منزل آتی۔ بین السطور مفہوم
کا بیان ہوتا۔ صراحۃ النص سے مسائل اخذ کیے جاتے۔ پھر اشارہ وکنایہ
کی بنیاد پر مطالب کا بے پایاں دفتر کھُل جاتا۔ ہم معنی، قریب المعنی
روایات کی تطبیق ہوتی اور بظاہر مخالف روایات کی تاویل کا حق
ادا کیا جاتا۔ یوں محسُوس ہوتا کہ قرآن وحدیث اور اقوالِ عُلماء مستحضر
ہیں اور استشہاد میں کہیں نہ سقم ہے نہ ژولیدہ بیان کا گلہ، بے تکان
اور والہانہ انداز میں گفتگو ہوتی۔ مفہوم کی وضاحت کا ہر انداز آزمایا
جاتا۔ حتی کہ متن حدیث کی مراد سطح ذہنی پر جگمگانے لگتی۔ رَوایات
کے استشہاد سے حافظے کی قوت کا اندازہ ہوتا اور ہر ہر حرف کے
دَرے جھانکنے کے پُر تاثیر انداز سے موضوع سے محبت اَور خلوص کا
ثبوت ملتا۔ (محدّثِ اعظم پاکستان، جلد اوّل ص ۲۷۹، ۲۸۰)

حدیث کی تدریس اور اس کے معانی و مطالب کی تفہیم کے
دَوران جو انداز حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ اختیار فرماتے اور
گھنٹوں مسلسل درسِ حدیث ہوتا، قلم اِس کا کماحقہ کس طرح احاطہ

کر سکے۔ البتہ حدیث سے جو مطالب و معانی حاصل ہوتے انہیں متعلقہ صفحہ پر بالعموم اور کتاب کے ابتداء میں زائد اوراق پر بالخصوص درج فرما دیتے۔ یہ تحریر صرف اشارہ پر مشتمل ہوتی۔ اس میں تشریحی انداز نہ ہوتا بلکہ بعض اوقات تو حدیث میں سے صرف وہی جملہ درج فرماتے جس سے مسئلہ اخذ کیا جانا مطلوب ہوتا۔

یہ اشارات حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی قوتِ بیانیہ کا ایک انداز لیے ہوئے ہیں۔ تشریحی انداز تو تدریس کے وقت معلوم کیا جاسکتا تھا اور یہ اختصار بھی آپ کی قدرت علمی پر دلیل ہے۔ گویا یہ متن ہے اور تقریر اس کی تشریح۔

کتبِ احادیث کے اوائل میں زائد صفحات اس قسم کے اشارات سے بھر جاتے۔ ان اشارات کی تفہیم اور تشریح کے لیے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی وسعت علمی، مسائل کا استحضار، موضوع سے لگن، محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مخلوق خدا پر شفقت درکار ہے، جو اَب نایاب نہیں تو کمیاب ضرور ہے۔ مجھ جیسے بے بضاعت کے لیے ان سے اخذ معانی و مطالب ایک دشوار امر ہے۔ تاہم اس جذبہ کے تحت کہ کوئی صاحب علم، صاحب ذوق اِن اشارات سے معانی و مفاہیم کو احاطہ تحریر میں لے آئے، اِن سے خود استفادہ کرکے، دوسروں کے لیے آسان فرمادے۔ اِن حواشی اور اشارات کو اصلی حالت میں پیش کیا جارہا ہے۔ نیز اِن فوائدِ حدیثیہ سے آنے والا مورخ آپ کے

مقامِ علمی کا اندازہ کر سکے گا۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے اِن فوائدِ حدیثیہ میں موجودہ دَور کے تمام اعتقادی، فقہی اور اختلافی مسائل کے دلائل ہیں۔ یاد رہے کہ محدثین نے اپنی کُتب، صحاح، سنن، جوامع اور مسانید میں مختلف الواب میں متعدد اَحادیث جمع فرمائی ہیں۔ الواب سے متعلق متعدد احادیث کو جمع کرکے متعلقہ مسئلہ واضح کیا جاتا ہے۔ مگر متعلقہ مسائل کے علاوہ اِن احادیث سے دیگر مسائل کا استنباط بھی ہوتا ہے۔ ان فوائدِ حدیثیہ میں مستنبط ہونے والے نئے مسائل اور دلائل کا ذِکر ہے، اِس لیے یہ فوائد حدیثیہ فوائد سے بھرپور ہیں اور خاصے کی چیز ہیں۔ اہلِ علم صاحبانِ ذوق کے لیے ارمغان حدیث ہیں۔

چونکہ یہ فوائد قلم برداشتہ لکھے گئے ہیں اِس لیے اِن میں کسی ترتیب کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ تعمق نظر کے بغیر، سرسری طور پر یہ بتانا بھی ممکن نہیں کہ ان میں کون کون سے مسائل بیان ہوئے تاہم ایک نظر میں پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اِن میں:

۱۔ حضور سید الکونین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلّم کے علمِ غیب

۲ اختیار

۳۔ تصرف

۴ فضائل

۵۔ امتناع نظیر

۶۔ ملکِ تام
۷۔ حیاتِ مبارکہ
۸۔ ندائے یارسول اللہ
۹۔ حاضر ناظر
۱۰۔ میلاد
۱۱۔ قیامِ تعظیمی وغیرہ
۱۲۔ اور تقلید شخصی کے دلائل
۱۳۔ فضائلِ صحابہ
۱۴۔ کراماتِ اولیاء اللہ
۱۵۔ محبوبانِ ربِّ قدیر سے استعانت
۱۶۔ مومنین کا عبد مصطفیٰ ہونا۔
۱۷۔ اولیاء اللہ کی نذر و نیاز
۱۸۔ اِن کے لیے جانور ذبح کرنے کا جواز
۱۹۔ مسلمانوں میں رائج روایات مثلاً تیجہ، ساتواں، دسواں، چالیسواں وغیرہ۔
۲۰۔ ایصالِ ثواب کے لیے مروجہ فاتحہ، دعا بعد جنازہ وغیرہ۔
۲۱۔ فرقِ باطلہ مثلاً نجدی، وہابی، دیوبندی، مرزائی، شیعہ، خاکساری، پرویزی، چکڑالوی، مودودی وغیرہ کی تردید اور اِن سے مقاطع کے دلائل۔

۲۲۔ بظاہر مخالف مفہوم کی احادیث میں تطبیق
۲۳۔ ناسخ ومنسوخ کا بیان
۲۴۔ ائمہ مجتہدین کے فضائل
۲۵۔ اصول حدیث اور
۲۶۔ اسماء الرجال کے علاوہ متعدد موضوع شامل ہیں۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی وسعت علمی، دلائل کا استحضار اور احادیثِ طیبہ پر گہری نظر کا اندازہ کرنے کے لیے صرف بخاری شریف جلد اوّل پر آپ کے فوائدِ حدیثیہ کو سامنے رکھیے تو معلوم ہوگا کہ آپ نے حضور نبی اکرم محبوب ومکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علمِ غیب کے اثبات کے لیے دو سو بیس احادیث۔

اختیار اور فضائل کے لیے ایک سو پچاسی احادیث
کرامات ومعجزات کے لیے پچاس
فضائل صحابہ کے لیے چالیس

اصولِ حدیث، اسماء الرجال اور تقلید شخصی کے وجوب کیلئے ایک سو پچاس احادیث۔ اور حاضر و ناظر کے اثبات کیلئے بارہ اقوال ائمہ جمع فرمائے ہیں۔ یہ تفصیل بخاری شریف کی جلد اول سے متعلق ہیں۔ علاوہ ازیں دیگر عنوانات سمیت سات سو سے زائد دلائل اور احادیث کا مجموعہ اور بخاری شریف جلد ثانی کے چھ سو سے زائد فوائدِ حدیثیہ اُمت کے لیے گلدستہ محبت اور ارمغان حدیث ہے۔ صحاح ستہ کی

دیگر کتب کے فوائد اگرچہ اِس کثرت سے نہیں تاہمُ وہ بھی اپنی جگہ اہم ہیں۔

فجزاہ اللہ جزاءً اوفی عنا وعن المسلمین ورضی اللہ عنہ و عنا وعن المسلمین

بحرمۃ سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارك وسلّم۔

وبحرمۃ سید الاولیاء الکاملین سیدنا الغوث الاعظم الجیلانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔

آئندہ سطور میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کے ان فوائدِ حدیثیہ سے چند اقتباس پیشِ خدمت ہیں۔ اِن کی توضیح فقیر غفرلہ القدیر (مولف اوراق ہذا) کی طرف سے ہے۔ اگر کوئی عبارت مسلکِ حق سے متصادم ہو تو اس کو فقیر غفرلہ القدیر کی کم علمی پر محمول فرماتے ہوئے اِصلاح کی کوشش فرمائیں۔ حضرت موصوف کا دامن ان اغلاط سے پاک ہے۔

کِسی شے کے جائز یا ناجائز، حلال یا حرام ہونے کے لیے نصوص شرعیہ میں سے اگر کوئی صریح نص دستیاب نہیں ہوتی تو ایسی صورت میں علماء کرام شریعت کے مسلمہ قواعد میں سے کِسی قاعدہ سے مسئلہ کا جواز یا عدم جواز حلت وحرمت اخذ کر لیتے ہیں۔ ایسی صورت کوئی جامع قاعدہ ہی اس مسئلہ میں بمنزلہ نص کے ہوتا ہے۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے متذکرہ اصول حدیث سے ثابت کیا۔ بخاری شریف زیرِ باب الخیل لثلثۃ وقول اللہ تعالےٰ والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا وزینۃ میں ایک طویل حدیث میں گھوڑے کی سواری کے بارے میں فرمایا کہ:

یہ سواری بعض کے لیے باعثِ اجر ہے۔

بعض کے لیے جائز ہے۔

اور بعض کے لیے باعثِ گناہ۔

متذکرہ اُمور کی وضاحت فرمانے کے بعد حدیث کے اس حصہ سے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے اِستدلال کیا۔

وسئل رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم عن الحمر فقال ما انزل علی فیھا الاھذہ الایۃ الجامعۃ الفاذۃ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ [1]

حضورِ شارع علیہ الصلاۃ والسّلام سے گدھے کی سواری کے بارے میں پُوچھا گیا کہ کیا اِس میں بھی ثواب اور اجر ہے تو آپ نے فرمایا:

اس بارے میں کوئی صریح حکم تو مجھ پر نازل نہیں ہوا۔ البتہ قرآن مجید کی آیت۔

لہ ۔ بخاری جلد اوّل ص : ۴۰۱ ، مسلم شریف جلد اوّل ص : ۳۱۹

فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرہ شرا یرہ ۔

(جو ذرہ بھر نیکی کرے اس کا اجر پائے گا اور جو ذرہ برابر برائی کرے اس کا بدلہ پائے گا)

ہر خیر اور شر کے احکام کی جامع ہے۔ اِسی سے مسئلہ مستنبط ہوتا ہے کہ گدھے کی سواری کے احکام کیا ہیں۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے یہ مختصر مگر جامع کلمات اس حدیث کے ضمن میں بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔

فیہ الارشاد الی الاستنباط من العمومات والاطلاقات تدبر فانہ ینفعک فی مواضع شتی ۔ [2]

اس حدیث میں عمومی احکام اور مطلق نصوص سے احکام اخذ کرنے کی طرف اشارہ ملتا ہے۔ اس حدیث اور اس اصول کو یاد رکھو۔ بہت جگہوں میں یہ کلیہ نفع دے گا۔

[1] بخاری شریف، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم رب مبلغ اوعی من سامع۔

حجۃ الوداع کے موقع پر شارع علیہ الصلاۃ والسّلام نے دورانِ خطبہ ارشاد فرمایا۔

[2] فوائدِ حدیثیہ، حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ

قال ای یوم هذا فسکتنا حتی ظننا انه سیسمه سوی
اسمه قال الیس یوم النحر .... الی آخرہ [۳]

یہ کون سا دن ہے۔ صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ ہم خاموش رہے اور ہمارا گمان تھا کہ شاید اس دن کا حضور علیہ السّلام کوئی اور نام رکھ دیں۔ پھر آپ نے فرمایا کیا یہ یوم نحر نہیں ....)

حجۃ الوداع کے موقعہ پر جو صحابہ کرام حج کے لیے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے ہمراہ حج کے لیے تشریف لائے۔ مناسک حج ادا کیے، وہ کیسے بھول سکتے ہیں کہ یہ ایام کون سے ہیں۔ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کے استفسار پر اِن کی خاموشی بلا وجہ نہ تھی۔ اِس میں حکمت یہ تھی کہ یہ دن اگرچہ یوم النحر ہے مگر حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم شارع ہیں، آپ اگر چاہیں تو اس دِن کو کسی اور نام سے موسوم فرمادیں۔ اِس لیے تقاضائے ادب کے تحت خاموشی اختیار فرمائی۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز علامہ کرمانی شارح بخاری کے حوالہ سے فرماتے ہیں۔

فیہ اشارۃ الی تفویض الامور بالکلیۃ الی الشارع [۴]

یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کے عمل سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ تقاضائے ادب یہ ہے کہ تمام امور کو شارع علیہ الصلاۃ والسلام کے سپرد کر دیا جائے۔

[۳] - بخاری جلد اوّل ص ١٦ [۴] فوائدِ حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ

متعلمین اور مسترشدین کے لیے اس حدیث کے فائدہ کو ایک مختصر جملہ سے واضح فرما دیا۔

ے یہ مسئلہ نصوص شرعیہ، آیات قرآنیہ، احادیثِ طیبہ اور اقوال ائمہ کرام سے ثابت ہے کہ محبوبانِ خدا، انبیاء و اولیاء کو خطاب کرنا جائز ہے۔ اگرچہ یہ محبوبان بظاہر سامنے نہ ہوں۔ اس لیے کہ یہ کریم حضرات اپنے رب کی عطا کردہ قوت سے ندا کرنے والے کی ندا سُنتے ہیں۔ اس میں قبل وصال اور بعد وصال کی کوئی تخصیص نہیں۔ بلکہ علماء تو فرماتے ہیں کہ مومن کے علاوہ کافر بھی بعد موت اپنی قبر میں منادی کی پکار سُنتا ہے۔ قبرستان میں چلنے والے کی جُوتی کی آہٹ سُنتا ہے۔ قوم کو عذاب آنے کے بعد حضرت شعیب علیہ السّلام نے ان کی میتوں پر جاکر انہیں ندا دی۔ غزوہ بدر میں کفار کے مقتولین کو سرورِ عالم صَلی اللہ علیہ وسلّم نے ندا دی۔ یہ دلائل ہر ذی علم کے سامنے ہیں۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز نے اس مسئلہ کے لیے نہایت اچھوتے انداز میں درج ذیل حدیث سے استنباط فرمایا۔

یا امۃ محمّد واللہ لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرًا۔ ۵ے

اے اُمت مُصطفیٰ! اگر تم وہ کچھ جانتے جو میں جانتا ہوں

۵ے ۔ فوائدِ حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ۔

توتم بہت گریہ زاری کرتے اور کم ہنستے)

آپ نے نہایت مختصر دو جملوں میں دو مسئلوں کے اثبات کی طرف اشارہ فرمایا۔

فیه النداء لجمیع الامة بیا........ فیه خصوصیة العلم۔ ٦ے

۱۔ اُمتِ مُصطفیٰ کی گنتی و تعداد بے شمار ہے۔ حضور سرورِ کائنات صَلی اللہ علیہ وسلم کے وصَال سے قبل جو حضرات آپ پر ایمان لائے وصَال کے بعد آپ کے متبعین اور قیامت تک ہونے والے سب مومن حضور کی اُمت ہیں، بلکہ عند التحقیق تمام اولین و آخرین میں سے جو بھی اللہ تعالےٰ پر ایمان لایا۔ انبیاء سابقین اور اِن کے اُمتی سب ہی حضورِ سرورِ کائنات کے اُمتی ہیں۔ ان سَب کو حضورِ شارع علیہ السّلام نے حرفِ ندا سے خطاب فرما کر واضح فرما دیا کہ ندا کے لیے ضروری نہیں کہ منادی سَامنے حَاضر ہو، بلکہ آنکھوں سے بظاہر پوشیدہ کو بھی ندا کرنا جَائز ہے۔ مُسلمانوں کا اِسی پر اعتقاد ہے اور اِسی پر عمل۔ مُسلمان یارسُول اللہ اور یاغوثِ اعظم وغیرہ خطاب اِسی اُصول کے پیشِ نظر کرتے ہیں۔

۲۔ اِسی حدیث میں عالم ماکان وما یکون نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علمِ غیب کا اثبات ہے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کا جُملہ

٦ے ۔ فوائدِ حَدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ

فـیہ خصوصیۃ العلـم

اِس حقیقت کو واضح کر رہا ہے۔

ے قرآنِ مجید میں حضور سیّد الانبیاء علیہ التحیۃ و الثناء کے بارے میں اَرشاد ہوا۔

وما علمناہ الشعـر وما یـنبغی لہ ؎

(اور ہم نے آپ کو شعر کی تعلیم نہ دی اور یہ آپ کے شایانِ شان نہیں۔)

حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں ہم پڑھتے ہیں کہ آپ نے متعدد مقامات پر شعر پڑھے۔ غزوۂ احد میں آپ کی انگشت مبارک زخمی ہوگئی۔ اِس پر آپ نے یہ شعر پڑھا۔

هـل انت الا اصبع دمیت

و فی سبیـل اللہ ما لقیت ؎

(اے اُنگلی تجھے یہ زخم اللہ کی راہ میں لگا ہے تسلی رکھ)

غزوہ احزاب میں خندق کھودتے وقت حضور محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلّم نے یہ شعر پڑھا۔

اللهـم ان العیش عیش الاخـره

فاغفر الانصـار والمهاجـره

ؔ۔ سُورۃ یٰسین ؎ بخاری، جلد اوّل ص ۳۹۳ ؎ بخاری جلد اول ص ۳۹۷

دوسری روایت میں یہ شعر یوں آیا

اللھم انه لاخیر۔الاخیر الاخرۃ

فبارك فی الانصار والمھاجرۃ [10]

غزوہ حنین میں آپ نے یہ شعر پڑھا

انا النبی لا کذب

انا ابن عبد المطلب [11]

اِسی طرح بعض غزوات میں آپ نے رجز بھی پڑھے، حالانکہ رجز بھی علماء کے نزدیک شعر کی ایک نوع ہے۔ قرآن شریف میں آپ سے شعر کی نفی کی گئی ہے۔ اِس بظاہر اختلاف کو حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز نے ایک مختصر جملے میں حل فرما دیا۔

المنفی هو صنعة الشاعریه لاغیر

قرآنِ مجید میں جس شعر کی نفی کی گئی ہے اِس سے مُراد صنعتِ شعر کی نفی ہے نہ کہ شعر پڑھنے کی۔ اِس جُملے سے قرآن و حدیث میں بظاہر تضاد رفع ہو گیا۔

؎ شریعتِ مطہرہ کے کسی ایسے معاملہ میں کہ جس میں عقل کا دخل نہ ہو۔ کسی صحابی کا فعل درحقیقت مرفوع حدیث کے قائم مقام ہے۔ جمہور محدثین اور ائمہ مجتہدین کا یہی موقف ہے۔

[10] بخاری۔ جلد اوّل ص: ۳۹۸ [11] بخاری جلد اوّل ص: ۴۰۱

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے اس اصول کو حدیث سے استنباط فرمایا۔

حضرت انس بن مالک ملک شام سے جب واپس آئے تو حضرت انس بن سیرین نے ان کا استقبال مقام عین التمر پر کیا اس وقت انس بن سیرین نے دیکھا کہ انس بن مالک دراز گوش پر سوار، نماز میں رکوع اور سجدہ کی بجائے اشارہ سے نماز ادا فرما رہے ہیں۔ اس وقت آپ کا رُخ سمت قبلہ کی طرف نہیں ہے، انس بن سیرین نے یہ کیفیت دیکھ کر استفسار فرمایا۔ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا۔

لولا انی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ لم افعلہ۔ [۱۲]

(اگر میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے نہ دیکھتا تو میں ایسا ہرگز نہ کرتا۔)

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے ایک مختصر جملہ میں مسئلہ کی دلیل ذکر کی۔ لکھتے ہیں۔

فیہ دلیل علی ان فعل الصحابی یدل علی السنۃ وترکہ بعد الروایۃ علی النسخ۔ [۱۳]

[۱۲] بخاری جلد اول ص: ۱۴۹ [۱۳] فوائدِ حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ

اِس حدیث میں اس امر کی دلیل ہے کہ صحابی کا فعل سنّت پر دلالت کرتا ہے اور روایت کرنے کے بعد کوئی صحابی اپنی ہی روایت کردہ حدیث پر عمل نہیں کرتا تو یہ اس امر کی دلیل ہے کہ حدیث منسوخ ہے۔ ایسا تو ممکن نہیں کہ صحابی روایت کر کے غیر منسوخ حدیث پر عمل نہ کرے ۔

ے روایت کے اعتبار سے بعض اَحادیث دَرجہ صحت کو پہنچی ہوئی ہوتی ہیں اور محدثین کرام نے انہیں روایت بھی فرما دیا ہے مگر اِس کے باوجود وہ منسُوخ ہیں اِن پر عمل جائز نہیں۔ اِن کی ناسخ احادیث پر عمل ہوگا۔ کوئی نادان حدیث کو دیکھ کر اگر یہ کہہ دے کہ فلاں امام نے اس پر عمل کیوں نہیں کیا، یہ حدیث صحیح ہے مگر منسُوخ ہے اِس لیے قابلِ عمل نہیں، حالانکہ معدن محدث نے اپنی کتاب میں اس کو روایت کیا ہے ایسے ہی کہا جائے گا اگرچہ

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے اِس اُصول کو حَدیث ہی سے اخذ فرمایا۔ بخاری شریف میں ہے۔

ان رسُول اللہ صَلی اللہ تعالیٰ عَلیہ وسلّم کان یصَلی وھو حامل امامۃ بنت زینب بنت رسُول اللہ صَلی اللہ علیہ وسلم .... [14]

(حضورَ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ اِس حَال میں کہ آپ نے امامہ بنت زینب کو اُٹھا رکھا تھا۔)

[14] ۔ بخاری جلد اوّل ص ۴،

آپ نے لکھا : "غیر المقلدین غیر عامل" [۱۵]

یعنی یہ حدیث منسوخ ہے کہ غیر مقلدین، جنہیں حدیث پر عمل کا دعویٰ ہے اور ائمہ مجتہدین میں سے کسی کی تقلید کو حرام سمجھتے ہیں، بھی اس حدیث پر عمل نہیں کرتے۔ گویا عملاً انہوں نے تسلیم کرلیا ہے کہ یہ منسوخ ہے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا مسلک ہے۔

ے ائمہ مجتہدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کی تقلید کو حرام اور شرک کہنے والوں کا موقف ہے کہ اپنے کو حنفی، شافعی وغیرہ نہ کہلواؤ بلکہ محمدی کہلواؤ اس لیے کہ تقلید شخصی حرام ہے۔ ان کا یہ عقیدہ باطل ہے، کیونکہ صحابہ کرام اور تابعین میں اکثر حضرات تقلید شخصی کے عامل تھے۔ فقہی مسائل میں مجتہد صحابہ کرام کی تقلید کر کے ہمارے لیے دلیل شرعی قائم فرما دی۔

تقلیدِ شخصی کے وجوب پر حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ نے بہت سی احادیث جمع فرما دی ہیں۔ بعض اوقات آپکا استدلال اچھوتا ہوتا ہے۔ حدیث شریف یا سند کے کسی ایک کلمہ سے آپ تقلیدِ شخصی سے دلیل اخذ فرماتے۔ عام قاری کی توجہ اس طرف کم ہی جاتی ہے۔

[۱۵] ۔ فوائد حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ

بخاری شریف نے ایک حدیث کی سند یوں ذکر کی ۔

حدثنا محمد بن عبد اللہ بن حوشب الطائفی ثنا هشيم انا حصین عن سعید بن عبیده عن ابی عبد الرحمن وكان عثمانیا فقال لابن عطية وكان علويا ...... [16]

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ اپنے فوائدِ حدیثیہ میں فرماتے ہیں

فيه دليل اطلاق الحنفى والشافعى [17]

جس طرح حضرت ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ سلمی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی تقلید شخصی کر کے عثمانی کہلاتے تھے اور حضرت ابن عطیہ حبان ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تقلید کی بنا پر علوی کہلائے یا امام شافعی رضی اللہ عنہ کی تقلید میں شافعی کہلائے تو جائز ہے ۔ اس میں کوئی ممانعت نہیں ۔

تقلید شخصی کی طرح اگر کوئی شخص کسی جماعت کی پیروی کرے تو بھی جائز ہے ۔ اس کی طرف حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے درج ذیل حدیث سے استنباط فرمایا :

قال سفيان قلت ليحيى و انا غلام ان اهل مكة يقولون ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم رخص فی بيع العرايا فقال وما يدرى اهل مكة قلت انهم

[16] بخاری جلد اوّل ص ، ۴۳۳ [17] فوائدِ حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ

یروونه عن جابر فسکت قال سفیان انما ارادت ان
جابرا من اهل المدینة .... [18]

اِس حدیث میں بیع العرایا کے بارے میں دو فقہی جماعتوں کا ذکر ہوا۔ اہلِ مکہ اور اہلِ مدینہ، گویا اختلاف مذاہب جائز ہے جیسا حنفی اور شافعی کا اختلاف۔

معاملات بیع، اجارہ، ماپ اور وزن کے بارے میں جب کوئی نص شرع سے ثابت نہ ہو، لوگوں کی عادت اور عرف کا اعتبار کیا جاتا ہے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے درج ذیل حدیث سے فقہی مذاہب کے جواز پر استناد فرمایا ہے۔

امام بخاری باب کا عنوان یوں قائم کرتے ہیں۔

باب من اجری امرالامصار علی ما یتعارفون بینهم فی البیوع والاجارة والمکیال والوزن وسننهم علی نیاتهم ومذاهب المشهورة .... [19]

بیع، اجارہ وغیرہ میں مذاہب فقہاء کا اعتبار اور اِن کا طریقہ جائز ہے۔

چت لیٹ کر پاؤں کو پاؤں پر رکھنے کے بارے میں دو طرح کی احادیث وارد ہوئی ہیں۔ بعض میں اِس سے منع فرمایا گیا ہے

[18] بخاری جلد اوّل ص: ۲۹۲ [19] بخاری جلد اول ص: ۲۹۴

اور بعض اِس کے اثبات اور جواز پر دلالت کرتی ہیں۔

امام بخاری کا مسلک یہ ہے منع والی احادیث منسوخ ہیں اگرچہ اِن کی روایت سند صحیح کے ساتھ ہے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ نے امام بخاری کے استدلال کو ان کی روایت سے یُوں اخذ فرمایا:

وعن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب كان عمر وعثمان يفعلان ذلك۔ [20]

کرمانی شارح بخاری کے حوالہ سے حضرت شیخ الحدیث فرماتے ہیں۔

كان البخاري ذهب الى ان حديث النهي منسُوخ بهذا الحديث واستدل على نسخه بعمل الخليفتين بعدهٗ۔ [21]

جب دو خلفاء راشدین حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما چِت لیٹ کر پاؤں پر پاؤں رکھ لیتے تھے تو اِن جلیل القدر صحابہ کا عمل واضح کرتا ہے کہ وہ حدیث منسُوخ

رہا ہے۔ اس پر عمل ضروری نہیں۔ اسی طرح اگر

ثابت ہو جائے تو اِس پر عمل نہیں ہو گا۔

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی سند کے ساتھ اگر کوئی حدیث

یاد رہے حدیث کا ثبوت اور شے ہے اور اِس پر عمل اور

[20] بخاری جلد اوّل ص: ۶۸ [21] فوائد حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ

شے ۔ بعض اوقات صحیح الاسناد حدیث پر بھی عمل نہیں ہوگا کیونکہ وہ منسوخ ہوگی ۔ بعض اوقات ضعیف حدیث پر عمل ہوگا کہ اس کی تائید دوسری احادیث یا تعامل صحابہ سے ہوتی ہے ۔ لہٰذا غیر مقلدین کا کسی منسوخ حدیث کو پیش کر کے یہ اعتراض کرنا کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے اس پر عمل نہیں کیا ، نِری جہالت ہے ۔

اس مسئلہ کی وضاحت کے لیے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے بخاری شریف کی حدیث کے ایک دو لفظی جُملہ سے استناد کیا ہے ۔

"باب الصائم یصبح جنبا" میں حدیث کے آخر میں یوں ہے ۔

الاول اسند [۲۲]

دُوسری حدیث سے پہلی حدیث زیادہ قوی ہے ۔ لہٰذا اختلاف کی صورت میں قوی تر حدیث پر عمل کیا جائیگا ۔ بوجہ ضعف کے پہلی حدیث قابل عمل نہ رہی ۔

ے معین حقیقی ذات باری عزاسمہ ہے ۔ ایاك نعبد وایاك نستعین میں اسی معین حقیقی سے استعانت طلب کی گئی ہے ، مگر اس معین حقیقی نے بندگانِ خاص کو اپنی استعانت کا مظہر بنایا ہے ۔ اِن محبوبانِ خُدا سے استعانت دَرحقیقت اللہ تعالیٰ سے ہی استعانت ہے ۔ قرآن وحدیث میں اِس کے کثیر دلائل موجود ہیں ،

[۲۲] ۔ بُخاری جلد اوّل ص : ۲۵۸

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز نے محبوبانِ حق سے استعانت کی دلیل بخاری کی حدیث سے اخذ فرمائی۔ آپ نے فوائدِ حدیثیہ میں ایک حدیث کی طرف صرف اشارہ فرمایا :

عن جابر قال توفی عبداللہ بن عمر بن حزام وعلیہ دین فاستعنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی غرمائہ ان یضعوا من دینہ الخ [۲۳]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میرے والد عبداللہ کا انتقال ہوا تو اس وقت وہ مقروض تھے۔ قرضخواہوں کے بارے میں میں نے حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم سے استعانت طلب کی کہ قرض خواہ میرے والد کا قرض کم کر دیں ------

اس حدیث میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے اِستعانت طلب کرنا ثابت ہے۔ گویا محبوبانِ حق سے طلب استعانت سُنّتِ صحابہ سے ثابت ہے۔

؎ باعث تخلیق آدم و عالم سید و سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا نُورِ انور تمام مخلوق کی پیدائش سے پہلے پیدا فرمایا گیا۔ آپ اِس وقت بھی نبی تھے کہ ابوالبشر حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کا وجُود نہ بنا تھا۔ اولادِ آدم میں آپ کے وجُود مسعُود کا ظہور

[۲۳] بخاری جلد اوّل ص : ۲۸۵

لباسِ بشیریت میں ہُوا۔ بشریت آپ کا لباس تھا نہ آپ کی حقیقت۔ عربی لغت کے اعتبار سے بشر کا معنی ظاہری صورت ہے۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے بخاری کی حدیث کے ایک جُملہ سے اس مسئلہ پر اِستدلال فرمایا:

.... حتی اذا ظن انه قد اروی بشرته افاض علیه الماء ثلث مران۔ [20]

علّامہ عینی شارح بخاری کے حوالہ سے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ لکھتے ہیں۔

ای ظاهر جلد الانسان [21]

بشرہ یعنی ظاہری جلد پر پانی بہانا غسل میں کافی ہے۔ جس طرح ظاہر جلد سے آدمی کو بشرہ کہا گیا ہے۔ اِسی طرح بشر سے مراد ظاہری صورت ہے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے اِسی وجہ سے آیت مبارکہ:

قل انما انا بشر مثلکم الخ

کے ترجمہ میں اِسی مفہوم کو بیان فرمایا ہے۔

(ترجمہ) تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں [22]

[20] ۔ بخاری جلد اول ص: ۴۱ [21] فوائدِ حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ
[22] ۔ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن۔

سے مخلوقات میں حضورِ سیدِ عالم نبی معظم رسولِ مکرّم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات قدسی صفات بے مثل وبے نظیر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت اور بے مثلیت پر اُمت کا اجماع ہے۔ بعض ناداں براۂ جہالت اور بعض علماء براہِ حسد و عناد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عام انسانوں جیسا انسان کہتے ہیں۔ ایسا عقیدہ توہینِ رسالت پر مبنی ہے اور کفر ہے۔ بظاہر جن آیات اور احادیث میں خود انبیاء کرام اور سید الانبیاء صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیہم اجمعین کی مثلیت کے کلمات ملتے ہیں۔ اِن میں انبیاء کرام اور خود سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وعلیہم نے براہِ تواضع ایسا فرمایا، ورنہ آیات واحادیث کا کثیر ذخیرہ اِس امر کے ثبوت کے لیے موجود ہے۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثلیت کی چند احادیث کو یکجا جمع فرمایا ہے۔ یہ احادیث صرف بخاری شریف کی نصف اول کی ہیں۔ آپ بھی اِن احادیث طیبہ کو پڑھیں اور اپنے محبوب نبی کی عظمت کے جلوے ملاحظہ کریں۔

قال لست کھیئتکم انی اظل اطعم واسقی [۲۳]

قال لست کاحد منکم [۲۴]

قال لست کاحدکم [۲۵]

[۲۳] بخاری جلد اوّل ص ۲۵۷ [۲۴] بخاری جلد اوّل ص ۲۶۳ [۲۵] بخاری جلد اوّل ص ۲۶۳

قال انی لست مثلکم انی اطعم واسقی [۲۶]

قال انی لست کھیئتکم انی ابیت لی مطعم یطعمنی وساقٍ یسقینی۔ [۲۷]

قال انی لست کھیئتکم انی یطعمنی ربی ویسقینی [۲۸]

قال لست کھیئتکم انی ابیت لی مطعم یطعمنی وساق ویسقینی۔ [۲۹]

قال وایاکم مثلی انی ابیت یطعمنی ربی ویسقینی۔ [۳۰]

ان مذکورہ احادیث کا مفہوم یہ ہے کہ حضور سید و سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔

میں تمہاری مانند نہیں نہ تم میں سے کوئی میری مثل ہو سکتا ہے، میری ذات بے مثل ہے اِس کی نظیر ممکن نہیں۔

ـــہ دُنیا و مافیہا کی تمام نعمتوں کا خالق مولیٰ عزوجل ہے۔ وہی مالکِ حقیقی ہے۔ اِسی نے اپنے محبوب و مکرم نبی معظم، مالکِ جمیع نعم، قاسمِ جمیع رحمت، مالکِ رقابِ امم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو اپنی تمام نعمتوں، برکتوں کا خازن اور قاسم بنا دیا۔ اب جہاں میں جس کو ملا، جب

[۲۶] بخاری جلد اول ص: ۲۶۳ [۲۷] بخاری جلد اوّل ص ۲۶۳ [۲۸] بخاری جلد اول ص: ۲۶۳
[۲۹] بخاری جلد اوّل ص: ۲۶۴ [۳۰] بخاری جلد اوّل ص: ۲۶۳

مِلا یا مِلے، جتنا مِلا یا مِلے، جو مِلا یا مِلے، سب حضورؐ کی عطا سے ہے۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کی وسعت علمی اور حفظِ حدیث کے جلوے دیکھئے کہ صرف بخاری نصف اوّل سے اِس مضمون کی متعدد احادیث یکجا جمع فرما دیں۔ اِس میں عام آدمی بلکہ طلبأ و علمأ کے لیے کتنی سہولت پیدا فرما دی۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم انّما انا قاسم وخازن واللہ یعطی۔ [31]

فانی انّما جعلت قاسمًا اقسم بینکم۔ [32]

فانّما انا قاسم۔ [34]

واللہ المعطی وانا القاسم۔ [35]

بعثت قاسما اقسم بینکم۔ [33]

انّما انا قاسم اضع حیث امرت۔ [36]

متذکرہ احادیثِ طیّبہ میں حضورؐ علیہ الصّلاۃ والسّلام ارشاد فرماتے ہیں کہ رب کی نعمتوں کا میں خازن ہوں اور انہیں تقسیم کرتا ہوں۔ تمام نعمتوں کی تقسیم میرے ہاتھوں ہوتی ہے۔ گویا اس جہاں میں، قیامت و حشر و حساب و کتاب میں اور جنّت میں جو نعمتیں کسی کو مِلی یا ملیں گی، سب حضور کے ہاتھوں تقسیم ہوئیں۔ دُنیا والے

[31]، [32]، [33]، [34]، [35]، [36]۔ بخاری جلد اول ص : ۴۳۹

سب ہی حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست عطا کے دست نگر ہیں۔

حضورِ پرنور، نورالانوار، نورِ ربّ العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بے مثل بشریّت آپ کے بمنزلہ لباس کے ہے۔ نورانیت اور بشریت دو متضاد حقیقتیں نہیں کہ ایک ذات میں ان کا جمع ہونا ممکن نہ ہو۔ بارہا ایسا ہوا کہ رب کی نورانی مخلوق، فرشتے انسانی لباس میں جلوہ گر ہوئے۔ اِن کا انسانی صورت میں ظہور کرنا ان کی نورانیت کے منافی نہیں۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ نے چند احادیث یکجا جمع کر دی ہیں۔ جن میں فرشتوں کا انسانی لباس میں ظہور ہونا بتایا گیا ہے۔ مقصود اس سے یہ ہے کہ جس طرح فرشتے نور ہوتے ہوئے انسانی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں، اس سے اِن کی نورانیت کی نفی نہیں ہوتی۔ اِسی طرح سرکار ابد قرار سیّد الانوار علیہ تحیۃ الغفار کی بشری صورت آپ کی نورانیت کی نفی نہیں کرتی۔

عن سعد ابن ابی وقاص قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم یوم احد و معہ رجلان یقاتلان عنہ علیہما ثیاب بیض کا شد القتال ما رایتہما قبل ولا بعد۔ [31]

عن یحیی ان یزید بن الھاد اخبرہ انہ کان معہ یوم حدثہ معاذ ھذا الحدیث فقال یزید قال معاذ ان

[31] بخاری، جلد دوم، ص ۵۸۰

السائل هو جبرئیل۔ [32]

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلّم قال یوم بدر ھذا جبرئیل اخذ براس فرسہ علیہ اداۃ الحرب [33]

اتانی رجلان فقعد احد ھما عند راسی والاخر عند رجلی ..... [34]

عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم یا عائشۃ ھذا جبرئیل یقراء علیک السّلام .... [35]

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلّم رایت اللیلۃ رجلین اتیانی ...... [36]

عن سعد قال رایت بشمال النبی صلی اللہ علیہ وسلّم وعینیہ رجلین علیھما ثیاب بیض یوم احد۔ [37]

متذکرہ بالا احادیث میں حضرت جبرئیل علیہ السّلام اور حضرت میکائیل علیہ السّلام انسانی صُورت میں نمودار ہوئے اور دیکھنے والوں نے انہیں انسانی لباس میں دیکھا۔ بلکہ بعض احادیث میں فرشتوں کی وہ صفات بیان ہوئیں جو انسانی صفات ہیں۔ مثلاً

[32] بخاری جلد دوم ص : ۵۶۹ [33] بخاری جلد دوم ص : ۵۷۰
[34] بخاری جلد دوم ص : ۸۵۷، ۸۵۸ [35] بخاری جلد دوم ص : ۹۲۳
[36] بخاری جلد دوم ص : ۹۰۰ [37] بخاری جلد دوم ص : ۸۶۶

فنوديت فنظرت امامی وخلفی وعن يمينی وعن شمالی فاذا هوجالس علی عرش بين السماء والارض .... ۳۸ ؎

سمعت صوتا من السماء فرفعت بصری الی السماء فاذالملك الذی جاءنی بحراء قاعدا علی الکرسی بين السماء والارض ۳۹ ؎

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے ان احادیثِ مُبارکہ کو جمع فرما کر اِس حقیقت کی طرف اشارہ فرمایا۔ فرشتہ کا اِنسانی شکل میں ظاہر ہونا، کرسی پر بیٹھنا، دائیں بائیں کھڑا ہونا، سرہانے اور بائیں طرف کھڑا ہونا اگرچہ انسانی افعال اور صفات ہیں۔ اس کے باوجود اِس سے فرشتہ کی نورانیت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ یہی حال ہمارے پیارے نبی اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلّم کی نورانیت اور بشریت کا ہے دونوں کا اجتماع ممکن ہے۔ ان میں تضاد نہیں۔

گذشتہ صفحات میں استغاثہ بالغیر کے بارے میں احادیث طیبہ سے وضاحت گزر چکی ہے۔ اس سِلسلہ میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے دیگر چند احادیث کی طرف اشارہ فرمایا ملاحظہ ہوں۔

فمن جعل الله اخاه تحت يديه فليطعمه مماياكل وليلبسه مما يلبس ولا يكلفه من العمل ما يغلب

۳۸ ؎ بخاری جلد دوم ص: ۳۳، ۳۹ ؎ بخاری جلد دوم ص: ۹۱۸

فان كلفه ما يغلبه فليعنه عليه۔ [40]

اگر تمہارا کوئی بھائی تمہارے ماتحت کر دیا جائے (تمہارا غلام بن جائے) تو اسے وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو۔ اسے وہی پہناؤ جو تم پہنتے ہو اور اسے اس کی طاقت سے بڑھ کر کوئی کام کرنے کو نہ کہو۔ اگر ایسا ہو تو اس معاملہ میں اس کی اعانت کرو۔

ے وان هذا المال حلوة من اخذه بحقه ووضعه في حقه فنعم المعونة هو ...... [41]

یہ دنیا کا مال دُنیا کی شیریں نعمتوں سے ہے۔ جس نے اسے حق سے لیا اور حق میں صَرف کیا تو اس کے لیے بہترین اعانت ہے۔

امام بخاری نے ایک باب کا عنوان یوں قائم فرمایا۔

اعن اخاك ظالما او مظلوما [42]

اعانت کرو اپنے بھائی کی خواہ ظالم ہو یا مظلوم۔

ایک اور باب کا عنوان یوں ہے۔

باب استعانة المكاتب واسواله الناس [43]

مکاتب غلام کا لوگوں سے اعانت طلب کرنا۔

معین حقیقی اگرچہ رب قدیر ہے مگر اس کے بندوں سے استعانت کرنا اگر شرک ہوتا تو احادیث میں اس کی اجازت نہ

[40] : بخاری جلد دوم ص: ۸۹۴ [41] : بخاری جلد دوم ص: ۹۵۱
[42] : بخاری جلد اول ص: ۳۳۰ [43] : بخاری جلد اول ص: ۳۸۴

دی جاتی۔

ے اولیاءاللہ سے استعانت درحقیقت اللہ ربِ قدیر سے اِستعانت ہے۔ اولیاءاللہ مظہر قدرت الٰہی ہوتے ہیں۔ ربِّ قدیر کے فیصلوں کا ظہور انہی ذواتِ قدسیہ سے ہوتا ہے اور اولیاءاللہ کے افعال درحقیقت افعالِ الٰہیہ کا پرتو ہوتے ہیں۔ اس مسئلہ پر حدیث سے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ اچھوتے انداز سے استدلال فرماتے ہیں۔ بخاری شریف کی طویل حدیث کا ایک اقتباس یوں ہے۔

.... فقلت لا اخرج الليلة حتى اعلم اقتلته فلما صاح الديك قام الناعى على السور فقال انعى ابارافع تاجر اهل الحجاز فانطلقت الى اصحابى فقلت النجاء فقد قتل الله ابارافع..... [44]

اس کی مثل دوسری حدیث کے کلمات یوں ہیں۔

.... فقلته ثم قلت لابى عامر قتل الله صاحبك......... [45]

خیبر کے یہودی ابو رافع عبداللہ بن ابی الحقیق کے قتل کیلئے حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلّم نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ایک جماعت روانہ کی۔ حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کو اس جماعت کا امیر مقرر کیا۔ ابو رافع یہودی حضور علیہ الصلاۃ والسلام

[44] بخاری جلد دوم ص : ۵۷۷ [45] بخاری جلد دوم ص : ۶۱۹

کو ایذا دینے میں اور اِسلام کے خلاف مشرکین و منافقین کی امداد میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے قلعہ میں داخل ہو کر رات کی تاریکی میں اِسے قتل کر دیا۔ صُبح کے وقت اعلان کیا کہ اللہ تعالےٰ نے ابو رافع یہودی کو قتل کر دیا ہے۔

اِس معرکہ میں حضرت عبداللہ بن عتیک کی پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی جسے مالکِ شفا، دافع بلا، آقا صلی اللہ علیہ وسلّم نے اپنے ہاتھ کے ساتھ مس کیا وہ ہڈی ایسی تندرست ہو گئی گویا تکلیف تھی ہی نہیں۔ اِس حدیث کے جُملہ قتل اللہ ابا رافع سے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ نے یوں اِستدلال فرمایا۔

قتل عبداللہ بن عتیک ابا رافع ثم نسب فعله الی اللہ۔ [۴۵]

دُوسرے مقام پر اِس کی مزید وضاحت یوں فرمائی۔

اذا کان فعل الولی منسوب الی اللہ عزو جل فالا ستعانۃ من الولی منسوب الی اللہ عزو جل فاعطاء النبی والولی ھوا عطاءاللہ عزو جل فتدبر۔ [۴۶]

کِسی ولی کا فعل جب اللہ تعالےٰ کی طرف منسُوب کرنا جائز ہے تو ولی اللہ سے استعانت درحقیقت اللہ تعالیٰ سے استعانت ہے۔ کِسی نبی یا ولی کا عطیہ حقیقت میں اللہ عزوجل کی عطا ہے۔

[۴۵] فوائدِ حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ [۴۶] فوائدِ حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ

اِس کا انکار جہالت یا عناد ہے۔ کسی صاحبِ علم کے لیے اس سے انکار ممکن نہیں۔

ے وہابی، دیوبندی، نجدی اور ان کے ہم نوا اولیاء اللہ کی عظمت کے منکر ہیں، تبرکات کے قائل نہیں۔ آیت کریمہ:

وما اهل به بغير الله الاية

ترجمہ: اور وہ جانور جس پر بوقت ذبح اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام لیا جائے، حرام ہے۔

میں تحریف کرکے ہر اس شئے کو حرام قرار دیتے ہیں جس پر کسی وقت بطورِ تبرک، کسی ولی اللہ یا نبی کا نام لیا جائے۔ اسی تحریف کی بنا پر اِن کے نزدیک وہ اشیاء بھی حرام ہوجاتی ہیں جنہیں بطورِ تبرک، کسی ولی سے منسوب کر دیا جائے، یا کسی ولی اللہ کے ایصالِ ثواب کیلئے اس پر فاتحہ شریف پڑھ لی جائے، حالانکہ یہ سب خود ساختہ مذہب ہے شریعت مطہرہ سے اِس کا کوئی تعلق نہیں بلکہ قرآن وحدیث کے کثیر دلائل سے ابن تیمیہ کا یہ دھرم باطل ہوجاتا ہے۔

اِس سلسلہ میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ احادیث سے یوں استدلال فرماتے۔

وضحیٰ رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نسائه بالبقر۔ [۴۲]

[۴۲]: بخاری جلد دوم ص: ۸۳۴

محشی بخاری نے لکھا :

وینبغی للامة ان یذ بحوا کبشین احد ھما لنفسه والآخر لرسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم [۴۸]

قال کیف قلت قال قلت لبیک اهلال کا هلالك [۴۹]

ان الارض لله ولرسوله. [۵۰]

حضورِ پُرنور شارع علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے جانور اپنی ازواجِ مطہرات کی طرف سے ذبح فرمائے۔ ذبح تو اللہ جل شانہٗ کے نام کے نام پر ہوئے مگر ان کی نسبت ازواجِ مطہرات کی طرف ہوئی۔ ازواجِ مطہرات اور اولیاءاللہ کے نام منسوب جانور اگر اللہ کے نام پر ذبح ہو تو اس کا گوشت حلال اور طیب ہے۔

حضور نبیٔ رحمت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال دو جانوروں کی قربانی فرماتے۔ ایک اپنی طرف سے اور دُوسری اُمت کے ناداروں کی طرف سے ہوتی۔ اُمت کے بے نواؤں کے نام منسوب جانور اللہ تعالےٰ کے نام پر ذبح ہونے سے حلال ہے۔ خود شارع علیہ الصلاۃ والسّلام کے عمل سے ثابت ہے۔ اِسی لیے عُلماء نے فرمایا کہ اُمت کے مالدار جب قربانی کریں اور اگر استطاعت پائیں تو غریبوں کے غم خوار حضور سیّد مختار صَلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے

[۴۸] : بخاری جلد دوم ص : ۸۳۳ حاشیہ ۱۲ [۴۹] : بخاری جلد دوم ص : ۶۲۳

[۵۰] : بخاری جلد اول ص : ۴۴۹ ونحوہ جلد دوم ۱۰۹۱ ، ۱۰۹۲

سے ایک جانور قربان کریں۔ یہ جانور اگرچہ اللہ کے نام پر ذبح ہوگا مگر حضور سید المختار صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف

کے باوجود حلال وطیب رہے گا۔

اِسی طرح احادیث میں آیاہے کہ زمین اللہ اور رسول کی ملک ہے۔ زمین کا رسول اللہ کی ملک ہونے سے اس سے استفادہ جائز ہے۔ زمین کا غیر اللہ کی طرف منسوب ہوجانے کے باوجود اِس سے اِستفادہ سے مانع نہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ یہ تمام اشیاء جو حلال وطیّب ہیں اِن سے اِستفادہ منع ہو۔ غیر اللہ کی منسوب ہونے سے وہ حرام نہیں ہوجاتیں۔ اِسی طرح اولیاءاللہ کے تقرب کے لیے اللہ کے نام پر ذبح کیا ہوا جانور حلال ہوتا ہے۔ ہاں وہ جانور حرام ہوگا جس پر بوقت ذبح اللہ کا نام نہ لیا جائے اگر " بوقت ذبح " کی شرط ملحوظ نہ رہے تو عقیقہ، قربانی اور نذر کے تمام جانوروں کا گوشت حرام ہوجائے۔

صحیح مسلم کی ایک حدیث سے اِس کی مزید توضیح ہوتی ہے۔ حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز سرکار ابد قرار سیّد مختار صلی اللہ علیہ وسلّم کاشانہ نبوت سے برآمد ہوئے۔ راستہ میں شیخین کریمین حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے ملاقات ہوئی۔ دریافت فرمایا، کیسے آنا ہوا۔ عرض کی بھوک کی وجہ سے گھر سے نکلے ہیں۔ قاسم خزائن صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق یہ تینوں ایک انصاری حضرت ابوالہثیم مالک بن التیہان رضی اللہ عنہ کے گھر رونق افروز ہوئے۔ اِنصاری گھر میں موجود نہ تھے۔ اِن کی زوجہ محترمہ نے ان مقدس مہمانوں کو گھر میں ٹھہرایا۔ انصاری گھر آئے

بڑی مسرت کا اظہار فرمایا۔ پھلوں سے تواضع فرمائی۔ ان مبارک مہمانوں کی ضیافت کے لیے ایک جانور ذبح کرنا چاہا تو سرکار مالک و مختار نے ارشاد فرمایا کہ دُودھ دینے والا جانور ذبح نہ کرنا۔ اِس اِنصاری نے ایک جانور اِن مبارک مہمانوں کے لیے ذبح کیا۔

فذبح لهم فاكلوا من الشاة ومن ذالك العذق وشربوا۔ [۵۱]

انصاری صحابی نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہما کے لیے بکری ذبح کی۔ اِن حضرات نے اس بکری کا گوشت تناول فرمایا۔ پھل کھائے اور ٹھنڈا میٹھا پانی نوش فرمایا۔

صَحابی اِنصاری کا جَانور کو حضورِ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات شیخین کریمین کے لیے جانور ذبح کرنا جب جَائز ہے تو اَولیاء اللہ کے لیے جانور ذبح کرنا اِسی فعل صحابی سے جائز ہوگا۔

اکثر ایسا ہوا اور ہوتا ہے بلکہ ہوتا رہے گا کہ معزز مہمان کی ضیافت کے لیے جانور ذبح ہو۔ ایسا کرنا جائز، حلال اور طیب ہے اگرچہ یہ جانور مہمان کے نام منسُوب ہوا مگر اللہ کے نام پر ذبح ہونے سے حَلال رہا۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز مذکورہ حدیث کے فوائد

[۵۱] ۔ مسلم جلد دوم ص: ۱۷۷

میں مسئلہ کے استنباط میں لکھتے ہیں۔

فذبح لهم ای رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم و ابی بکر و عمر رضی الله تعالے عنهما۔ [۵۲]

؎ حضورِ پُرنور باعثِ سرور و نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اپنی اُمت کے ہر فرد بلکہ جملہ عالم کے ہر ذرّہ کے ہر احوال سے واقف ہیں۔ ہر خفی سے خفی شے آپ پر ظاہر ہے۔ بروز قیامت اپنی اُمت کی تعدیل فرمائیں گے۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کی صفات میں "شاہد" اور "شہید" کے اوصاف کا ذکر فرمایا۔

ارشادِ ربّانی ہے۔

انا ارسلنك شاهدًا و مبشرًا ونذيرًا الآية [۵۳]

وجئنابك على هؤلاء شهيدًا الآية [۵۴]

شاہد اور شہید کا مادہ اشتقاق شہود اور شہادت ہے۔ یعنی حاضر ہونا اور گواہی دینا۔ دونوں صورتوں میں حضور لامع نور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ہر ذرہ اور ہر فرد کے قریب ہیں۔ اس کے احوال سے واقف و عالم ہیں اور آپ کی گواہی افعال اور احوال پر اطلاع کے بعد ہی ہوگی۔ اس کی تائید

النبي اولى بالمومنين من انفسهم الآية [۵۵]

[۵۲] - فوائدِ حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ [۵۳] سورۃ الفتح : ۸

[۵۴] سورۃ النساء : ۴۱ [۵۵] سورۃ الاحزاب : ۶

سے ہوتی ہے۔ حاضر و ناظر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس صفتِ کریمہ کا بیان حدیث میں متعدد مقام پر آیا ہے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے بعض احادیث اپنے فوائد میں جمع فرمائیں۔ اِن میں چند احادیث آپ بھی پڑھیں اور حضور سید و سرور عالم و عالمیان صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر کی صفت کریمہ کے جلوے دیکھیں۔

ان عبداللّٰہ بن کعب قال اخبرنی من شہد مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر ...... [۵۶]

فوائد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ میں ہے۔

شہد ای حضر۔ [۵۷]

قال عروۃ یا ام المومنین الا تسمعین ما یقول ابو عبدالرحمٰن ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتمر اربع عمرٍ فقالت ما اعتمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا وھو شاھدہ [۵۸]

فوائد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ میں ہے۔

شاھد ای حاضر۔ [۵۹]

اِسی طرح درج ذیل احادیث میں شاہد بمعنی حاضر ہے، ان احادیث کو حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے اپنے فوائد میں جمع فرمایا ہے،

قال ھشام قلت یا ابا حمزۃ و انت شاھد ذاك

[۵۶] : بخاری جلد دوم ص: ۶۰۵ [۵۷] : فوائد حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ

[۵۸] : بخاری جلد دوم ص: ۶۱ [۵۹] : فوائدِ حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ

قال و ایـن اغیبك عنه [٦٠]

الا لیـبلغ الشاهد الغائب [٦١]

قال حدثـنی ابی قال سـئل اسامة و انا شـاهد عن سـیرالنبی صلی الله علیہ وسلم فی حجته [٦٢]

فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم قد قضی فیك و فی امراتك قال فتـلا عنا و انا شاهد عند رسول الله صلی الله علیه وسلم ففارقـها...... [٦٣]

و ان كان شاهدا اعطاه ا یاها و ان كان غائبا خباها له. [٦٤]

عن ابـن ابی نعم قال كنت شاهدا لابن عـمر و ساله رجل عن دم البعوض...... [٦٥]

سائق و شهـید الملكین كاتب و شهید شهـید شاهد بالقلب [٦٦]

اِسی طرح شہد بمعنی حضر سے جو افعال بنتے ہیں اِن میں سے حاضِر اور موجُود کا معنی پایا جاتا ہے۔ جیسے حدیث بخاری کا آخری جُملہ

فانه لـم یشهدكم بمعنی لم یحضركم ہے۔ [٦٧]

[٦٠] : بخاری جلد دوم ص: ٦٢١، ٦٢٢ [٦١] : بخاری جلد دوم ص: ٦٣٢ [٦٢] : بخاری جلد دوم ص: ٦٣٣
[٦٣] : بخاری جلد دوم ص: ٦٩٥، ٧٠٠ [٦٤] : بخاری جلد دوم ص: ٨١١ [٦٥] : بخاری جلد دوم ص: ٨٨٦
[٦٦] : بخاری جلد دوم ص: ١٨، [٦٧] بخاری جلد دوم ص: ١٠١٧

مذکورہ احادیثِ طیبہ، حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ نے صرف بخاری جلد دوم سے جمع فرمائی ہیں جن میں واضح طور پر شاہد اور شہید بمعنی حاضر کے موجود ہے۔ اس طرح کثیر احادیث سے آپ نے حضورِ سیدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت حاضر و ناظر پر استدلال فرمایا۔

ے تقلید شخصی اور کسی امام مجتہد کی تقلید کے وجوب پر گذشتہ صفحات میں بحث گذر چکی ہے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ نے احادیث صحیحہ سے دورِ صحابہ، تابعین وغیرہ میں تقلید شخصی کا ثبوت دیا۔ اسی سلسلہ میں بخاری شریف کی حدیث

عن ایوب عن محمد قال کنت فی حلقۃ فیہا عبدالرحمٰن بن ابی یعلی وکان اصحابہ یعظمونہ الخ [۶۸]

کے ضمن میں تحریر فرمایا

وکذلک اصحاب الامام الاعظم یعظمونہ [۶۹]

یعنی جس طرح حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی یعلی کی تقلید فرماتے تھے اور حضرت عبدالرحمٰن کے متبعین ان کی تعظیم فرماتے تھے۔ اسی طرح احناف، حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی تقلید کرتے ہیں اور حضرت امام الائمہ کاشف الغمہ سراج الامہ رضی اللہ عنہ کی تعظیم کرنے میں حق بجانب ہیں۔

ے خارجی اور رافضی اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ

۶۸ : بخاری جلد دوم ص : ۷۲۹، ۶۹ : فوائد حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ

بنت صدیق رضی اللہ عنہا کی شانِ اقدس میں جو لغویات اور خرافات بکتے ہیں اِن کے بیان سے جی کانپ اُٹھتا ہے۔ اِن کی ہمنوائی میں نجدی وہابی اُم المومنین پر منافقین کی طرف سے لگنے والے بہتان پر یوں لغلیں جھانکتے ہیں کہ حضورِ عالم ما کان وما یکون کو اُم المومنین رضی اللہ عنہا کی عفت وعصمت کی خبر نہ تھی۔ استغفراللہ

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے حضرت اُم المومنین رضی اللہ عنہا کی برأت، عفت اور عصمت کے بارے میں اور سرکار واقف اِسرار صلی اللہ علیہ وسلّم کے علم متعلقہ برأت اُم المومنین کے بارے میں متعدد مقام پر احادیثِ طیبہ سے استدلال فرمایا اور اپنے فوائد میں اِس طرف جابجا اشارے فرمائے۔ ایک موقعہ پر آیت کریمہ

هن لباس لكم و انتم لباس لهن ٧٠

کی تفسیر پڑھاتے ہوئے بخاری شریف کے فوائدِ حدیثیہ میں خلافِ معمول اُردو میں یہ عبارت تحریر فرمائی۔

"اقول : مولےٰ عزوجل کو اپنے حبیب نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی نعلین مبارک میں نجاست کا رہنا پسند نہ ہوا تو لباس میں کیسے پسند ہو سکتا ہے۔ بیشک محبوب خدا عزوجل کا لباس نجاست سے پاک اور صاف ہے۔" ١٧١

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ سبق

٧٠ : سورۃ البقرہ ؛ ١٧١، ١٨ : فوائدِ حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ العزیز۔

پڑھانے سے پہلے کتب احادیث اور ان کی شروح کا مطالعہ بغور فرماتے، یہاں تک کہ کُتب حدیث کے حواشی پر جن شروح کا حوالہ دیا جاتا آپ اصل کُتب سے حواشی کا مقابلہ کر لیتے۔ تحقیق کا یہ معیار بہت کم لوگوں کے حِصّہ میں آیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حواشی میں جہاں کہیں شرح کی اصل عبارت سے اختلاف ہوتا آپ اس کو واضح فرما دیتے۔ اس سِلسلہ میں چند مثالیں پیشِ خدمت ہیں۔

بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۳۷۹ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے حدیث کے جُملہ

فان شئت ان ناذن له فاذن له

پر علامہ عینی نے عمدۃ القاری میں شرح کرتے ہوئے لِکھا

له ان يتصرف فى مال كل من الامة بغير حضورة

و بغير رضاه ۔ [۴۲]

(حضورؐ سید عالم مالک و مختار صلی اللہ علیہ وسلّم کو اختیار ہے اُمت کے ہر فرد کے مال میں اِس کی عدم موجودگی میں اور اس کی رضا کے بغیر تصرف فرمائیں ۔)

مگر محشی نے مذکورہ عبارت ترک کر دی ، شاید حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلّم کی عظمت کے جلوے اسے ناپسند ہیں ۔ جہاں کہیں کوئی نفی یا عیب (نعوذ باللہ) کی کوئی روایت ملے اسے بہ تکلف نقل کر دیتا ہے ۔ [۴۳]

[۴۲] عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری جلد ۱۱ ص ۱۹۸ [۴۳] فوائدِ حدیثیہ از بیاض مولانا محمد شمس الزمان قادری لاہور تلمیذ حضرت شیخ الحدیثؒ

بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۲۷۷ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں

من سرہ ان یبسط لہ رزقہ او ینسأ فی اثرہ فلیصل رحمہ۔

کی شرح میں علامہ بدرالدین محمود عینی نے ایک حدیث نقل فرمائی۔

روی عن حدیث عبدالرحمٰن بن سمرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم قال انی رایت البارحۃ عجبا رایت رجلا من امتی اتاہ ملک الموت علیہ السلام لیقبض روحہ فجاء بر والدہ فرد ملک الموت عنہ۔ ۴۳

(حضرت عبدالرحمن بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ کل رات میں نے ایک عجوبہ دیکھا۔ میں نے اپنے ایک اُمتی کو دیکھا کہ اس کے پاس حضرت ملک الموت اس کی جان قبض کرنے کے لیے آئے ہیں۔ اسی حالت میں اُمتی کے باپ کی ایک نیکی سامنے آئی جس نے ملک الموت کو روح قبض کرنے نہ دی۔ اسی طرح ملک الموت واپس چلے گئے۔)

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ مذکورہ بالا روایت میں چونکہ ولی اللہ کی شان اور عظمت ظاہر ہوتی ہے اور محشی بخاری کو اپنے مخصوص نظریات کی بنا پر یہ روایت پسند نہیں اس لیے اس

۴۳ : عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری جلد ۱۱، ص ۱۸۱

روایت کو حاشیہ سے حذف کر دیا۔ [۷۵]

صحیح مُسلم جلد ثانی صفحہ ۱۶۰ باب الذبح لغیر اللہ کی شرح میں علامہ نووی فرماتے ہیں۔

و اما الذبح بغير الله فالمراد به ان يذبح باسم غير الله تعالے كمن ذبح للصنم اوالصليب او لموسى او لعيسى صلى الله عليهما او للكعبة و نحو ذلك فكل هذا حرام الخ [۷۶]

غیر اللہ کے نام پر ذبح سے مراد یہ ہے کہ کوئی جانور اللہ تعالیٰ کے نام کے علاوہ کسی اور نام سے ذبح کیا جائے، مثلاً بت یا صلیب یا موسیٰ یا عیسیٰ (علیہما الصلوۃ والسلام) یا کعبہ وغیرہ کے نام پر ذبح کیا جائے۔ یہ ذبیحہ حرام ہے۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ فرماتے ہیں کہ دیوبندی نجدی وغیرہ علامہ نووی کی اُدھوری عبارت

ذكر الشيخ ابراهيم المروزى من اصحابنا ان ما يذبح عند استقبال السلطان تقربا اليه افتى اهل بخارا بتحرمه لانه مما اهل به بغير الله تعالے۔ [۷۷]

(شیخ ابراہیم مروزی شافعی نے ذکر کیا کہ سُلطان کے اِستقبال پر اِس کی خوشنودی کی خاطر جو جانور ذبح کیا جائے اِس کے بارے میں اہل بخارا نے فتویٰ دیا ہے کہ وہ حرام ہے، کیونکہ وہ ما اهل به

121

[۷۵]: فوائدِ حدیثیہ از بیاض مولانا محمد شمس الزمان قادری لاہور۔ [۷۶]: نووی شرح مسلم جلد ثانی ص: ۱۶۰

بغیر اللہ میں سے ہے۔)

پیش کرکے دھوکہ دیتے ہیں اور سادہ لوح مسلمانوں کو اولیاء اللہ کے ایصالِ ثواب کے لیے ذبح کیے ہوئے جانوروں کو حرام کہتے ہیں، حالانکہ علامہ نووی نے اس اعتراض کا جوجواب دیا ہے اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ علمی بد دیانتی ہے جو دیوبندیوں کا خاصہ ہے۔

علامہ نووی فرماتے ہیں۔

قال الرافعی هذا انما یذبحونه استبشارا بقدومه فهو کذبح العقیقة لولادة المولود و مثل هذا لا یوجب التحریم واللّٰه اعلم۔ [78]

امام رافعی فرماتے ہیں کہ سلطان کے آنے پر جو جانور ذبح کیا جاتا ہے وہ صرف اس کے آنے کی خوشی میں ذبح کیا جاتا ہے۔ اس کی مثال تو یہ ہے کہ بچہ کی پیدائش کی خوشی میں عقیقہ میں جانور ذبح کیا جاتا ہے اس طرح کی خوشی جانور کو کس طرح حرام کر دے گی۔ [79]

بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۱۷۲ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حدیث کے جملہ

ثم لعلك ان تخلف حتی ینتفع بك اقوام و یضرك بك اخرون الخ [80]

(شاید کہ تیری عمر لمبی ہو جس سے بعض قوموں کو فائدہ اور

[78]: نووی شرح مسلم جلد ثانی ص: ۱۶۱ [79]: فوائدِ حدیثیہ از بیاض مولانا محمد شمس الزمان قادری، لاہور

نفع پہنچے اور بعض تو میں نقصان پائیں۔)
میں لفظ "لعل" (شاید) پر علامہ عینی نے لکھا۔

کلمة لعل معنا ها للترجی الا اذا وردت عن الله او رسوله او اولیائه فان معناها التحقیق۔ [۸۱]

"لعل" کا کلمہ امید کے لیے ہے (شک) مگر جب اللہ یا رسول یا اولیاءاللہ کے کلام میں آئے تو اس وقت تحقیق مراد ہوتی ہے (نہ کہ شک) مگر محشی بخاری نے عینی کی عبارت سے "اولیاءہ" حذف کر دیا۔ [۸۲]

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی تحقیق اور محبت کی نظر نے یہ گوارا نہ فرمایا۔ دورانِ تدریس آپ محشی بخاری کی اس خیانت کو خوب واضح فرماتے۔ [۸۳]

۸۰ : بخاری کے علاوہ یہی حدیث مسلم، جلد ثانی ص ۴۰ اور ترمذی میں موجود ہے۔
۸۱ : عینی شرح بخاری جلد ۲ ص: ۹۰۔ ۸۲ : دیکھو بخاری جلد اوّل ص: ۱۷۳ حاشیہ : ۶
۸۳ : فوائدِ حدیثیہ از بیاض مولانا محمد شمس الزمان قادری، لاہور

صحیح بخاری شریف جلد اول

مطبوعہ نور محمد اصح المطابع، دہلی

العلوم الغيبية وغيرها

والشهادة من رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم
بايمانه باطناً - ص : ٦١ - انظر ص ١٢٦ - ايضًا

لا تسالونى عن شى الا اخبرتكم ما دمت فى مقامى هذا
و اكثر ان يقول سلونى - ص : ٧٧

انما بقاء كم فيما سلف قبلكم من الامم كما بين صلاة العصر
الى غروب الشمس - ص : ٧٩

لم يكن نومهم نوم غفلة مودية الى الحدث بل نوم تتنبه
و تيقظ و انتباه و انتظار للوحى فلا جرم كان القلب متوجها
الى الملكوت الاعلى والعين نائمة عن الالتفات الى الخلق - ص ١١٩، ح ١

فان هذا الحى من الانصار يقلون و يكثر الناس - ص : ١٢٧

(الاخبار عن المغيبات)

مفتاح الغيب خمس لا يعلمهن الا الله - قال العينى ذكر هذا
العدد فى مقابلة ما كان القوم يعتقدون انهم يعرفون من
الغيب هذه الخمس - ص : ١٤١ ، حاشيه : ١٢ 126

يا امة محـمّد والله لو تعلمون ما اعلم۔ ص : ۱۳۲

(فيه النداء لجميع الامة بيا ـــ فيه خصوصية العلوم)

فـيقول يا محمّد - ص : ۱۸۸

مفاتح الغيب خمس - ص : ۱۴۱

وعنده مفاتيح الغيب والمعنى انه الموصل الى المغيبات

قسطلانی - ص : ۲۱۳

ولا يعلم احد ما يكون فى الارحام اذكرام انثى، شقى

ام سعيد الاحين امراه الملك بذلك - ص : ۲۱۳

وما يدرى احد متى يجئ المطر زاد الاسماعيلى

الا الله ـــ اى الا عند امرالله به فانه يعلم حينئذٍ - قسطلانی.ص،۲۱۳

اطلعت فى الجـنة والنار - ص : ۳۶۰

انى رايت الجنة - ص : ۱۴۴

ظاهره من روية العين كشف الله تعالى الحجب الـتى

بينه و بين الجنة وطوى المسافة التى بـينهما حتى امكنه ان

يتناول منها عنقودًا ـــــــــ ومن العلماء من حـمل

هذا على ان الجنة مثلث له فى الحائط كما ترى ـــ الصُورة

فى المرأة فراى جميع ما فيها .... ومنهم من تاول

الروية هنا بالعلم و قدابعد لعدم المانع من الاخذ بالحقيقة ۔

(عینی ج : ۳ ، ص: ۳۹۲)

ورایت النار - ص : ۱۴۴

او انا نهدی بعد العمی فقلوبنا - به موقنا ان ما قال

واقع ـــ ای من المغیبات قسطلانی - ص : ۱۵۵

لقد رایت فی مقامی هذا کل شی وعدته حتی لقد

رایته اریدان آخذ قطفا من الجنة - ص : ۱۶۱

فما زالت الملئکة تظله باجنحتها حتی رفعتموه . ص : ۱۶۶

اخذ الرایة فاصیب ثم اخذها جعفر فاصیب ثم اخذها

عبدالله بن رواحة فاصیب - ص : ۱۶۷ - ص ۶۷۹-۲

والله انی لاراه مومنا .... انی لاعطی الرجل وغیره

احب الی منه خشیة ان یکب فی النار علی وجهه - ص : ۲۰۰

باب لا یقول فلان شهید .... اما انه من اهل النار ص ۴۰۶

انك لست من اهل النار ولکن من اهل الجنة - ص : ۵۱۰

(لعلّ) من الله ورسوله تحقیق - ٤ مجمع حاشیه ٦ ص : ۳ ، ۱۷ ، ۱۵۵ ج عینی

لعل الله ان یبارك لهما فی لیلتهما - ص : ۱۷۳

انی والله لا نظر الی حوضی آلان - ص : ۱۷۹ ، ۵۰۸

و انی اعطیت مفاتیح خزائن الارض

عسی الله یرفعك - ص : ۳۸۳

لعل الله ان یرفعك - ص : ۳۸۳

انی لارجو ان تکون منهم - ص : ۳۹۵

فانی ارجو ان یوذن لی ۔ ص : ۳۰۸

فقال النبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ان لارجو ان

تکون منہم ۔ ص : ۲۹۸

سل عما بدالك ۔ ص : ۱۵

ان اتقاکم و اعلمکم با اللہ انا ۔ ص : ۷

جاءہ اعرابی فقال متی الساعۃ ...... قال اذا

ضیعت الا مانۃ فانتظر الساعۃ ۔ ص : ۱۴

و انما انا قاسم واللہ یعطی الحدیث ۔ص : ۱۶ ، ۱۰۸۷

سلونی عما شئتم ۔ ص : ۱۹

ثم اکثر ان یقول سلونی ۔ ص : ۲۰

ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ من العباد

ولکن یقبض العلم بقبض العلماء ۔ ص : ۲۰ ، ۱۰۸۶

لیبلغ الشاھد الغائب ۔ ص : ۲۱

ان کان شاھدا اعطاھا ایاہ وان کان غائبا خبالہ ص: ۳۵۷

من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطن لا یتمثل فی

صورتی - ص : ۲۱

فان رأس مأته سنة منها لا يبقى من هو على ظهر الارض احد - ص : ۲۲ ، ۸۰

عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قلت یا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیك وسلم انی اسمع منك حدیثا کثیرا انساه قال ابسط ردأك فبسطته فغرف بیدیه ثم قال ضمه فضممته فما نسیت شیأ بعد - ص : ۲۲ ، ۲۷۴ ، ۵۱۵ ، ۱۰۹۳

باب ما فی الارحام .... اذکرام انثی شقی ام سعید فما الرزق وما الاجل - ص : ۴۶

عن ابن مسعود یرفعه ان النطفة اذا استقرت فی الرحم اخذها الملك بکفه قال ای رب اذکرام انثی ما الامر بای ارض تموت فیقال له انطلق الی ام الکتاب فانك تجد قصة هذه النطفة فینطلق فیجد صفتها فی ام الکتاب

(عینی ج : ۲ ، ص : ۱۲۴)

فانی اریتکن اکثر اهل النار - ص : ۲۴

۵۰
حدیث الاسراء - الاطلاع علی اهل الجنة واهل النار ص

سمع صریف الاقلام - ص : ۵۰

ظهرت لمستوی - قلت اذا کان اللام بمعنی الی یکون المعنی انی اقمت مقاما بلغت فیه من رفعة المحل الی

حیث اطلعت علی الکوائن وظهر لی ما یراد فی امراللہ تعالیٰ
وتدبیرہ فی خلقہ - عینی - ج : ۲ ، ص : ۲۰۵

ویح عمار تقتلہ الفئۃ الباغیۃ - ص : ٦٣

قال علی الخشوع فی القلب و قیل ھو جمیع الھمۃ
لھا والاعراض عما سواھا - عینی - ج : ۳ ، ص : ١٦

والصواب انہ علی ظاھرہ و انہ ابصار حقیقی خرقاً
للعادۃ خاص بالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعن مجاھد انہ
کان فی جمیع احوالہ - حاشیہ : ٦

کان عمر یعلم الباب - السوال مع العلم -ص: ۵ ، ح : ۵

فواللہ انی لاراکم من بعدی - قال الداودی یعنی
من بعد وفاتی . ان اعمال الامۃ تعرض ولا یلزم

کتب فی الذکر کل شیٔ - ص : ۴۵۳

ای قدر کل الکائنات فی الذکر ای فی محلہ وھو
اللوح المحفوظ - حاشیہ : ۸ ، ص : ۴۵۳

قام فینا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقاما فاخبرنا
عن بدأ الخلق حتی دخل اھل الجنۃ منازلھم و اھل النار

منازلهم - ص : ٣٥٣

ودلّ ذلك على انه اخبر باحوال جميع المخلوقات منذ ابتدائت الى ان تفنى الى تبعث و هذا من خوارق العادات قسطلانی ج : ٥، ص : ٢٠١ .

فرفع لى البيت المعمور - ص : ٣٥٦

اى كشف لى و قرب منى .... وكانه اراد ان البيت المعمور ظهر له كل الظهور وكذلك سدرة المنتهى استبنيت له كل الاستبانة حتى اطلع عليها كل الاطلاع بمثابة الشى المترب اليه و فى معناه رفع لى بيت المقدس - عينى ج : ٧، ص : ٢٣١

قال لابى ذر حين غربت الشمس اتدرى اين تذهب قلت الله ورسوله - ص : ٣٥٤

فتقرها فى اذان الكهان - ص : ٣٦٤

فاذا جاء زوجك اقرى عليه السّلام و قولى له يغيّر عتبة بابه - ص : ٣٧٤

عرضت على الامم الخ ص : ٣٨٤

فعاد نصرانيا فكان يقول ما يدرى محمّد الا ماكتبت له - الخ ص : ٥١١

رايت فى روياى انى هزرت سيفا فانقطع صدره فاذا هو ما اصيب من المومنين يوم احد - ص : ٥١١

هلاك اُمتی علی یدی غلمة من قریش .... قال

ابُوهریرة ان شئت ان اسمیهم بنی فلان و بنی فلان۔ص: ۵۰۹

عن حذیفة قال تعلم اصحابی الخیر و تعلمت الشر۔ ص : ۵۰۹

لا تقوم الساعة حتی یبعث دجّالون کذابون قریبًا

من ثلثین کلهم یزعم انه رسُول الله ۔ص : ۵۰۹

ماذا انزل من الخزائن وما ذا انزل من الفتن ۔ص: ۵۰۹

ماخیّر رسُول الله صلی الله تعالٰے علیه وسلّم بین

امرین الآ اخذ ایسر هما مالم یکن اُثما۔ ص : ۵۰۳

قوله بین امرین ای من امور الدنیا یدل علیه قوله

مالم یکن اثما۔ حاشیہ : ٦

فوالله انی لاراه مومنا۔ ص : ۹

والله انی لارجو له الخیر۔ ص : ۱٦٦

هذا دلیل صریح علی العلم۔ فتدبر

اطلاع النبی صلی الله تعالٰے علیه وسلّم علی ما فی

القلوب من الجزع والفزع والغنی والخیر۔ ص : ۱۲٦، ۳۴۵ جلدثانی ص ۱۱۲۵

واتینا النساء ولبسنا الثیاب۔ ص : ۲۱۳

المراد غیر المتکلم ....انما حکی ذلك عن الصحابة

رضی اللہ تعالےٰ عنہم - ح : ۱۳ .

حَرمہ اللہ یوم خلق السمٰوت والارض و ھو حرام بحرمۃ اللہ الی یوم القیمۃ - ص : ۲۴۷

ای من اوّل یوم الی آخر یوم الدنیا حَرام

الاجارۃ الی نصف النہار ـــ الاجارۃ الی صَلاۃ العصر الاجارۃ من العصر الی اللیل - ص : ۳۰۳

آخر من یحشر راعیان ـــ الحدیث - ص : ۲۵۲

لا ھجرۃ بعد الفتح ـــ الحدیث ص : ۳۹۱

ان فی الجنۃ مأتہ درجۃ اعدھا اللہ للمجاھدین فی سبیل اللہ ما بین الدرجتین کما بین السّماء والارض -ص: ۳۹۱

ما فوقکم قالوا اللہ ورسُولہ اعلم - (مشکوٰۃ شریف)

الغدوۃ فی سبیل اللہ او الروحۃ خیر من الدنیا وما فیہا - ص : ۳۹۲

لقاب قوس فی الجنۃ خیر مما تطلع علیہ الشمس و تغرب و قال الغدوۃ اوالروحۃ فی سبیل اللہ خیر مما تطلع علیہ الشمس و تغرب -

مما تطلع علیہ الشمس و تغرب کنایۃ عن الدنیا وما فیہا -

ان اللہ زوی لی الارض فرایت مشارقھا ومغاربھا

فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قد صدقکم - ص : ۳۱۲

اجل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اعلمه ایاه ص: ۵۱۲

عن عائشة ان بعض ازواج النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قلن للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اینا اسرع بك لحوقا قال اطولکن یداً - ص : ۱۹۱

انك اول اهل بیتی لحاقابی - ص : ۵۱۲

رواه ابن حبان من روایة یحیی بن حماد ان نساء النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اجتمعن عنده لم تغادر منهن واحدة - عینی ج : ۴ ص : ۳۱۲

اما انها شهب اللیلة ریح شدیدة - ص : ۲۰۰

خرص رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عشرة اوسق - ص : ۲۰۰

لئن کانت عائشة سمعت هذا من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الخ ص : ۲۱۵

لیس شکا فی قولها فانها الحافظة المتقنة لکنه جری علی ما یعتاد فی کلام العرب من الترديد للتقریر والیقین ص : ۲۱۵ ، حاشیه

ولکن کثیرا یقع فی کلام العرب صورة التشکیك والمراد

به التقرير واليقين كقوله تعالى وان ادرى لعله فتنه لكم ـــــــــ و قل ان ضللت فانما اضل على نفسى۔ص: ۵۸۱ عینی جلد: ۴

فان يك فى امتى منهم احد فعمر۔ ص: ۵۲۱

"فان يك" ليس للشك ۔ حاشیہ ۹ (صفحہ مذکورہ)

لئن كانت عائشة سمعت هذا الخ ص: ۲۱۵

اذلا يخلو شئ من افعاله من حكمة: ص: ۲۳۸، ح: ۱۱

ودع الناس فقالوا هذا حجة الوداع۔ص: ۲۳۵

لانه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم علم انه لا يتفق له بعد هذا وقفة اخرى ولا اجتماع اخر مثل ذلك۔ص: ۲۳۵ حاشیہ: ۶

اتدرون اى يوم هذا قالوا الله ورسوله اعلم ....

فليبلغ الشاهد الغائب۔

(فيه السوال مع العلم) ص: ۲۳۳، ۲۳۵

اذن عمر لازواج النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى آخر حجة حجها فبعث معهن عثمان بن عفان و عبد الرحمن بن عوف۔ ص: ۲۵۰

الرجال كلهم محارم لهن لان هن امهات المومنين۔

(ص: ۲۵۰، حاشیہ: ۵)

فان قلت هل واجهها جبرئيل كما واجهه مريم

عليهما السّلام قلت وجه ذلك انه لما قدر وجود عيسى عليه السّلام
لامن اب نصب جبرئيل ليعلمها بكونه قبل كونه لتعلم انه يكون
بالقدره فتسكن فى زمن الحمل ثم بعث اليها عند الولادة
لكونها فى وحدة فقال لا تحزنى قد جعل ربك تحتك سريا
فكان خطاب الملك فى الحالتين لتسكن ولا تنزعج وجواب
آخر ان مريم كانت خاليه من زواج فواجهها بالخطاب۔

اُم المومنين احترمت لمكان سیّد الامة كما احترم
شارع قصر عمر رضى الله تعالىٰ عنه الذى راه فى المنام خوفا
من الغيرة و هذا ابلغ فى فضل عائشة لانها اذا
احترمها جبرئيل عليه الصلوة والسّلام الذى لا شهوة له
حفظا لقلب زوجها سيد الامة فكان ما قيل فيها فى
الافك ابعد۔ عينى جلد ۷، ص: ۲۳۹، ۳۵۷، ح: ۸

فان الوحى لم ياتنى و انا فى ثوب امراة الا عائشة ص: ۳۵۱
(وما يتنزل الا بامر ربك) مجيئه بصورتها فى حرير
قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لجبرئيل
الا تزورنا اكثر مما تزورنا الخ۔ ص: ۳۵۷

هل ترون ما ارى انى ارى مواقع الفتن خلال
بيوتكم كمواقع القطر۔ ص: ۲۵۲

ينزل بعض السّباخ التى بالمدينة.... فيقتله

ثم يحييه .... ص : ۲۵۳

(الاخبار بای ارض تموت النفس)

ما بين بيتى (قبرى) و منبرى روضة من رياض الجنة و منبرى على حوضى - ص : ۲۵۳

(الاخبار بای ارض تموت)

فانك لا تستطيع ذلك - ص : ۲۶۵

و قد علم صلى الله تعالى عليه وسلم باطلاع الله اياه انه يعجز و يضعف عن ذلك عن الكبر- عينى ص: ۲۶۵ ، ح : ۸

لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر- ص : ۲۶۳

(فى هذا الحديث رد على الشيعة .... قلت يحتمل ان يكون انه صلى الله تعالى عليه وسلم كان علم بما يصدر فى المستقبل من امر الشيعة من ذلك الوقت باطلاع الله عزوجل اياه - عينى ج : ۵ ، ص : ۲۹۲

قال ابن عيينة ما كان فى القرآن " وما ادراك " فقد اعلمه - الخ ص : ۲۷۰

(وما ادراك ما ليلة القدر ــــ وما ادراك ما يوم الفصل ــــ وما ادراك ما يوم الدين)

اعلم النبى صلى الله تعالى عليه وسلم تعيين ليلة القدر و تعيين يوم القيمة -)

اربعون خصلة اعلاهن منيحة ـــــــ حتى يعلم

انى الجنة اولا - عينى جلد: ۵ ص: ۳۴۵

ابهامه کابهام ليلة القدر - ص: ۳۵۸

فتلاحى فلان و فلان فرفعت - ص: ۲۷۱

قلت روى عن ابن عيينة انه اعلم بعد ذلك بتعينها

عينى ج: ۵، ص: ۳٦۹

اطلع الغيب ام اتخذ عندالرحمٰن عهدا - ص: ۲۸۱

قوله اطلع الغيب - عن ابن عباس انظر فى اللوح

المحفوظ وعن مجاهد اعلم علم الغيب - ص: ۲۸۱، ح: ۲

حلوان الكاهن - ص: ۲۹۸

الكاهن الذى يخبر بالغيب المستقبل - عينى: ج: ۵،ص: ۲۹۹

هو الذى يتعاطى الخبر عن كوائن ما يستقبل ويدعى

معرفة الاسرار - ص: ۲۹۸، ح: ۸

قد اريت دار هجرتكم - ص: ۳۰۷

فهاجر من هاجر قبل المدينة حين ذكر ذلك

رسول الله تعالى عليه وسلم

اما انه قد كذبك و سيعود فعرفت انه سيعود ص: ۳۱۰

فيه علامات النبوة لقوله عليه الصلاة والسلام ما

فعل اسيرك البارحة - عينى - ص: ۳۱۱

لا ذرون رجالاً عن حوضی کما تذاد الغریبة من الابل عن الحوض - ص : ۳۰۸

قال الکرمانی واختلف فیهم فقیل هم المنافقون وقیل المرتدون و قیل اصحاب الکبائر و قیل کل من احدث فی الدین حدثا کالمبتدعة والظلمة - ص : ۳۰۸ ، ۱۵

هم الذین ارتدوا علی عهد ابی بکر عند الامام البخاری قدس سره - ص : ۴۹۰

انما ناخذکم آلان بما ظهر لنا من اعمالکم - ص : ۳۶۰

فواللہ ماعلمت علی اہلی الا خیرًا - ص : ۳۶۴

اذا عدّل رجل احدًا - ص : ۳۵۹

فواللہ ماعلمت من اهلی الا خیراً ولقد ذکروا رجلاً ماعلمت علیه الا خیراً -

لقد علمنا اذا صنع رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیه وسلم ما صنع ان سیکون ذلك - ص : ۳۶۴

قال انی رسول اللہ ولست اعصیه الحدیث: ص: ۳۸۰

— فانك آتیه ومطوف به -

(ای لست افعل ذلك برائی وانما هو بوحی) —

اکثر الصاری ای اکثر کل واحد من الانصار والاضافة الی المفرد النکره عند ارادة التفصیل

شائع - ص : ۳۸۸ ، حاشیه : ۹

انی اجد ریحها من دون احد - ص : ۳۹۳

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو فی النار - ص : ۳۳۲

ھذا من اھل النار - ص : ۳۳۱

(وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه) النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یعرف الا لسنة الخ - ص : ۳۳۲ ، حاشیہ : ۲

فیہ اشارۃ الی ان نبینا محمدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کان عارفا بجمیع الا لسنة لشمول رسالته الثقلین علی اختلاف السنتھم لیفھم عنھم و یفھموا عنه - قسطلانی جلد ۵، ص : ۱۳۵

فقال عمر اذا قاله

لاعطین الرایة غدا رجلا یفتح علی یدیه یحب اللہ ورسوله و یحبه اللہ ورسوله - ص : ۳۲۲ ، ۳۲۵

انی لاری ساقتل الیوم مظلوما - ص : ۳۳۱

فقال انی اعطی قوما اخاف ظلعھم و جزعھم واکل قوما الی ماجعل اللہ فی قلوبھم من الخیر والغنی منھم عمرو بن تغلب - ص : ۳۳۵

ان ریح الجنة توجد من مسیرۃ اربعین عاما - ص : ۳۳۸

و فی بعض الروایات مسیرۃ سبعین عاما و فی البعض مسیرۃ خمس مأته عام

اعطين الرايــة غدا ۔ ص: ۳۱۸ ، ۲۵۸

اللّٰهــم ان کنت فعلت ذلك ابتغاء وجهك ص: ۳۰۳

اللّٰهــم ان کنت امنت بك و بر سولك الخ۔ ص: ۲۹۵

الایمان مقطوع به ذکرته علی سبیل الفرض ههنا

هضما لنفسه ۔ عینی

و قیل ان ضللت فانما اضل علی نفسی

هلك کسری ثم لا یکون کسری بعده وقیصر لیهلکن

ثم لا یکون قیصر بعده ۔ ص: ۳۲۵ ، ۳۳۰

انما نهی ابوبکر جیوشه عن ذلك لانه علم ان تلك

البلاد ستفتح فاراد ابقاء ها علی المسلمین ۔ ص: ۳۲۴، حاشیه: ۴

اللّٰهم اغفر هذا الدعا من رسول الله صلی الله تعالے علیه

وسلم فی الغزوات علامة الشهادة، لا یقول فلان شهید ۔ ص: ۴۰۶

فيه الاختيار والفضائل

جعل شهادة خزيمة شهادة رجلين - ص : ۳۹۴

رخص لعبد الرحمن بن عوف والزبير قميص من
حرير - ص : ۴۰۹

الا الاذخر يا رسول الله - ص : ۲۲

ماذا فتح من الخزائن - ص : ۲۲

انما انا قاسم والله يعطى - ص : ۱۶

فقال قد دنت منى الجنة حتى لو اجترأت عليها
لجئتكم بقطاف - ص : ۱۰۳

انى والله لانظر الى حوضى الآن وانى اعطيت
مفاتيح خزائن الارض - ص : ۱۷۹ ، ۵۰۸ ، ۴۱۸

فلما فتح الله عليه الفتوح قال انا اولى بالمومنين من
انفسهم - ص : ۳۰۸

ماينقم ابن جميل الا انه كان فقيرا فاغناه الله ورسوله ص : ۱۹۶

من صام يوم الشك فقد عصى ابا القاسم صلى الله
تعالے عليه وسلم - ص : ۲۵۶

و انما قال ابا القاسم بتخصيص هذه الكنية للاشاره الى

انه صلی اللہ تعالے علیہ وسلّم ھو الذی یقسم بین عباد اللہ حکم اللہ بحسب قدرھم و اقتدارھم - عینی ج : ۵، ص : ۱۹۱

سمّوا باسمی ولا تکنوا بکنیتی - ص : ۲۸۵

و روی محمّد بن عجلان عن ابیه عن ابی ھریرۃ یرفعه لا تجمعوا بین اسمی و کنیتی انا ابو القاسم اللہ یعطی و انا قاسم - عینی ج : ۵ ، ص : ۳۸۵

فان شئت ان تاذن له فاذن له - ص : ۲۸۹

لیس للمدعو ان یحتکم علیه (ای الداعی) و یدعو معه من اراد بقوله صلی اللہ تعالے علیه وسلّم و ان شئت ھذا مع کونه صلی اللہ تعالے علیه وسلّم له ان یتصرف فی مال کل من الامۃ بغیر حضورہ و بغیر رضاہ ولکنه لم یفعل ذلك الا بالاذن تطییبًا لقلوبھم - عینی ج : ۵ ، ص : ۳۳۲

ثم قال کِلْ للقوم فکلتھم حتی او فیتھم الذی لھم وبقی تمری کانه لم ینقص منه شی - ص : ۲۸۶

ان ابراھیم حرم مکۃ و دعا لھا وحرمت المدینۃ کما حرّم ابراھیم مکۃ - الخ ص : ۲۸۶

ان اللہ و رسوله حرّم بیع الخمر والمیته والخنزیر والاصنام - ص : ۲۹۸

فقل سبحان من سخرك لمحمد قال فقلتھا فاذا انا

به قائم بين يديه فاخذته - ص: ۳۱۰، ح: ۱۰

لا حمى الا لله ولرسوله - ص: ۳۱۹، ۳۲۳

ما من مومن الا وانا اولى به فى الدنيا والآخرة

اقروا ان شئتم النبي اولى بالمومنين من انفسهم - ص: ۳۲۳

من حفر بئر رومة فله الجنّة

من جهز جيش العسرة فله الجنّة - ص: ۳۸۹

الذى جعل رسول الله صلى الله عليه وسلّم شهادته

شهادة رجلين - ص: ۳۹۳

رخص لعبدالرحمن بن عوف والزبير فى قميص من

حرير من حكة - ص: ۴۰۹

اللّهم ثبته واجعله هاديا مهديا - ص: ۴۲۶

فيه بركة دعوته صلى الله عليه وسلّم لانه جاء

فى الحديث انه ما سقط بعد ذلك من الخيل (عينى)

يقول الى عباد الله انا رسول الله من يكر فله

الجنة - ص: ۴۲۶، حاشيه: ۶

فاذن لى فاقول قال قد فعلت - ص: ۴۲۵

انما انا قاسم والخازن والله يعطى - ص: ۴۳۹

فقال جبرئيل خازن السماء الدنيا - ص: ۲۲۱

والله المعطى وانا القاسم - ص: ۴۳۹

فانما انا قاسم - ص : ۴۳۹

اضع حیث امرت - ص : ۴۳۹

ای انا اعطیکم بقدر ما یلهمنی الله منه - عینی

فانی انما جعلت قاسمًا اقسم بینکم

بعثت قاسما اقسم بینکم - ص : ۴۳۹

ما اعطیکم ولا امنعکم انما انا قاسم ای انا اعطیکم

بقدر ما یلهمنی الله منه (عینی)

فقال له النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان لك

اجر رجل ممن شهد بدرًا وسهمه - ص : ۴۴۲

فقال للشمس انك مامورة وانا مامور اللهم احبسها

علینا - ص : ۴۴۰

لست انا حملتکم ولکن الله حملکم - ص : ۴۴۳

واعلموا ان الارض لله ورسُوله - ص : ۴۴۹

قلت جعلها خمسا فقال مثله فقلت سلمت - ص : ۴۵۶

من یحفر بیئر رومة فله الجنة

من جهز جیش العسرة فله الجنة - ص : ۵۲۲

الانصار وجهینة ومزنیة واسلم واشجع وغفار

موالی لیس لهم مولی دون الله ورسوله - ص : ۴۹۰ ، ۴۹۸

المولیٰ وان کان له معان کثیرة لکن المناسب

هنا الناصر والولی والمتکفل بمصالحهم والمتولی لامورهم۔عینی ج،ص:۴۸۹

قال ای یوم هذا فسکتنا۔ ص: ۱۶

فیه اشارة الی تفویض الامور کلها الی الشارع۔حاشیه:عد

بعثت الی الناس کافة۔ ص: ۶۲

فیومئذ یبعثه الله مقاما محمودا یحمده اهل الجمع کلهم۔ ص: ۱۹۹

ولن تجزی عن احد بعدک۔ ص: ۱۳۱

هاجرنا مع النبی صلی الله تعالے علیه وسلم نلتمس وجه الله۔ ص: ۱۷۰

کان عبدالله اذا دخل الکعبة........ یتوخی المکان الذی اخبره بلال ان النبی صلی الله تعالے علیه وسلّم صلی فیه۔ ص: ۷۲

قالوا انا لسنا کهیئتک یا رسول الله۔ ص: ۷

وما تنخم النبی صلی الله تعالے علیه وسلّم نخامة الا وقعت فی کف رجل منهم فدلک بها وجهه وجلده ص: ۳۸

قال عبیده شعرة منه احب الی من الدنیا وما فیها۔ ص: ۲۹

اذا توضا النبی صلی الله تعالے علیه وسلم کادوا یقتتلون علی وضوءه۔ ص: ۳۱

ام عطیه کانت لا تذکره الا قالت بابی - ص ؛ ۴۶

رایت الناس یبتدُون ذلك الوضوء فمن اصاب من ذلك شیئا تمسح به الحدیث - ص ؛ ۵۲، ۲،

لوکنتما من اهل البلاد لاو جعتکما ترفعان اصواتکما فی مسجد رسول صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم - ص ؛ ٦٧

معهما مثل المصباحین یضیأن بین ایدیهما الحدیث - ص: ٦٦

جود النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم بمأته الف فی مجلس واحد - ص ؛ ٦٠

کانی انظر الیه الآن یقطر .... کانی انظر الی وبیض خاتمه - ص ؛ ٨١، ٩١

کانی انظر الی رجلیه تخطان الارض من الوجع - ص ؛ ٩١

انما لم یقل ابوبکر مالی او مالابی بکر تحقیراً لنفسه و استغفاراً لمرتبة عنده -

صکّه ففقا عینه صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم - ص ١٦٢ حاشیه ١٣ (ع تس)

ارسلتنی الی عبد لا یرید الموت - ص ؛ ١٧٨

یبعثه الله مقاما محمودًا یحمده اهل الجمع کلهم - ص : ١٩٩

اذا قدم من سفر فابصر درجات المدینة (جد رات المدینة) اوضع (اسرع) ناقته و ان کانت دابة حرکها

من حبّها۔ ص : ۲۴۲ ، ۲۵۳

اللّهم اجعل بالمدینة ضعفی ما جعلت بمکة من البرکة ۔ ص : ۲۵۳

اللهم حبب الینا المدینة کحبنا مکة او اشد ۔ص:۲۵۳

اللّهم ارزقنی شهادة فی سبیلك واجعل موتی فی بلد رسولك ۔ ص : ۲۵۳

المدینة خیر لهم لو کانوا یعلمون ۔ ص : ۲۵۲

قال لست کهیئاتکم ۔ ص : ۲۵۷

۱۔ لست کاحدکم

۲۔ لست کاحد منکم

۳۔ انی لست مثلکم

۴۔ انی لست کهیئاتکم

۵۔ ایکم مثلی ۔ ص : ۲۶۳

اروی بشرته ۔ ص : ۴۱ ای ظاهر جلد الانسان

فلم ازل احب الدباء من یومئذٍ ۔ ص : ۲۸۱

ذکر اصحابنا ان من قال کان النبی صلی اللہ تعالے علیه وسلّم یحب القرع فقال آخر لا احب القرع یخشی علیه من الکفر ۔ عینی ج ۵ ، ص : ۴۴۶

فقلت یا رسول اللہ اتوب الی اللہ و الی رسوله ماذا

اذ نبت - ص : ۲۸۳

ولا يدفع بالسيئة السيئة ولكن يعفو ويغفر - ص : ۲۸۵

فاستعنت النبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم علی غرمائه ان يضعوا من دينه - ص : ۲۸۵

كل واحد منهما يقول هذا خير مني - ص : ۲۹۱

واللہ لحمار رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم اطيب ريحا منك - ص : ۳۷۰

ان رايت ملكا قط يعظمه اصحابه ما يعظم اصحاب محمد محمدًا صلی اللہ تعالے علیہ وسلم - ص : ۳۸۹

قبول الدعاء لام حرام رضی اللہ تعالے عنها - ص : ۳۹۱ و غزوة البحر

سكت الناس كان على روسهم الطير - ص : ۳۹۸

فجاء اعرابى على قعود فسبقها فشق ذلك على المسلمين - ص : ۴۰۲

اللّٰهم اغفر لعبيد ابی عامر - ص : ۴۰۴

و كان هذا الدعاء من رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فی الغزوات علامة الشهداء - حاشيه : ۲

ارموا و انا معكم كلكم - ص : ۴۰۶

كان النبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم احسن الناس

فاستطاع. ان يضر فـــيه احدا او ينفع فيه احدا۔ ص
(اروى بشرته) البشره ظاهر جلد الانسان. ص : ۳۱
هـرقوا على من سبع قرب الحديث۔ ص : ۳۳
وفى عدد اسبع بركة لان له دخولا كثيرا فى كثير
من امور الشريعة - ح : ۱
سبع عجوات - ص : ۸۱۹
طاف حول اعظمها بيدرًا ثلاث مرات - ص : ۸۰
اين تحب ان اصلى لك - الخ ص : ٦٠
قوموا فلا صلى لكم - ص : ۵۵
فصلى لنا ثـم خطبنا - ص : ۸۴، ۹۳، ۹۰
جـزيرة العرب خمسة اقسام ۱تهامه ۲نجد ۳حجاز
۴عروض ۵يمن .... و اما نجد فهى الناحية التى بين
الحجاز والعراق - ص : ٦٦، ح : ۲
ان رجلاً نادى النبى صلى الله تعالے عليه وسلم وهو
فى المسجد - ص : ٦٨
فيه النداء لغير الله تعالے فى المسجد على تقدير
النداء فى المسجد۔
فلشهدن الخـير و دعوة المومنين - ص ۱۳۴۱
اى مجالس لسماع الحديث وعيادة المريض و دعوة

الحديث .... فجلسب حين رايت - الخ ص : ٣٣٥

القيام - التلفظ والنداء قائما بلفظ یارسول الله نبينا صلى الله تعالے علیه وسلم قريب اقرء - النبی اولی بالمومنين من انفسهم الآية - الا توقيف فی ذلك عند العلماء انما هو ذكر و دعا - ص : ٣٣٦ ، ح : ٣

النداء (السّلام عليك ايها النبي)

كراهية التطاول على الرقيق و قوله عبدی و امتی و قول الله تعالے والصالحين من عبادكم و امائكم الخ ص ٣٣٦

وليقل فتای و فتاتی و غلامی - ص : ٣٤٦

لان لفظ الفتى والغلام لا يدل على محض الملك كدلالة العبد فقد كثر استعمال الفتى فی الحر وكذلك الغلام والجارية - ص : ٣٤٧

كان لها غلام نجار قال لها مری عبدك ......

فامرت عبدها - ص : ٣٤٩

كنت غلاماً لعتبة - ص : ٣٤٩

يا ابا هريرة هذا غلامك - ص : ٣٤٣ (معه غلامه)

اردانها و آثار حسنات له ــــ شبعه وايه و بوله و روثه فی ميزانه - ص : ٣٤٠

فنزعت للكلب من الماء فغفرلها بذلك - ص : ٣٦٧

ان لنا فی البهائم اجرًا ۔ ص : ۳۱۸

فغفـــرله ۔ ص : ۳۱۸

دخلت امراة النار فی

غفر لامراة مو مرت بکلب

ســئل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالے علیہ وسلّم عن

الحمر فقال ما انزل علی الا ھذہ آلایة الجامعة الفاذة ۔ص: ۴۰۱

(فـــیہ الارشاد الی الا ستنباط من العومات والاطلاقات)

تدبر فانه ینفعك فی مواضع شتی

التبرکات ۔ ص : ۴۳۸

فرکب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالے علیہ وسلّم فرسا لابی

طلحة بطیئا .... فقال لم تراعوا انه لبحر قال

فما سبق بعد ذلك الیوم ۔ ص : ۴۱۷

لا اثبت علی الخیل فضرب بیدہ فی صدری ۔ص: ۴۲۶

ما سقط بعد ذلك من الخیل

فیمسحون بھما وجوھھم ۔ ص : ۵۰۲

فـــیہ مسح الوجوہ بالید للتبرك

فقبله ـــ فیه جواز تقبیل المیت ۔ ص : ۵۱۷

فصبب من الماء علی اللبن ۔ ص : ۵۱۰

تدخل فی بیت ای بیت عظیم مشرف بدخول

رسول الله صلى الله تعالے عليه وسلم۔ ص : ٥٣٨، ح : ٦

(فيه زيارة المقام المتبرك)

فما اجتمع اثنان منا على الشجرة التى بايعنا

تحتها۔ الخ۔ ص : ٣١٥

(شجرة بيعة الرضوان عميت عليهم)

من يطع الامير فقد اطاعنى و من يعص الامير فقد

عصانى۔ ص : ٣١٥

تلزم جماعة المسلمين و امامهم۔ ص : ٥٠٩

قال فيه (الطعام) ماشاءالله ان يقول۔ ص : ٥٠٥

نزول السكينة للقرآن۔ ص : ٥١٠

بعثت من خير قرون بنى آدم قرنًا فقرنًا حتى كنت

من القرن الذى كنت فيه۔ ص : ٥٠٣

عن ابن عباس قال كان عدنان ومعد و ربيعة

و مضر وخزيمة واسد على ملة ابراهيم فلا تذكروهم

الا بخير۔ ص : ٥٤٣، ح : ٧

قال كيف نسبي۔ ص : ٥٠١

فيه ان نسبه الشريف كان طاهرا من الكفر۔

نرجع ولم يحكم الله بيننا و بينهم قال يا ابن

الخطاب انى رسول الله۔ ص : ٣٥١

(اذكر برأة ام المومنين رضى الله تعالے عنها)

(فيه ان فعل النبى عليه الصلاة والسّلام وقوله الشريف فى الحادثة قبل نزول الوحى حق لا اعتراض عليه)

تقتله الفئة الباغية. ص: ٣٦٤، ح: ٥

تنزه الله تعالے ان يكون رسوله متهما بما لا ينبغى ص: ٣٦٤، سطر٥. بين السطور

اهدى لرسول الله صلى الله تعالے عليه وسلّم. ص: ٢٣٦

بل هولك يا رسول الله. ص: ٣١٠

انى وهبت لك من نفسى. ص: ٣١٠

قد بعث الله اليك ملك الجبال لتامره بما شئت فيهم. ص: ٣٥٨

ولكنى ارضى واسلّم. ص: ٥٥٠

(احفظ) وهو حرام بحرمة الله تعالے الى يوم القيمة وانه لم يحل لاحد قبلى ولم تحل لى الا ساعة من نهار

اقول. خالف هذا الحديث امام الوهابية النجدية حيث قتل كثيرا من اهل السنة والجماعة فى مكة المكرمة. انظر الدرالسنية والفتوحات الاسلاميه.

شاهد ــ حاضر. ص: ٢٣٩

(اف لك) خطاب للساعى بعد موته استحضارا لصورته حين مربقبره اولعله كشف عنه فراه وخاطبه

كتاب الامامة - ص : ۱۳۸ - حاشیہ سندھی

قتل اخوها معی - ص : ۳۹۹

رايت ليلة اسرى به موسى رجلا آدم طوالا جعدا الخ ص: ۳۵۹

فيه سند حياة الانبياء عليهم الصلاة والسلام - اذكر

رايته يصلى قائما فى قبره اوكما قال

الارواح جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف وما

تناكر منها اختلف - ص : ۳٦۹

فى حديث الباب ايماء الى ان اتباع الرسل لهم

مناسبة قديمة بهم عليهم الصلاة والسلام - ج : ۱۲

جنة الفردوس فوقه عرش الرحمٰن - ص : ۳۹۱

كان يصلى وهو حامل امامة بنت زينب رضى

المولى تعالى عنهم - ص : ۷۳

حاضر و ناظر

بسم الله الرحمن الرحيم

السلام عليك ايها النبى ورحمة الله ص ۱۱۵

ويحتمل ان يقال على طريقة اهل العرفان ان المصلين

لما استفتحوا باب الملكوت بالتحيات اذن لهم بالدخول فى

حريم الحى الذى لا يموت فقرت اعيانهم بالمناجاة

فنبهوا على ان ذلك بواسطة نبى الرحمة وبركة

متابعته فاذا التفتوا فاذا الحبيب فى حريم الحبيب حاضر

فاقبلوا عليه قائلين السّلام عليك ايها النبى ورحمة الله وبركاته
عمدة القارى شرح البخارى، ج:٣، ص: ١٠٠

وسمعت سيدى عليا الخواص رحمه الله تعالے يقول انما امرالشارع المصلى بالصلاة والسّلام على رسول الله صلى الله تعالےٰ عليه وسلّم فى التشهد لينبه الغافلين فى جلوسهم بين يدى الله عزوجل على شهود نبيهم فى تلك الحضرة فانه لا يفارق حضرة الله تعالے ابدا فيخاطبونه بالسّلام مشافهة اھ ـ ميزان الشريعة الكبرىٰ ـ ص: ١٥٤

موضوع الصلاة بالاصالة انما هو لذكر الله تعالے وحده والمناجاة له بكلامه لكن لما كان رسول الله صلى الله تعالے عليه وسلّم هو الوسطة العظمى بيننا و بين الحق تعالے فى جميع الاحكام التى شرعها الله لنا و تعبدنا بها كان من الادب ان لا ننساه من سوال الله تعالےٰ ان يصلى عليه كلما حضر نامعه تعالى فانه لا يفارق الحضرة الالهية ابدا ـ ميزان ـ ص: ١٥٣

وقد بلغنا عن الشيخ ابى الحسن الشاذلى وتلميذه الشيخ ابى العباس المرسى وغيرهما انهم كانوا يقولون لو احتجبت عنا روية رسول الله صلى الله تعالےٰ عليه وسلّم طرفة عين ما اعددنا انفسنا من جملة

المسلمين فاذا كان هذا قول احاد الاولياء فالائمة المجتهدون اولى بهذا المقام۔ میزان۔ص: ۴۱

وسمعت سیدی علیا الخواص ایضًا یقول کل من نور الله تعالى قلبه وجد مذاهب المجتهدين واتباعهم كلها تتصل برسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من طريق السند الظاهر بالعنعنة و من طريق امداد قلبه صلى الله تعالى عليه وسلم بجميع قلوب علماء امته فما انقد مصباح عالم الامن مشكاة نور قلب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فافهم۔ میزان۔ص: ۴۱

(و يقصد بالفاظ التشهد) معانيها مرادة له على وجه (الانشاء) كانه يحيي الله ويسلم على نبيه وعلى نفسه و اوليائه (لا الاخبار) عن ذلك ذكره فى المجتبى۔ در مختار ص: ۳۴۶

(قوله لا الاخبار عن ذلك) اى لا يقصد الاخبار والحكاية عما وقع فى المعراج منه صلى الله تعالى عليه وسلم ومن ربه سبحانه و من الملئكة عليهم السلام۔ رد المختار ص: ۳۴۶

فيقصد المصلى انشاء هذه الالفاظ مرادة له قاصد امعناه الموضوعة له من عنده كانه يحيي الله سبحانه و تعالى وليسلم على النبى صلى الله تعالى

علیه وسلّم وعلی نفسه و اولیاءالله تعالے خلافا لما قاله
بعضهم انه حکایة سلام الله لا ابتداء سلام من المصلی .

مراقی الفلاح شرح نور الایضاح - ص ؛ ١٦٦

و وجه خطاب بآنحضرت بجهت ابقاء این کلام است
برآنچه دراصل بود که شب معراج از جانب پروردگار تعالے
و تقدس بر آنحضرت صلی الله تعالے علیه وسلم
خطاب بسلام آمد پس آنحضرت درحین تعلیم امت نیز
برهمه لفظ اصل گذاشت تا ایشان رامذکورآن حال گردد
و نیز آنحضرت همیشه نصب العین مومنان مرقرة
العین عابدان است در جمیع احوال و اوقات خصوصًا
در حالتِ عبادت و آخر آن که وجود نورانیت
و انکشاف در این محل بیشتر و قوی تر است و بعضی
از عرفاء گفته اند که این خطاب بجهتِ سریان حقیقت
محمدیه است در ذرائر موجودات و افراد ممکنات پس
آنحضرت در ذوات مصلیان موجود و حاضر است
پس مصلی را باید که ازین معنی آگاه باشد وازین شهود
غافل بنود تا بانوارِ قرب و اسرارِ معرفت متنور و فائض
گردد - اشعة اللمعات - ص ؛ ٣٥٧

و با چندین اختلافات و کثر مذاهب که در علمائے

امت است یک کس را دریں مسئلہ خلافی نیست کہ
آنحضرت صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلّم بحقیقت حیات
بے شائبہ مجاز و توہم تاویل دائم و باقی است و بر اعمالِ
امت حاضر و ناضر و مر طالبانِ حقیقت را و متوجہان
آنحضرت را مفیض و مربی است۔

رسالہ سلوکؒ اقرب السبل بالتوجہ الی سید المرسل

بر حاشیہ اخبار الاخیار شریف۔ ص: ۱۵۵

قال الفاکھانی ینبغی للمصلی ان یستحضرنی
ھذا المحل جمیع الانبیاء والملئکۃ والمومنین۔

زہر الربی حاشیہ نسائی۔ ص: ۱۸۸

انظر۔ ص: ۹۳، ۱۰۴

قداصابتک برکتک
(ص ۲۱۶)

کرامات ومعجزات

فوالله لقد وجدته يوما ياكل من قطف
غنب فی يده و انه لموثق فی الحديد وما بمكة
من ثمر - ص : ٣٢٨

فبعث علی عاصم مثل الظلة من الدبر فحمته الخ ص: ٣٢٨

ان الله يحب فلانا فاحببه الخ - ص : ٣٥٦

انما سمی الخضر خضرًا لانه جلس علی فروة بيضاء
فاذا هی تهتز من خلفه خضراً - ص : ٣٨٣

فكان يأمر بدوابه فتسرج فيقرأ القرآن والتوراة
والانجيل قبل ان تسرج دوابه - ص : ٣٨٥

ان الله يطوی الزمان لمن يشاء من عباده
كما يطوی المكان - ص : ٣٨٥ ، حاشيه : ١٢

لم يتكلم فی المهد الا ثلثة الخ ص : ٣٨٩

اية ثلثة رهط فی الغار .... لا ينجيكم
من هذه الصخرة الا ان تدعوا الله بصالح اعمالكم - ص: ٣٠٣

فادخل فی الخشبة الف دينار وصحيفة ثم

:.... فرمی بها فی البحر - ص : ۳۰۶

قال الصوت الذی سمعت قال و هل سمعت قلت نعم قال اتانی جبرئیل - ص : ۳۲۱

(سماع صوت جبرئیل علیه السّلام کرامة)

انی اجد ریحها من دون احد - ص : ۳۹۳

قام ابراهیم علی الحجر فقال یایها الناس کتب عليكم الحج فاسمع من فی اصلاب الرجال وارحام النساء فاجابه من آمن من کان سبق فی علم الله انه یحج الی یوم القیمة لبیک اللّهم لبیک - ص : ۴۰۶ حاشیه ۵۱

واللّه اعلم - ص : ۸۶۲ - ای بحکمة فعل النبی صلی الله تعالی علیه وسلّم -

ولیقض الله علی لسان نبیه ماشأ - ص : ۸۹۰ ففی مشیة الحکمة وما ینطق عن الهوی ففی کل نطقة حکمة - فتدبر -

و اما هو صلی الله تعالی علیه و علی آله وسلّم فکما قال الامام الاعظم رحمه الله تعالی ولم یرتکب صغیرة ولا کبیرة - شرح فقه اکبر - ص : ۵۹

قلت لا نسلم ذلك بل عصموا من الصغائر والکبائر جمیعًا قبل النبوة و بعد ها - ص : ۵۲۲ - عینی جلد ۱۵

المراد بالنور هنا بيان الحق والتوفيق فی جمیع حالاته - (عینی) ص : ۵۲۹ ، جلد : ۱

امتناع الاحتلام علی الانبیاء علیهم الصلاة والسلام

(عینی) ص: ۳۳۶ ، جلد: ۷

مذهبی ان الانبیاء معصومون من الکبائر والصغائر قبل النبوة و بعدها والذی وقع من بعضهم شی یشبه الصغیرة لا یقال فیه الا انه ترک الافضل و ذهب الی الفاضل - عینی جلد: ۸ ، ص : ۳۸۷

جمیع الانبیاء علیهم الصّلاة والسّلام یشارکون عیسی علیه الصّلاة والسّلام فی ذلك ای عدم مس الشیطان - (عینی) جلد: ۷ ، ص : ۲۷۹

محبته صلی الله تعالے علیه وسلّم ایاه (ای الخروج یوم الخمیس) لا یخلو عن حکمة - عینی جلد: ۷ ، ص : ۷

فضیلة الحلواء والعسل لمحبته - عینی جلد: ۹ ، ص : ۵۵۱

فوائد القرع - عینی جلد: ۹ ص: ۳۱۹

الغفلة عن التفویض الی الله تعالے بالقلب لا یلیق بمنصب النبوة - عینی جلد : ٦ ص : ۵٦۵

الذهول عن النطق بکلمة ان شاءالله تعالے لا عن التفویض - عینی جلد : ٦ ص : ۵٦۵ 165

وفی التلویح ظن السوء بالانبیاء علیهم الصلاة والسّلام کفر بالاجماع ۔ عینی جلد: ۵ ص: ۳۸۴ جلد: ۷ ص: ۲۰۷

الانبیاء علیهم الصّلاة والسّلام منزهون عن النقائص والعیوب الظاهرة والباطنة ۔ عینی جلد: ۷ ص: ۳۰۶

من نسب نبیا من الانبیاء الی نقص فی خلقه فقد اذاه ویخشی علیه الکفر ۔ عینی جلد: ۷ ص: ۳۰۶

الاستعاذه من عذاب القبر وغیره لتعلیم الامة ۔
عینی جلد: ۳ ص: ۱۸۴

ولم یکن صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یتکلم بشیٔ الا لفائدة واذا کان مزاحه کذالك اظنك باخباره ۔ عینی جلد ۵ ص: ۳، ۵۷

انه معصوم من الذنوب بعد النبوة وقبلها کبیرها وصغیرها عمدها وسهوها علی الاصح فی ظاهره وباطنه سرّه وجهره جده ومزحه رضاه وغضبه ۔
زرقانی علی المواهب جلد: ۵ ص: ۳۱۴

الانبیاء منزهون عن ذلك (ای العبث والسفه) ص: ۵۷ بحث رویة الله تعالیٰ ۔ شرح عقائد ۔

ضل کل واحد منهما من صاحبه (ای فی الطریق) (ووجدك ضالاً فهدی) ص: ۳۴۳

کلام النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا یخلو عن

حلم ۔ عینی جلد : ۳ ص : ۱۹۹

وما كان الله ليسلط الشيطان على نبيه و
قد عصمه منه و من غيره و كذلك كون ابليس قالها و شبه
صوته بصوت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم
ايضا باطل ۔ عینی جلد : ۳ ص : ۵۱۰

وكلا هما ليس بحجة خصوصا فيما فيه قدح فى
حق الانبياء عليهم الصلاة والسلام بل لو جزم الثقة برفعه
ووصله حملناه على الغلط والوهم ۔ عینی ج : ۳ ، ص: ۵۱۱

الاجماع منعقد على عصمة النبي صلى الله تعالى
عليه وسلم و نزاهته عن مثل هذه الوذيلة ۔ عینی ج:۳ ص: ۵۱۱

قال بعض العلماء ما ورد فى القرآن والسنة من
ذكر ذنب بعض الانبياء عليهم الصلاة والسلام كقوله
وعصى آدم ربه ونحو ذلك فليس لنا ان نقول ذلك فى
غير القرآن والسنة حيث ورد ويأول ذلك على ترك
الاولى ۔ عینی ج : ۳ ، ص : ۶۰۰

واجتمعت الامة على عصمته صلى الله تعالى
عليه وسلم و نزاهته عن مثل هذه الرذيلة وحاشاه ان يجرى
على قلبه او لسانه شى من ذلك لا عمدا ولا سهوا الخ

عینی ج : ۹ ، ص : ۴۲

لا للشهوة النفسانية فانه صَلی اللہ تعالے علیه وسلّم معصُوم منہا۔ عینی ج : ۲ ، ص : ۲۵۰

من المعلوم ان اللہ عصمه فی جمیع افعاله واقواله

عینی ج : ۲ ص : ۲۸۴

جواز النسیان علی الانبیاء علیہم الصّلاۃ والسّلام فی امرالعبادۃ للتشریح ۔ عینی ج : ۲ ، ص : ۲۷۹

(اللهم انی اعوذبك من عذاب القبر ومن وسوسة الصدر) قال ذلك اعترافًا بالعبودیة وخصوصًا للالوهیة او تعلیما لامته والا فهو عالم بانه لا یعذب فی قبره ولا یوسوس فی صدرہ ۔ زرقانی علی المواہب ج: ۸ ص: ۱۸۰

لا یخلو شی من افعاله صَلی اللہ تعالے علیه وسلّم عن حکمة ۔ زرقانی علی المواهب ج : ۸ ص : ۲۱۰

فکلامه نور و مدخله نور ومخرجه نور و عمله نور

شرح شمائل ترمذی شریف لمناوی جلد: ا ص : ۳۴

الدلیل الشرعی اما وحی او غیره والوحی ان کان متلوا فالکتاب والا فا لسنة الخ

تلویح حاشیه توضیح شرح تنقیح مصری جلد: ا ص: ۱۰۸

کلام النبی صلی اللہ تعالے علیه وسلم لا یخلو عن حکم۔

عینی ج : ۳ ص : ۱۹۹

اذ لا يخلو شى من افعاله من حكمة : ص: ٢٣٨، ج: ١
فانه صلى الله تعالى عليه وسلم معصوم منها اى
الشهوة النفسانية ـ عينى ج : ٢ ، ص : ٢٥٠

والذى يويد هذا التمسك باصل عصمة الانبيأ عليهم
الصلاة والسلام وهم اعلم بالله و باحكامه من غيرهم
و اشدهم له خوفا ـ عينى ـ ج : ٧ ، ص : ٢٠٢

قلبه كان فارغا عما فى الدنيا ـ ص : ٩٣٠ ، ج : ٢
ملئ حكمة و ايمانا ـ ص : ٣٥٥

169

اُصولِ حدیث، اسماء الرجال، تقلیدِ شخصی وغیرہ

انما یوخذ بالآخر فالاخر من فعل النبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم۔ ص : ۹۶

لولا انی رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم یفعلہ لم افعلہ۔ س : ۱۴۹

المغیرۃ کان ممن اخذ عن ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالے عنہ وکان ممن یفتی بقولہ ویحتج بہ۔ ص : ۳۶۶ ص: ۴۴۵

قال لہ فقہاءہم اما ذو رأینا یارسول اللہ فلم یقولوا شیأ

فیہ فضیلۃ الفقیہ وصاحب الرائ۔

ھذا الاسناد کلہم کانوا علی القضاء۔ ص : ۳۲۳

(وان کنتم فی سفر) الرھن یجوز فی السفر والحضر۔ ص : ۱۴۱

و قید السفر لیس احترازیاً۔

الاخذ بالمثبت۔ ص : ۳۶۰ ، ۵۷، ح : ۵

(اجمع اھل الحدیث علی الاخذ برویۃ بلال لانہ مثبت و معہ زیادۃ علم فوجب ترجیحہ۔ الخ) ح : ۵

يحیی بن صالح - ص : ۳۹۱

من جملة الائمة الحنفية اصحاب الامام الاعظم ابی حنيفة رضی الله تعالے عنه - عينی ج : ۶ ، ص : ۵۳۸

قال ابن بطال وغيره كان كثيرا من كبار الصحابة لا يحدثون عن رسول الله صلی الله تعالے عليه وسلم خشية المزيد والنقصان - ص : ۳۹۶ حاشيه

قال ابوهريرة يقول الناس اكثر ابوهريرة - ص: ۲،۴، ۱۶۳، ۲۹۴

قال الدار قطنی هذا الاسناد مرسل - ص : ۳۱۴

مقفلة من عسفان - ص : ۴۳۴

قال الشيخ ابن حجر فيه من عسفان وهم ص: ۴۳۴ ج: ۲

ابو عبد الرحمن كان عثمانيا .... ابن عطيه كان علويا - ص : ۴۳۳

(فيه دليل اطلاق الحنفی والشافعی)

العمل فی المعاملات علی مذاهبهم - ص : ۲۹۴

اهل مكة ، اهل المدينة ص ، ۲۹۲

ابو علی الحنفی - ص : ۸۴

ابو احمد اسمه محمّد بن عبدالله .... وكان يصوم الدهر - ص ، ۴۵۲

المتكلم لا يدخل فی عموم خطابه - ص: ۳،۴، حاشيه ۵

ص ۵۱۲ - حاشيه ۲

عن ابن عمر . . . . . وهو غلط فهو عن ابن عباس.

ص : ۳۸۹ ، حاشیہ : ۷.

قال ابو عبدالله كان ابن عيينة يقول اخيراً

عن ابن عباس عن ميمونة والصحيح ماروى ابو نعيم.ص:۳۹

(فيه ان سفيان بن عينية تغيرحفظه فى آخر عمره)

عن ابراهيم عن الاسود - ص : ۴۱

قال حماد عن ابراهيم - ص : ۳۰

قال حماد - ص : ۳۷

عن ابراهيم عن علقمة عن عبدالله ص: ۵۸

لولا انى رايت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

يفعله لم افعله - ص : ۱۴۹

(فيه دليل على ان فعل الصحابي يدل على السنة

وتركه بعد الرواية على النسخ) فتدبر

الاعمش مدلس ومعنعنة الاعمش لاتعتبر الا اذا علم

سماعه - ص : ۳۵ ، ح : ۷

سفيان من المدلسين - ص : ۳۳

قتادة ثقة ثبت لكنه مدلس واذا صرح بالتحديث

لا يبقى كلام - ص : ۴۳ ، ح : ۵

قال عمر اذا حدثك شيأً سعد عن النبى صلى الله

تعالےٰ علیه وسلّم فلا تسال عنه غیره ۔ ص : ۳۳

حدیث انس اسند وحدیث حبر هداحوط حتی تخرج

من اختلافهم ۔ ص : ۵۳

الاول اسند ۔ ص : ۲۵۸

انی لم ارعمر قنع بقول عمّار ۔ ص : ۵۰

(فیه ان خبر الواحد لا یثبت الفرض)

حدیث عبادة بن صامت فی حق القراء واحد لا

یثبت الفرض ۔

فانکرها علی ابو ایوّب و قال والله ما اظن رسول

الله صلی الله تعالےٰ علیه وسلّم قال ما قلت قط ۔ص: ۱۵۸

الصحابة کلهم عدول ۔ ص : ۳۷۴ ، ح : ۷

اذا حدثك شیئاً سعد عن النبی صلی الله تعالےٰ

علیه وسلّم فلا تسأل عنه غیره ۔ ص : ۳۳

حدثنا یزید الفقیر ۔ ص : ۶۲ وهو من شیوخ ابی

حنیفة رضی الله تعالےٰ عنه ۔ عینی

کان عمر وعثمان یفعلان ذلك ۔ص: ۶۸ ......

کان البخاری ذهب الی ان حدیث النهی منسوخ بهذا

الحدیث واستد ل علی نسخه بعمل الخلیفتین بعده ۔ص: ۶۸ ح: ۹

اصح الاحادیث ما فی الصحیحین ثم ما انفرد به

اسمعیل ص، ۸ باب تفاضل الخ کلام هولاء کلهم
یوول الی الله ضعیف قال الحاکم عیب علی البخاری
و مُسلم اخراجهما حدیثه - عینی - ص : ۱۹۷، ج : ۱
سلیمان ابو معتمر کان اللیل کله بوضؤ عشأ
الآخرة کذا فی العینی - ص : ۴۷
هشیم : ص : ۴۸ - قال ابن عون مکث هشیم یصلی
الفجر لوضؤ عشأ الآخرة قبل ان یموت لعشر سنین -
عینی ج : ۲ ، ص : ۱۵۸
علی بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما - ص : ۶۴
وکان یصلی کل یوم الف رکعة وکان یدعی
السجاد لذلك وکان وکان له خمس
مأته اصل زیتون یصلی فی کل یوم عند اصل کل
شجرة رکعتین - عینی - جلد : ۲ ص : ۲۹۳
صفوان ص : ۴۲ - التابعی المدنی القدوة یقال
انه لم یصنع جنبه علی الارض اربعین سنة و قال
احمد ینزل بذکره الفطر - عینی جلد ۲ ، ص : ۵۲
عاصم - ص : ۶۹ شیخ البخاری والدارمی و فی
روایة لیس بثقة و فی روایة کذاب عینی جلد ۲، ص : ۴۵۲
محمّد بن عمرو بن عطاء لم یسمع هذا الحدیث من

تهذیب التهذیب کان من ثقات الشیوخ واعلیا نعمر وقال ابن معین ضعیف وفی لیس النبی

ابی حمید و بینهما رجل مجهول ص: ۱۱۵ ، ح : ۱۰

محمّد بن المنکور یکنی بابی بکر و ابی عبداللہ ص: ۱۲۱

العجب من الامام البخاری اورد هذا و کان مخالفا

لما رواه الثقات ۔ ص : ۱۳۹

اخبرنی المسعودی .... وهو عبدالرحمن

بن عبداللہ بن عتبه بن عبداللہ بن مسعود مات۔ ۱۶۰ھ ص: ۱۴۰

ما ادرکت فقهاء ارضنا الخ ۔ ص: ۱۵۵

جاء نعی ابی سفیان من الشام ۔ ص : ۱۷۰

قال ابن حجر هو وهم لانه مات بالمدینة بلا خلاف

و انما الذی مات بالشام اخوها یزید بن ابی سفیان ۔ ص: ۱۷۰، ۱۷

یعذب المیت ببعض بکاء اهله اذا کان النوح من

سنة ۔ ص : ۱۷۱

هذا لیس من الحدیث بل هو من کلام البخاری

قاله استنباط ۔ حاشیه : ۳

التطبیق فی حدیث اُم المومنین و حدیث عمر رضی

اللہ تعالے عنهما فی البکاء علی المیت ولا منافاة بینهما

و الیه ذهب البخاری و علیه الجمهور ۔ ص : ۱۷۲ ، حاشیه : ۷

والزیادة مقبولة والمفسر یقضی علی المبهم ۔ ص : ۲۰۱

خرج من کدی من اعلی مکة ۔ کذا رواه ابو

اسامة فقلب والصواب ما رواه غيره دخل من كدا من اعلى مكة ثم ظهر لى ان الوهم ممن دون ابى اسامة لان احمد رواه عن ابى اسامة على الصواب (كذا فى الفتح . ص : ٢١٤)

عن معاوية قال قصرت عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بمشقص محمول على عمرة الجعرانة . ص : ٣٣٣

انكروا حديث الاسود الذى فى البخارى فى تقليد الغنم قالوا هو حديث لا يعرفه اهل بيت عائشة . ص ٢٣٠ حاشيه : ٧

عمر بن محمد العمرى . ص ، ٢٣٣ ، ٢٨٩

ابو على الحنفى — عبد الله العمرى . ص ، ٢٦٢

وقال ابن عبد الملك فيه اضطراب عظيم يدل على وهم لرواة . ص : ٢٦٢ ، ح : ٢

القول القديم ليس مذهبا للشافعى واشهد على نفسه بالرجوع عن الاقوال القديمة . ص ، ٢٦٢ ، ح : ١

وان كنتم على سفر   الرهن فى السفر . ص : ٢٤١

(فيه ان قيد السفر اتفاق)

لعن اكل الربوا و موكله . ص : ٢٨٠

خص الاكل من بين سائر الانتفاعات لانه اعظم المقاصد . ص : ٢٨٠ ، ح : ٧

يا كلون الربوا ـ ص : ۲۷۹

انما خص الاكل بالذكر باعتبار شان النزول والا فالوعيد حاصل لكل من عمل به سواء اكل منه اولا ـ كذا فى العينى ـ

باع حرًا فاكل ثمنه ـ ص : ۲۹۷

خص الاكل بالذكر لانه اعظم مقصود ـ عينى

اتصل خروج الخوارج (الوهابية) الى زمان هذا ص:۴۷۲ ح:۲

جاءت ثلثة نفر ـ ص : ۵۰۴

اى جبرئيل و ميكائيل و اسرافيل ـ فيه انهم وزراه عليه الصّلاة والسّلام ـ

الاختيار ـ ص : ۵۰۳

فقلت قد استحييت من ربى ـ ص : ۳۷۱

لكنى ارضى و اسلم ـ ص : ۵۵۰

سلمت فنودى الخ ص : ۵۵۶

اتانى وقد جن نصيبين و نعم الجن فسالونى الزاد ـ ص : ۵۵۴ ـ

فيه ان طعام الجن من جود النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ـ اقول كذلك طعام الانس بالاولى ـ فتدبر

الاختيار فى الجنة ـ ص : ۵۲۲

فضائلِ صحابہ و اہلِ بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم

لم اعقل ابوی الا وهما يدنيان الدين ولم يمر علينا يوم الا ياتينا فيه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم طرفى النهار بكرة و عشيا - ص : ٦٨ ، ٣٠٧

فقال يا بنية الا تحبين ما احب فقالت بلى الخ ص:٣٥١

فان الوحى لم ياتنى الا فى ثوب عائشة رضى الله تعالے عنه - ص ، ٣٥١

فاتيت ابا بكر فقلت يا ابا بكر - الخ ص : ٣٨٠

.... وكان ابو بكر اعلمنا - ص : ٦٧

وارضاهم عندى عمر رضى الله تعالى عنه - ص:٨٢

فانزل الله آية التيمم فقال اسيد بن حضير ماهى باول بركتكم يا آل ابى بكر - ص : ٤٨

فمن ولى شيئا من امة محمد صلى الله تعالى عليه وسلم الخ - ص : ١٢٧

فيه اشارة الى ان الخلافة ليست فى الانصار

لما استخلف ابوبکر اصبح غا دیا الی السوق علی
رأسه اثواب یتجـــر بها فلقیه عمر۔ الخ ص: ۲۰۸، ج: ۴
فقال عمر تاتـینی علی ذلك بالبینة۔ الخ ص: ۲۰۰
فـــیه ان امیرالمومنین اقام التراویح عشرین رکعـة
فقامت بالبنیة علی ذلك عنده و ان لم تنقل۔ فتدبر
فضرب عمر بالدرة وتیلو عمر الخ ص: ۳۴۷
ام کلثوم زوجة عمر رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما هی
بـنت علی و فاطمة رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما۔ ص: ۴۰۳
نقرکم ماشئنا.......... حتـــی اجلاهم عمر
رضی اللّٰه تعالیٰ عنه۔ ص: ۴۴۶
اقرکـم ما اقرکم اللّٰه۔ ص: ۴۴۹
فیه ان اجلاد الیهود من عمر الفاروق رضی اللّٰه تعالیٰ
عنه کان موافقا لرضاء رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه
وسلّم و امراللّٰه عزو جل۔
صواب اجتهاد ســیدنا عمر رضی اللّٰه تعالی عـنه
وقت رجوعه عن الشام وقت الوباء فی الشام والاهتمام فی
ذلك۔ ص: ۸۵۳، ج: ۲
کـان القراء اصحاب مجلس عمر و مشاورته کهولاً
کانوا او شـبابًا۔ ص: ۱۰۸۲، ۱۰۹۶

لا تبرح حتى تجئنى بالمخرج فيما قلت - ص: ١٠٨٨

(قال عمر رضى الله تعالى عنه) فان الموسم يجمع رعاع الناس - الخ

دارالسنة و دارالهجرة ...... يحفظوا مقالتك و ينزلو ها على وجهها - ص: ١٠٨٩

اجتمع عليه الحرمان مكة والمدينة - ص: ١٠٨٩

فأتنى على هذا بينة اولا فعلن لك - ص: ١٠٩٢

الا انه من بلدة الكفر انجانى - ص: ٦٣ (الا اى للتنبيه)

الحميدى شيخ البخارى و تلميذ الشافعى ص: ٩٦

(و هو تلميذ سيدنا الامام محمّد و هو تلميذ سيدنا الامام الاعظم رضى الله تعالى عنه)

سرد الصوم يجوز لمن يطيق - ص: ٢٦٥

قيل ان الجنة والنار اسم المخلوقات - ص: ٣٦٢ (عينى)

اليمامه مدينة من اليمن سميت بامرأة زرقا كانت تبصر الراكب من ميسرة ثلثة ايام - ص: ٣٩٩ (حل اللغات)

و رب النضرانى اجد ريحها من دون احد ص: ٣٩٣

يحتمل الحقيقة لانه وجد ريح الجنة حقيقة - ص: ٣٩٣ ح ١٠

اللهم اخبر عنا نبيك عليه الصّلاة والسّلام - ص: ٤٢٧، ٤٢٨

اخذ الراية زيد فاصيب الخ ص: ٤٣١

قال النبي صلى الله تعالے علیه وسلّم لحسان

اهجهم اوهاجهم - ص : ٣٥٧

لکنه سلف واخشی علیه الضیعة۔ الخ ص: ٣٤١

مالی و للدنیا .... ترسل بها الی فلان

(ای فاطمة رضی الله تعالے عنها) اهل بیت بهم حاجة ص: ٣٥٦

من کان له علی النبی صلی الله تعالے علیه وسلّم

دین او عدة فلیاتنا - ص : ٣٦٩

قال علی رضی الله تعالے عنه لو کان عندی

من النبي صلی الله تعالے علیه وسلّم عهد فی ذلك ماترکت

القتال - الخ ص : ٣٨٢، ح : ٨

فردها لسیدنا ابوبکر سیدتنا فاطمة رضی الله تعالے

عنها فرضیت الخ ص: ٣٣٥ ، ح : ٦

من کان له عند رسول الله صلی الله تعالے

علیه وسلم دین او عدة فلیاتنا۔ الخ ص : ٣٤٣

و یوثرون علی انفسهم آلایة ص: ٥٣٦

سالونی الزاد - ص: ٥٤٤

ليس التحصيب بشئ

رايت الزهرى يلبس من ثياب اليمن فاصبغ بالبول - ص : ٥٢

قال الزهرى لا بأس بالماء مالم يغيره طعم او ريح او لون - ص : ٣٧

لا يبولن احدكم فى المأ الدائم الحديث - ص : ٣٧

ان المومن لا ينجس - ص : ٤٢

اى فى ذاته و ان كان ينجس اذا خالط النجاسة

فقال كلا كما محسن - ص : ٣٢٥

لا تختلفوا فان من كان قبلكم اختلفوا فهلكوا

(فيه ان بعض الاختلاف حسن و رحمة والاختلاف فى هذه الاختلاف (الامة) بركة فخر المقلدين يعترضون فى الاختلاف الذى هوالحسن)

فلم يعنف احدا منهم - ص : ١٢٩

ما انتم باسمع منهم - ص : ١٨٣

انه يسمع قرع نعالهم - ص : ١٨٣

باب كلام الميت على الجنازة - ص : ١٨٤

الميت يعترض عنيه مقعده بالغداوة والعشى - ص : ١٨٤

فيقال هذا مقعدك - ص : ١٨٤

(فیه ان المیت یسمع القول)

وانتم اعلم برسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم منی - ص : ۱۹۱

من اجزی امر الامصار علی ما یتعارفون بینهم فی البیوع والاجارات والمکیال والوزن علی نیاتهم ومذاهبهم المشهورة - ص : ۲۹۴

(فیه اختلاف المذاهب)

قالوا لابن عباس لا ناخذ بقولك وتدع قول زید - ص : ۲۷۳

(فیه التقلید لزید بن ثابت وقول ابن عباس کان حقا)

سمعت ابن عمر یقول انها لا تنفر ثم سمعته یقول بعد ان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم خص لهن - ص : ۲۳۶

(فیه ان ابن عمر رجع بعد العلم بالحدیث - ص : ۲۳۷ وکذلك رجع عن رفع الیدین بعد العلم بنسخه) فتدبر

عبدالرحمن بن القاسم - کان افضل زمانه - ص : ۲۳۶

القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی الله تعالی عنه ایضا کان افضل زمانه - ص : ۲۳۶

(فیه انه اذا کان افضل اهل زمانه یندب اقتدائه)

اختلف عبداللہ بن عباس والمتنور فی غسل المحرم رأسه .... فارسلنی عبداللہ بن عباس الی ابی ایوب الانصاری - ص : ۲۴۸

(فیه الرجوع الی الصحابی العالم بتلك المسئلة المشاهد الاصل)

اقول وحدیث ابن عمر وعمر یرج فی سماع الاموات لحضور هما فی المستهلك - ص : ۵۸

فکره ذلك عبدالرحمٰن الخ ص : ۲۵۸

فیه کراهة مخالفة العالم ــــــ و غیر المقلدین لا یکرهون المخالفة بل یجزون ای مخالفة المجتهد

تزویج المحرم - ص : ۲۲۸

جلو دالمیتة قبل ان تدبغ - ص : ۲۹۶

الاحصباء من کل شی یحبه - ص : ۲۴۳

الذکر بعد الصلاة .... رفع الصوت بالذکر ص ۱۱۶

النساء باللیل الی المساجد - ص : ۱۲۳

ان النبی صلی اللہ تعالے علیه وسلّم کان ینحر او یذبح بالمصلی - ص : ۱۳۴

کان القنوت فی المغرب والفجر - ص : ۱۳۶

ولم یذکر انه حوّل رداءه - ص : ۱۳۹

الشمس و بعد الصبح حتى تطلع الشمس ۔ ص : ۲۵۱ ، ۲٦۷

سمعت النبی صلی اللہ تعالے علیه وسلم ینهی عن الصلاۃ عند طلوع الشمس وعند غروبها ۔ ص : ۲۲۱

عن عائشة ان ناسا طافوا بالبیت بعد صلاۃ الصبح ثم قعدوا الی الذکر حتی اذا طلعت الشمس قاموا یصلون الخ ۔ ص : ۲۲۰

(فیه ان الصلاۃ المسنونة والنافلة لا تصلی بعد صلاۃ الفجر حتی ترتفع الشمس و علیه الحنفیة)

اذا رمی امامك فارمه ۔ ص : ۲۳۵

افعل کما امراؤك ۔ ص : ۲۲۴

(فیه اشارۃ الی متابعة اولی الامر والاحتراز عن مخالفة الجماعة)

کتب عبدالملك الی الحجاج ان لا یخالف ابن عمر فی الحج ۔ ص : ۲۲۵

عبد الملك بن مروان کتب الی الحجاج ان یاتم لعبد اللہ بن عمر فی الحج ۔ ص : ۲۲۵

(فیه الحکم للاتباع والتقلید والامر بعدم المخالفة للامام سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنهما والتقلید الشخصی)

(وفیه ان سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنه كان اماما مجتهدا ولامیر فی الحج كان حجاج بن
یوسف و امزالامیرا لاتباع العالم المجتهد فظهر ان اولی
الامر فی الحقیقة هم العلماء المجتهدون رضی اللہ تعالیٰ عنهم)

سئل مالك ایجزی ان یمسح رأسه فاحتج بحدیث
عبد اللہ بن زید - ص: ۳۱
(فیه انه لا یثبت الفرض من الحدیث المذكور)
ما الحدث یا ابا هریرة قال فساء او ضراط - ص: ۲۵
(فیه الا لتفاء بهما نظرا الی الاعم الاغلب الاخف)
لا ینصرف حتی یسمع صوتا او یجد ریحا - ص: ۲۵
باب التسمیة علی كل حال و عند الوقاع ص ۲۶

(فیه انه نقل الحدیث فی الباب الذكر التسمیة
عندالوقاع و استنبط من الحدیث الخاص ذكر التسمیة
علی كل حال)

قال ابو عبداللہ هذا اجود و اوكد وانما بینا
الحدیث الاخر لاختلافهم والغسل احوط - ص: ۴۳
الاول اسند - ص: ۲۵۸

استدل البخاری علی جواز قرأة القرآن للجنب
ورد علیه الجمهور باحادیث وردت بمنع الجنب عن قرأة

القـرآن ۔ ص : ۴۴، ح : ۶

لا تقرء الحائض ولا الجنب شـيأ من القرآن ......
وهو قول اكثر اهل العلم من اصحاب النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلّم والتابعين و من بعد هم ۔ الخ ترمذی ۔ص: ۴۵

قال الطحاوی وغیرہ ان حدیث عمار لا یصلح حجة فی کون التیمم الی الکفین او المرفقین او الا بطین و ذلك لا ضطرابه ۔ ص: ۴۸، ح: ۱۲

الصلاة علی المنبر ۔ص: ۵۵

فیه ان غیر المقلدین لا یعلمون علی هذا الحدیث

من صلی و قدامه تنور اوتار او شی مما یعبد فاراد به وجه الله عزوجل (عـ فید خل فیه الاصنام) ص: ۶۱

کان یصلی وهو حامل امامة بنت زینب الحدیث ۔ ص: ۶۲

(غیر المقلدین غیر حامل)

اذا صلی ثم ام قوما ۔ ص : ۹۸

امامة المبتدع ۔ ص: ۹۶

کانت عائشة یومها عبدها ذکوان من المصحف ۔ ص : ۹۶

من دخـل لیوم الناس فجاء الامام الاول فتاخر

الاول اولم يتاخر جازت صلاته - ص: ٩٤

اذا اقيمت الصلاة فلا صلاة الا المكتوبة - ص: ٩١

متى يسجد من خلف الامام - ص: ٩٦

قاموا قياما حتى يروه قد سجد - ص: ١٠٣، ١١٢

اذا لم يتم الامام واتم من خلفه - ص: ٩٦

فيكبر كلما خفض ورفع - ص: ١٠٨

وكان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اذا ركع
واذا رفع رأسه يكبر - ص: ١٠٩

هذه لصلاته حتى فارق الدنيا - ص: ١١٠

(فيه انه لم يذكر رفع اليدين)

فطبقت بين كفى .... فنهانى ابى وقال
كنا نفعله فنهينا عنه - ص: ١٠٩

(فيه ان الحكم قد ينسخ ولا يبلغ البعض - فتدبر)

جلسة الاستراحة - ص: ١١٣

باب خروج النساء بالليل او الغلس الى المساجد
ص: ١١٩، ١٢٠

قال الزهرى اذاولغ الكلب فى اناء ليس له وضوء غيره يتوضأبه (ص ٢٩)

☆ وجاء من حديث سمرة اخرجه ابن خزيمة لقدرأيت منذقمت اصلى ماانتم لاقون فی دنیاکم وآخرتکم .... فان قلت روياه من ای باب كان من ابواب الميزان 'قلت قيل من الباب الذی يدخل منه العصاة من المسلمين قلت هذامحتاج هذاالی دليل مع ان قوله ﷺولقدرايت جهنم يحطم بعضهابعضا......... رواه مسلم فدل على انه ﷺ رأى الميزان كلهاوكذالک قوله ﷺعرضت على النار الخ (عینی 'ج۳'ص۲۹۳)

☆ نعى النجاشی فی اليوم الذی مات ' (ص۱٦۷)

☆ واللّٰه انی لارجوله الخيرواللّٰه ماادری وانارسول اللّٰه مايفعل بی(به) (ص ۱٦٦)

☆ فانی ارجوان يوذن لی'قال ابوبكرترجوذلک بابی قال نعم (ص۲۰۸)

☆ لادريت ولاتليت (ص۱۷۸)ای لاعلمت بنفسک بالاستدلال ولاتلوت القران (حاشيه۹)

☆ ثم لعلک ان تخلف (ص۱۷۳)

☆ واعلم ان كلمة لعل معناهاللترجی الااذاوردت عن اللّٰهاورسوله او اوليائه فان معناها التحقيق

☆ ثم لعلک ان تخلف . هذامن اخباره عليه الصلوةوالسلام بالمغيبات فانه عاشا حتی فتح العراق

☆ ولعل للترجی الااذاوردت عن اللّٰهورسوله فان معناهاالتحقيق ' (قسطلانی 'ج۲'ص۳۳۴)

☆ والرجاء من النبی ﷺواجب نبه عليه ابن التين وغيره

☆ على فضيلة ابی بكروعلى انه من اهل هذاالاعمال كلها، (ج'۵'ص۱۷۴)

☆ ان ابنی هذاسيدولعل اللّٰهان يصلح به فئتين عظيمتين من المسلمين (ص۳۷۳'۵۱۲)

☆ ومايدريک لعل اللّٰه ان يكون قداطلع على اهل بدرفقال اعملواماشئتم فقدغفرلكم (ص ۲٦۲)

☆ استعملت استعمال عسی قال النووی معنی الترجی فیه راجع الی عمر رضی اللہ تعالی عنہ لان وقوع هذاالامر محقق عنده ﷺ ومایدریک بعثاله علی التفکر والتامل ومعناه ان الغفران لهم فی الآخرة والافلوتوجه علی احدمنهم حداستوفی منه (عینی ج۷ ص۴۷)

☆ مامن شی لم اکن اُرِیتُه الارَایتُه فی مقامی هذا (ص۱۸، ۳۱، ۱۰۸، ۱۲۶)

☆ زیادة من لتاکیدالنفی والتنصیص علی استغراقه لجمیع الافراد کماقال الملاعلی القاری فی شرح حدیث مارایت من ذی لمة فی حلة حمراء احسن من رسول الله ﷺ (شرح شمائل ج۱ ص۲۳)

وعبارة المناوی فی شرحه علی الحاشیة "بزیادة من لتاکیدالنفی والنص علی استغراق جمیع الافراد"

☆ ماذاانزل اللیلة من الفتن وماذافتح من الخزائن (ص ۲۲، ۱۵۲، ۵۰۸، ۸۴)

☆ حفظت من رسول الله ﷺ دعائین فاماحدهمافبثثته واماالآخرفلوبثثته قطع هذاالبلعوم (ص۲۳)

☆ وایضا فان اللہ تعالی ارادان یعرض علی نبیه علیه الصلوة والسلام نسم بنیه (ای آدم) من اهل الیمن واهل الشمال لیعلم بذالک اهل الجنة واهل النار

☆ فواللہ مایخفی علی خشوعکم ولارکوعکم انی لاراء کم من ورای ظهری (ص۱۰۲)

☆ والاظهران یقال خلق اللہ تعالی ادراکایدرک به مالیس فی العادة ادرکه مماکان او سیکون ومماهوغائب عنه اولیس فی محاذاة بصیرة بمنزلة رویة البصروالله (مسوی شرح موطاللمحدث ولی الله ج۲ ص۲۹۶)

☆ وگفته اند که صواب آنست که چنانچه قلب شریف آنحضرت را ﷺ احاطه وسعتی دردرک معقولات دارندحواس لطیف اورانیزاحاطه دردرک محسوسات

بخشیدندو جهات سته رادرحکم یک جهت گردانیدو اللہ اعلم ' (مدارج 'ص ۷)

 فانی اراکم خلف ظهری '(ص ۱۰۰) الحمل علی ظاهره اولی (حاشیه)

 الغرض انه اخبرعن المبدء والمعاش والمعادجميعاوانماقال دخل بلفظ الماضی موضع المستقبل مبالغة للتحقيق المستفادمن خبرالصادق وفيه دلالة على انه اخبر فی المجلس الواحدبجميع احوال المخلوقات من ابتدائهاالی انتهائهاوفی ايراد ذلک کله فی مجلس واحدامرعظيم من خوارق العادة وكيف وقداعطی جوامع الکلم مع ذلک (عینی 'ج۷ 'ص۲۱۵)

 عن عائشة زوج النبی صلی اللّٰہ تعالی عليه وسلم انهاسمعت رسول الله صلی اللہ تعالی علیہ وسلم يقول ان الملئكة تنزل فی العنان وهوالسحاب فتذكرالامرقضی فی السما فتسترق الشياطين السمع فتسمعه فنوحيه الی الكهان فيكذبون معهامأة كذبة (ص ۴۵۶)

 قال النووی هوبفتح الهمزة ای اعلمه ولايجوزضمهاعلی ان يجعل بمعنی اظنه لانه قال ثم غلبنی مااعلمه ولانه راجع النبی ﷺمراراواكدكلامه بالقسم وان واللام فلولم يكن جازماباعتقاده لمااكدكلامه ولماراجع واللّٰہ تعالی اعلم ' (ح ۱)

 ......دعأسارة علی الكافر......فلا تسلط على الكافرفقط

 ركض برجله ' (ص ۲۹۵)

صحیح بخاری شریف جلد دوم

مطبوعہ نور محمد اصح المطابع، دہلی

فاتاه جبرئیل وهو ینفض رأسه من الغبار فقال

قدوضعت السلاح فوالله ما وضعته۔ ص : ۵۹۰ ، ۵۹۱

عن عائشة قالت سلم علينا رجل و نحن فی البیت فقام

رسول الله صلی الله تعالے علیه وسلم فزعا فقمت فی اثره فاذا

بدحیة الکلبی فقال هذا جبرئیل یامرنی انی اذهب الی نبی

قریظة و ذلك لما رجع الی الخندق قالت فکانی برسول الله

صلی الله تعالے علیه وسلم یمسح الغبار عن وجهه جبرئیل علیه السلام

(عینی) ج: ۸ ، ص : ۲۵۸

فاذا هو جالس علی العرش بین السماء والارض۔ص ۳۳،

جالس علی کرسی بین السماء والارض ،ص: ۶۲۸، ۹۱۸، ۳۳،

باب المفاتیح فی الید — بینا انا نائم اتیت بمفاتیح

خزائن الارض فوضعت فی یدی ۔ ص : ۱۰۳۸

فی روایة حتی وضعت فی یدی ۔ ص : ۱۰۳۶

اتیت اما حقیقة واما مجازا ۔

بینا انا نائم اذا اوتیت خزائن الارض فوضع یدی

سواران ۔ الحدیث ۔ ص : ۱۰۴۲

و انی واللہ انظر الی حوضی الآن وانی اعطیت مفاتیح
خزائن الارض او مفاتیح الارض ۔ ص : ۹۷۵
اتیت بمفاتیح خزائن الارض فوضعت فی یدی ص ۱۰۸۰
اعطیت مفاتیح خزائن الارض۔ ص: ۹۵۱
انما الارض للہ و رسولہ ۔ ص : ۱۰۲۷
توکلت له الجنة ۔ ص : ۱۰۰۵
انی لست مثلکم ۔ ص : ۱۰۷۵ ، ۱۰۸۳
ایکم مثلی ۔ ص : ۱۰۷۵
ایکم مثلی انی ابیت یطعمنی ربی ویشفینی۔ص: ۱۰۱۲
فقالوا یا رسول اللہ هلاّ امتعتنا به ۔ ص : ۱۰۱۷
ای وجبت له الشهادة بدعاءك ولست ترکته لنا وکانوا
عرفوا انه علیه السّلام لا یدعو لاحد بالترحم خاصة عند
القتال الا استشهد۔ (عینی)
قال یرحمه اللہ قال رجل من القوم وجبت یا نبی اللہ
لولا امتعتنا به ۔ ص : ۶۰۳
فانما انا قاسم اقسم بینکم ۔ ص : ۹۱۵
هل نفعت ابا طالب بشی .... قال نعم۔ ص : ۹۱۷
من یضمن لی ما بین لحیته وما بین رجلیه
اضمن له بالجنة۔ ص : ۹۵۵

من توکل لی ما بین رجلیہ و بین لحیته توکلت

له بالجنة ـــ ای تکفل عینی ۔ ص : ۱۰۰۵ ، حاشیہ : ۱۰

انا اخذ بحجز کم عن النار ص : ۹۶۰

دعاء الزائر للمزور واهله ۔ ص : ۸۹۸

ان اول الخلائق یکسی یوم القیامة ابراهیم ۔ ص : ۹۶۶
ص ۹۰۰
یریهم الله کرامة نبیه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

اطاف حول اعظمها بیدرًا ثلث مرات ......حتی انی

انظر الی البیدر الذی کان علیه النبی صلی الله تعالے علیه

وسلم کانها لم تنقص تمرة واحدة ۔ ص : ۵۸۰

رایت رسول الله صلی الله تعالےٰ علیه وسلم یوم احد معه

رجلان یقاتلان عنه علیهما ثیاب بیض کاشد القتال مارایتهما

قبل ولا بعد ۔ ص : ۵۸۰ (ای جبرئیل و میکائیل ۔ مسلم شریف)

جاء جبرئیل الی النبی صلی الله تعالے علیه وسلم فقال

ما تعدون اهل بدر قال من افضل المسلمین ۔ ص : ۵۶۹

هذا جبرئیل آخذ براس فرسه علیه اداة الحرب ۔ ص : ۵۷۰

من بکر فله الجنة ۔ ص : ۵۸۲ ، ح ۳

انی حرمت المدینة ما بین لابتیها ۔ ص : ۵۸۵

المراد الحرمة والتعظیم فقط لا وجوب الجزاء ۔ (حاشیہ ۳)

وانی اعطیت مفاتیح خزائن الارض ص : ۵۸۵

كثرة الطعام فى غزوة الخندق ببركة النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ۔ ص : ٥٨٨ ، ٥٨٩

ص: ٥٨٠
فدعا النبى صلى الله تعالى عليه وسلم عليهم ثلثين صباحا۔

وفى شرف المصطفى لما اصيب اهل بئر معونة جاءت الحمى الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال اذهبى الى رعل و ذكوان وعصية عصت الله ورسوله فاتتهم فقتلت سبعمائة رجل لكل رجل من المسلمين عشرة ۔ عينى ص ٢٣٦ ج ٨

ان رعلا و ذكوان وعصية و نبى لحيان استمدوا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم على عدوهم ۔ ص: ٥٨٦

قال يرحمه الله قال رجل من القوم وجبت يا نبى الله لولا امتعتنا به ۔ ص : ٦٠٣

اى هلا ابقيته لنا لنتمتع بعامر يعنى بشجاعته انما قال ذلك لما عرفه من عادته صلى الله تعالى عليه وسلم

ان الله ورسوله ينهيانكم عن لحوم الحمر ۔ ص : ٦٠٤ ، ٨٣٠

الا ادلكم على كنز من كنوز الجنة ۔ ص : ٦٠٥

ونهانا عن النياحة فقبضت امرأة يدها فقالت اسعدتنى فلانة فما قال لها النبى صلى الله تعالى عليه وسلم شيئا ۔ ص : ٧٢٦

انها قد وهبت نفسها لله ولرسوله ۔ ص : ٧٦٨

فقالت یارسول اللہ جئت لا ھب لك نفسی۔ ص: ۵۲،

ملکتکھا بما معك من القرآن۔ص: ۵۲، ۶۰،

انا کنا نری سالماً ولداً وقد انزل اللہ فیه ما قد علمت۔ص ۶۲،

زاد ابوداؤد فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم

ارضعیه فارضعته خمس رضعات فکان بمنزلة من الرضاعة ۔

ما اری ربك الا یسارع فی ھواك ۔ ص: ۶۴،

قمت علی باب الجنة فکان عامة من دخلھا المساکین۔ص: ۸۲،

اذبحھا ولن تجزی عن احد بعدك ۔ص: ۸۳۲/۸۳۳، ۸۳۴

رخص للزبیر وعبدالرحمن فی لبس الحریر لحکة بھما۔ص: ۸۶۸

کان نقش الخاتم ثلثة اسطر محمد سطر ورسول

سطر اللہ سطر وکان خاتم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم

فی یدہ وفی ید ابی بکر بعدہ وفی ید عمر بعد ابی بکر فلما

کان عثمان .... فسقط الحدیث ۔ ص: ۸۰۳

عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال کان فص خاتم

سلیمان بن داؤد علیھما السلام سماوی فالقی علیه فاخذہ

فوضعه فی خاتمه وکان نقشه انا اللہ لا اله الا انا محمد

عبدی ورسولی ۔ عینی جلد ۱۰، ص: ۲۰۶

قیل کان فی خاتمه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم سر مما

کان فی خاتم سلیمان علیه السلام ۔ الخ عینی جلد ۱۰، ص: ۲۰۰

الذين بدلوا نعمة الله كفرا محمد صلى الله تعالےٰ علیه وسلم نعمة الله ۔ ص : ٥٦٦

وانی لانظر الیه من مقامی هذا۔ ص: ٥٨٠، ٥٨٥

فقال ابسط رجلك فبسطت رجلی فمسحها فکا نما لمہ اشتکها قط ۔ ص : ٥٧٧

هاجرنا مع رسول الله صلی الله تعالےٰ علیه وسلم نبتغی وجه الله-الحدیث ۔ ص : ٥٧٩

رایت ید طلحة شلاّ و قی بها النبی صلی الله تعالےٰ علیه وسلّم یوم احد ۔ ص : ٥٨١

حاشانی اطوف فی غیبة النبی صلی الله تعالی علیه وسلم۔ص، ٥٨٣ ج٢

الاعتراضات من المعاندین علی امیرالمومنین عثمان رضی الله تعالے عنه والجوابات عنها ۔ ص : ٥٨٢

اشتد غضب الله علی رجل یقتله رسول الله فی سبیل الله ۔ ص : ٥٨٣

وقوع الابتلاء والاسقام بالانبیاء علیهم السّلام لینا لوا جزیل الاجر ولتعرف اممهم ذلك فیا تموهم ولیعلموا انهم من البشر یصیبهم من الدنیا و یطرء علی الاجسام ویستیقنوا انهم مخلوقون فلا یفتنوا بما ظهر علی ایدیهم من المعجزات ۔ ص : ٥٨٣، ج ٢

فجاء رجل من المشركين و سيف النبي صلى الله تعالے
عليه وسلّم معلق بالشجرة فاخترطة فقال تخافنى قال لا.....
ص : ۵۹۳

فنفث فيه ثلاث نفثات فما اشتيكتها حتى الساعة . ص: ۵۶
(و والد) المراد بالوالد ابراهيم (وما ولد) اى محمّد صلى الله
تعالے عليه وسلّم . ص ، ۳۰، ۳۱۲
ما جرّبنا عليك كذبا . ص ، ۳۳،
ما تعمّدت ذكرت ذلك لرسول الله صلى الله تعالے
عليه وسلّم الى يومى هذا كذبا . ص : ۲۰۲
كان اذا راى غيما او ريحا عرف فى وجهه
صلى الله تعالے عليه وسلّم . ص ، ۱۵،
قال ابو لهب لم ابق بعدكم خيرا غير انى
سقيت فى هذه بعتاقتى ثويبة . ص : ۲۲،
النبى صلى الله تعالے عليه وسلم ولى كل مومن
لاولى له . ص : ۷۰، حاشيه : ۱۰
فقال للشمس انت مامورة و انا مامور اللهم احبسها
على شيئا فحبست عليه حتى فتح الله عليه . ص ، ۵۰،
انواع الفرح واللزة من نعيم الجنة الخ . ص: ۸۵۲ حاشيه ۱۱
ان الله حملكم . ص : ۸۲۹

ليس للصحابي فضيلة افضل من الصحبة - ص : ٨٣٠ حاشيہ ٤

لم ار قبله ولا بعده مثله صلى الله تعالى عليه وسلم ص: ٨٤٦

ما رايت احد احسن فى حلة حمرآء من النبى صلى الله تعالے عليه وسلّم - ص : ٨٤٦

محمّد صلى الله تعالے عليه وسلم فرق بين الناس - ص : ١٠٨١

الوحى بالقرآن والسنة على صفة واحدة ولسان واحد - ص : ٣٤٥ - ج : ٣

اذ رجل يحملك فى سرقة حرير - ص : ٦٠،

واراد بالرجل ملكا فى صورة رجل و فى رواية الترمذى ان الملك الذى جاء النبى صلى الله تعالے عليه وسلّم بصورتها هو جبرئيل عليه الصلاة والسّلام و فى صحيح ابن حبان جاءنى جبرئيل عليه الصّلاة والسّلام فى خرقة حرير فقال هذه زوجتك فى الدنيا والاخرة و فى رواية لمسلم جاءنى بك الملك و فى طبقات ابن سعد عنها جاء جبرئيل عليه الصّلاة والسّلام بصورتى من السماء فى حريرة فقال تزوجها فانها امرأتك - عينى ج ٩ - ص : ٣٦٥

و فى اللمعات والظاهر ان هذه الروية بعد موت خديجة فتكون فى ايام النبوة - انتهى - ص : ٦٨، حاشيہ : ١٠

ان يكن هذا من عند الله يمضه - ص : ٦٨،

قيل هذا تقرير الوقوع بقوله المتحقق بثبوت الامر
وصحته كقول السلطان لمن تحت يده ان اكن سلطانا
انتقمت فيك ۔ حاشیہ ۱۰ ص : ۶۹،

رایتك فی المنام یجئی بك الملک فی سرقة من حریر ۔ ص : ۶۸،

ان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم و تزوج عائشه وھی
بنت ست سنین واد خلت علیه وھی بنت تسع و مکثت
عنده تسعًا ۔ ص : ۷۱،

ولقد هلكت قبل ان یتزوجنی بثلاث سنین ای
ماتت خدیجة رضی الله تعالی عنها ۔ ص ؛ ۸۸۸

قال انهم اهلك بابی انت یارسول الله (وقت الهجرة) ص: ۸۶۴
یا عائش هذا جبرئیل یقرئك السلام قالت وعلیه السلام
ورحمة الله قالت هویری مالا اری ص : ۹۱۵

وعن الزهری و برکاته ۔ ص : ۹۲۳

جاءنى رجلان ـ اتانى رجلان ـ ص : ٨٥،

المراد بالرجل الملك

ان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم قال يا جبرئيل ما يمنعك ان تزورنا اكثر ما تزورنا فنزلت وما نتنزل الا بامر ربك ـ ص ، ١١١١

النظر الى المرأة قبل التزويج ـ ص ، ٦٨ ،

مغاضبة عائشة هى من الغيرة التى عفى عنها ـ ص ٨٩٨

قول عائشة لم اعقل ابوى الا وهما يدنيان الدين ولم يمر علينا يوم الا ياتينا فيه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم طرفى النهار بكرة وعشياً ـ ص ، ٨٩٨

(باب تسليم الرجال على النساء) يا عائشة هذا جبرئيل يقرء عليك السلام قالت قلت و عليه السلام ورحمة الله ص : ٩٢٣

(اطلاق الرجل على جبرئيل ....) انظر البراءة ام المومنين عائشة الصديقة رضى الله تعالى عنها

فلكزنى لكزة شديدة و قال حبست الناس فى قلادة نبى الموت لمكان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ـ ص : ١٠١٢

رايت الليلة رجلين اتيانى ـ ص : ٩٠٠

يا انجشه رويدك سوقك بالقوارير ـ ص : ٩/١٧ ، ٩٠٨

كانت زينب تفخر على نساء النبى صلى الله تعالى عليه وسلم وكانت تقول ان الله انكحنى فى السماء ـ ص : ١١٠٢ ، ٩٠٠

اتعجبون من غيرة سعد لانا اغير منه والله اغير

منى ۔ ص : ۸۶،

كان النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلّم اشد حياً من

من العذراء فى خدرها ۔ ص : ۹۰۱

رباء النسيئة (اى حرمة) متفق عليه بين الصحابة

(ص : ۸۳، حاشیہ : ۰)

التصاوير انما حرمت بعد النبوة بل بعد القدوم

بالمدينة ۔

جواز النظر الى الاجنبية مطلقاً من خواصه

صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ۔ ص : ۲۲، حاشیہ : ۴

يا امة محمّد لو تعلمون ما اعلم ۔ ص : ۸۶،

اذا استاذنت امرأة احدكم الى المسجد فلا

يمنعها ۔ ص : ۸۸،

اتانى رجلان اى ملكان ۔ ص : ۸۵، ۸۵۸

رايت بشمال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ويمينه

رجلين (اى جبرئيل و ميكائيل) عليهما ثياب بيض ص :۸۶٦

فابردوها بالماء ۔ ص : ۸۵۲

اى تصدقوا بالماء عن المريض ۔

يشفه الله عزوجل لما روى ان افضل الصدقة

سقى الماء ۔ عینی ج ۱۲، ص ۱۷۷

بسم الله تربة ارضنا وريقة بعضنا يشفى سقيمنا۔ص: ۸۵۵

وا مسح بيد نفسه لبركتها ۔ ص: ۸۵٦

ويعجبنى الفال الصالح الكلمة الحسنة ۔ ص: ۸۵٦

(احفظ لردالوفضة والوهابية الغير المقلدية ۔)

فليذبح على اسم الله ۔ ص: ۸۲۷

فكلو مما ذكر اسم الله عليه ۔ ص: ۸۳۲

ضحّی رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلّم عن نسائه بالبقر ۔ ص: ۸۳۴

كان النبي صلى الله تعالیٰ علیه وسلّم يحب الحلوأ والعسل ۔ ص: ۸۳۸

فكانى انظر الى وبيض خاتمه ۔ ص: ۸٤۲ ، ۸٤۳

كان النّاس يستشفون بشعرات النبي صلى الله تعالیٰ علیه وسلّم من المرض ۔ ص: ۸٤۵

اخرج انس بن مالك نعلين للنبى صلى الله تعالیٰ علیه وسلّم ۔ ص: ۸٤۱

اذا قام النبي صلى الله تعالیٰ علیه وسلّم اخذت من عرقه وشعره ثم جمعته فى قارورة .... فلما حضر انس بن مالك الوفاة اوصى ان يجعل فى حنوطه وجعله انس فى حنوطه تعوذا من المكاره ۔ حاشیه: ۷

ما انتم باسمع لما اقول منهم - ص : ٥٦٦ ، ٥٤١

لا يجوز ان يتوهم احد ان ابا بكر كان اوثق بربه من النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فى تلك الحال - ص : ٥٦٣

وانى لست اخشى عليكم ان تشركو اولكن اخشى عليكم الدنيا ان تنا فسوها - قال فكانت آخر نظرة نظرتها الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم - ص : ٥٤٨

فساله اياه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فاعطاه .... ثم طلبها ابوبكر فاعطاه ...... سالها اياه عمر فاعطاه .... ثم طلبها عثمان فاعطاه ثم وقعت عند آل على فطلبها عبدالله بن الزبير - ص : ٥٤٠

ولكنا نقاتل عن يمينك وعن شمالك وبين يديك وخلفك - ص : ٥٦٣

والله لقرابة رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم احب الى من ان اصل من قرابتى - ص : ٥٤٦

فانطلقت الى اصحابى فقلت النجاء فقد قتل الله ابارافع - ص : ٥٤٤

(قتل عبدالله بن عتيك ابارافع ثم نسب فعله الى الله تعالى)

الله مولانا ولا مولى لكم - ص : ٥٤٩

قتـــل مَصعب بن عمير وهو خير منى ـ ص : ٥٠٩
(انما قاله تواضعًا والا فعبدالرحمٰن من العشرة المبشرة ص ٥٠٩)
ام كلثوم بنت على زوجة عمر رضى الله تعالىٰ عنهم ـ ص : ٥٨٢
قال فهل تستطيع ان تغيّب وجهك عنى ـ ص : ٥٨٣
اذا او ترت من اوله فلا تؤتر من آخره ـ ص : ٦٠٠
حكاية الخـلق الحسن لامير المومنين عمر رضى الله
تعالىٰ عنه ـ ص : ٥٩٩
لا يصلين احد العصر الا فى بنى قريظة ـ ص : ٥٩١
اربعوا على انفسكم انكم لا تدعون اصم ولا غائباً
انكم تدعون سميعًا قريبًا ـ ص : ٦٠٥
. الحكم الثابت فى الحديث كانه فى القرآن ـ ص : ٢٥،
بيعة الرجال بالمصافحة باليديـن (قسطلانى) ص : ٢٦،
لا يتحدث الناس ان محـمّداً يقتل اصحابه ـ ص : ٢٨، ٢٩،
لو اقسم على الله لابره ـ ص : ٣١،
احد يكون للجمع والواحد (النكرة تحت النفى تعــم
والاثبات تخص) ص : ٣١،
بالاجماع ازواج الرسول صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و فاطمة
والحســنان و نحوهم من اهل الجنة ـ ص : ١٨، ، ح : ٦
اجمع المسلمون على ان المعوذ تين والفاتحـــة من

القرآن و ان من جحد منها شيئاً كفر ص : ۴۴،

حاشیہ
فاذا رفعتم نعشها فلا تزعزوها ولا تزلزلوها ص : ۵۸، ۵۶،
يستفاد منه ان حرمة المومن بعد موته باقية كما كانت
في حيوته و في كسر عظم المومن ميتا ككسره حيا
اخرجہ ابوداؤد وابن ماجہ وصحہ ابن حبان۔ ص ۱۶۷ حاشیہ
التحريم والاباحة في المتعة كانا مرتين - ص : ۶۷، حاشیہ

باب من اخبر صاحبه بما يقال فيه - ص: ۸۹۵
ان قارون قال لامرأة ذات جمال وحسب هل لك
ان اشركك في اهلي ومالي اذا جئت في ملأ بني اسرائيل تقولين
ان موسى ارادني على نفسي فلما وقفت عليهم بدل الله تعالى
قلبها ان قارون قال لي كذا كذا فبلغ الخبر موسى عليه السلام
وكان شديد الغضب يخرج شعره من ثوبه اذا غضب فدعا
الله تعالى وهو يبكي فاوحى الله اليه قد امرت الارض
ان تطيعك فمرها ما شئت فاقبل الى قارون فلما راه قال
يا موسى ارحمني قال يا ارض خذيه فساحت به الارض و بداره
الى الكعبين فقال يا موسى ارحمني فقال خذيه فساحت به
و بداره فهو يتجلجل الى يوم القيامة ومثل هذا كثيرة ۔

عینی جلد ۱۰، ص : ۳،۳

فاتقی الله واصبری فانی نعم السلف انالك ـ ص: ۹۳۰

فقام ممتننًا ـ ص : ۱۱۱

(ثبوت القیام فرحا لهم او متفضلا علیهم بمحبته ـ ح)

فان قلت لولم یقل محُمّد رسول لکفاه قلت لا و هذا شعار تمام الکلمة کا طلاق الحمد لله رب العالمین و ارادة السورة بتمامها ـ ص: ۱۱۱۹ ـ ح : ۳

قال انس کانی انظر الی اصابع رسُول الله صلی الله تعالےٰ علیه وسلم ـ ص : ۱۱۱۸

قال الاعرابی طهور ـ ص : ۱۱۱۳ ـ استفهام انکار بتقدیر الاستفهام ـ

امتنع ان یقال لله عزوجل علّامة و ان کان اعلم العالمین ـ ص : ۱۱۰۰ ، ح : ۸

الحمد لله الذی احیانا بعد ما اماتنا و الیه النشور ـ ص: ۱۱۰۰

فیه اطلاق الموت علی النوم

کان القرآء اصحاب مشوره عمر کهولا کانوا او شبابا ص : ۱۰۹۶

القراء ای العلماء وکان اصطلاح الصدر الاول انهم کانوا یطلقون القرّاء علی العلماء ـ ح : ۲

فان قلت ما وجه المناسبة فی هذه التسمیة قلت

استنادا من رضی الله عنهم و رضوا عنه - ص : ۵۸۶، ح ۹

(التبرك بالاسم - اقول كذلك تعين الثلاثة والسبعة والاربعين للفاتحة للتبرك لان هذا العدد وارد فى الامور الشرعية)

اخذ النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم عنزة زبیر رضی الله تعالیٰ عنه ثم اخذها ابوبكر ثم اخذها عمر ثم اخذها عثمان ثم ال علی بن ابی طالب الخ (فیه سند البركات) ص : ۵۷۰

هل للامام ان يمنع المجرمين و اهل المعصية من الكلام معه والزيارة و نحوه . ص : ۱۰۷۳

القيام للادب . ص : ۳۷۷

عدد السبع . ص : ۸۱۹ ، ح : ۵

يا ابا عمير ما فعل النغير - ص : ۹۰۵ ، ۹۱۵

و يحك يا انجشة رويدك سوقك بالقوارير - ص : ۹۰۸

انجشة غلام النبی صلی الله علیه وسلم - ص : ۹۱۵

لو قضی ان یکون بعد محمّد صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم نبی لعاش ابنه ولكن لا نبی بعده - ص : ۹۱۳

لعن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم المخنثين من الرجال والمترجلات من النساء و قال اخرجوهم من بیوتكم و اخرج فلانا و فلانا - ص : ۱۰۱۰

فقال لی یا اسامة اقتلته بعد ما قال لا اله الا الله قال

قلت یا رسول الله انما کان متعوذا قال اقتلته بعد ما قال لا اله الا الله - ص : ١٠١٥

اما انا فا قوم و انام وارجونی نوبتی ما ارجو فی قومتی - ١٠٢٣

انی احتسبت عندالله انی اصبحت سا خطا علی احیاء قریش - ص : ١٠٥٣

لا تقوم الساعة حتی یبعث دجالون کذابون قریب من ثلثین کلهم یزعم انه رسول الله - ص : ١٠٥٤

فیخرج الیه (الدجال) کل کافر و منافق .... الذی یظهر لی ان المراد بالکافر غلاة الروافض لا نهم کفرة .ص: ١٠٥٥ ٥ح

یاجوج وماجوج من بنی آدم .... قیل من الترك و قیل یاجوج من الترك وما جوج من الدیلم و عن کعب هم من اولاد آدم من غیر حوا - ص : ١٠٥٦ ، ح ٦

فلیعنه - ص : ٨٩٤

فنعم المونة هو - ص : ٩٥١

لکنا ماموروں بحسن الظن بالصحابة رضی الله عنهم اجمعین و نفی کل رذیلة عنهم واذا انسدت طرق تاویلها نسبنا الکذب الی رواتها - ص : ١٠٨٥ حاشیه : ٦

قال هلم اکتب لکم کتابا قال عمران النبی

صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم غلبہ الوجع وعندکم القرآن فحسبنا کتاب اللہ=الحدیث - ص : ۱۰۹۵

یقول اللہ انا عند ظن عبدی بی و انا معہ اذا ذکرنی فان ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی وان ذکرنی فی ملاءٍ ذکرتہ فی ملاءٍ خیر منھم الخ - ص : ۱۱۰۱

الانبیاء تنام اعینھم ولا تنام قلوبھم - ص : ۱۱۲۰

لا یشرط رویۃ الجسم وان کان حاضرا فی المجلس - ص : ۹۱۵/۶

البرکۃ من اللہ عزوجل - ص : ۳۸۲

شرب البول والدم تبرکا - ص : ۸۱۰ ، ح ۳

قاسم لانہ یقسم مال اللہ بین المسلمین - ص : ۹۱۵ ، ح۳

المراد نفی صنعۃ الشعر لا نفسہ - ص : ۹۰۸ ، ح : ۱

یا ابتاہ - ص : ۶۳۱

من یشفع شفاعۃ حسنۃ یکن لہ نصیب منھا - الآیۃ ص : ۸۹۱

الشفاعۃ الحسنۃ الدعاء للمومنین -

(فیہ فضیلۃ الدعاء)

اللہ و رسولہ امَن - ص : ۶۲۰

یرجع الناس بالدنیا و ترجعون برسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیه وسلّم ۔ ص ؛ ٦٢١

ابو محُمّد ۔ ص؛ ٦١٨

وانجشة غلام النبي صلى الله تعالیٰ علیه وسلم ۔ص : ٩١٥

عبْد العصاء ای مامور ۔ ص ؛ ٩٧٢

یوم حرام وبلد حرام و شهر حرام ۔ ص: ٨٩٣

صَدقة الى الله و الى رسوله ۔ ص : ٦٧٥ (بمعنى اللام)

ندب التثليث فی اكثر الاعمال الخ ۔ ص؛ ٩٣٩ ح :٣

باب الاستفتاح بصعاليك المسلمين ۔ فانما ترزقون و

تنصرون بضعفائكم ۔ ص : ٢٧١

ابواب الجهاد ۔ ترمذی

يريهم الله كرامة نبيه صلى الله تعالیٰ علیه وسلّم

واجابة دعوته ۔ ص : ٩٠٠

الروية من المسافة البعدى والقربى يختلف باختلاف

الاشخاص والاحوال (الاهوال) بتفاوت درجات ومنازلهم ۔ص: ١٠٢١ ح-١٠

لا يشترط فی الرواية تحديق ولا قرب المسافة ۔ص: ١٠٣٦ ح-١

لقد رايته بعد ما قتل رفع الى السماء ۔ ص : ٥٨٠

الكرامات و ذكر الاولياء

لقد وجدته يوما ياكل قطفاً من عنب فی يده

وما بمكة من ثمرة - ص : ٥٨٥ ، ٥٦٨

فبعث الله لعاصم مثل الظلة من الدبر فحمته

من رسلهم - ص : ٥٦٩

يقبض الصالحون الاوّل فالاول و تبقى حفالة كحفالة

التمر اوالشعير (التمر والشعير) لا يعبأ الله بهم شيأً - ص: ٥٩٨

كانى انظر الى الغبار ساطعًا فى رقاق بنى غنم موكب

جبرئيل - ص ، ٥٩١

لو يقسم على الله لابره - ص : ٥٩١ .

فقد قتل الله ابارافع - ص ، ٥٠٠

قلت لابى عامر قتل الله صاحبك ص- ٦١٩

كل ضعيف متضعف لو يقسم على الله لابره - ص: ٨٩٠

يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله وكونوا مع الصادقين- ص: ٩٠٠

فان ذكرنى فى نفسه ذكرته فى نفسى الخ- ص: ١١٠١

الدعاء عند الكرب .... لا اله الا الله العظيم الحليم

لا اله الا الله رب العرش العظيم لا اله الا الله رب السموٰت والارض

و رب العرش الكريم - ص ، ٩٣٩

حكاية روية النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلّم و تعليمه

هذا الدعاء لابى بكرالوازى قدس سره - عينى ج ١٠، ص : ٥٣٥

من سب النبی علیه الصّلاۃ والسّلام من المسلم یصیر
مرتدًا قاله سیّدنا ابو حنیفة رضی اللہ تعالیٰ عنه ۔ص : ۱۰۲۳ ح : ۸
الفرق بین عصمة الانبیاء وعصمة المومنین۔ص : ۹۰۸ ح : ۹
کان لانس رضی اللہ تعالیٰ عنه مأۃ وعشرون ولدا۔ص : ۹۳۸ ح : ۴
معنی الطاغوت ص : ۹۰۳، ح : ۲، ص : ۹۸۴، ح : ۴
الحرمة حکم عارض ۔ ص : ۸۶۳، ح : ۸
الذبح لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلّم۔ص : ۸۳۳، ح : ۱۲
قلت لبیک اهلال کا هلالک (ای التلفظ بالنیة) ص : ۶۲۳
لا یصح - ص : ۹۵۴ - فیه نظر فان النسائی اخرجه
بسند صحیح علی شرط مُسلم - ح : ۳
لا یصح : ص : ۹۵۴ فیه نظر لان الطبرانی اخرجه
بسند جید ۔ ح : ۵
لکنا مامورون بحسن الظن بالصحابة الخ ص : ۱۰۸۵، ح : ۶
کنت فی حلقة عبدالرحمن ابن ابی لیلی وکان
اصحابه یعظمونه ۔ الخ ص : ۲۹۰

(وكذلك اصحاب الامام الاعظم يعظمونه)

فاما ما ينفع فلم بينه عنه - ص: ٨٥٨

اذا امن القارى فامنوا - ص: ٩٣٧

فقال فقهاء الانصار الخ (فيه فضيلة الفقهاء) ص: ٦٢٠

صحيح عند النسائى على شرط مسلم وحسن عند الطبرانى

وغير صحيح عندالبخارى - ص: ٩٥٣

تفسير المصنف (المقتسمين) خلافاً للجمهور - ص: ٦٨٣

الاختلاف فى نسخ الاخبار - ص: ٦٥٢

شهد - حضر - ص: ٦٠٥

و هذا يويد ما ذكروا ان البخارى ترجم الابواب

و اراد ان يلحق الاحاديث فلم يتفق له اتمام ذلك وكان

اخلى بين كل ترجمتين بياضا فضم النقلة بعض ذلك الى

بعض - ص: ١٠٠١، ح: ٣

المختار فى علم الحديث من انه اذا تعارض الوفع

والوقف حكم بالرفع بعد ذلك اذا خرج من طريق فيها

ضعف لا يضر: ص: ١٠١١، حاشيه

انكر البخارى حكم القسامة بالكلية وكذا طائفة - ص: ١٠١٨

مراد الشعبي ان الحسن مع انه تابعى يكثر الحديث عن

النبي صلى الله تعالى عليه وسلّم يعنى جرى على الاقدام عليه

و ابن عمر مع انه صحابی مقلل فيه محتاط يتحرز مها امكن له۔
قلت وكان ابن عمر اتبع راى ابيه فى ذلك فانه كان يحض
على قلة الحديث عن النبي صلى الله تعالىٰ عليه و سلّم
بوجهين الخ ۔ص: ١٠٦٩، ح: ٣

قول الصحابی امرنا و نهينا فى حكم المرفوع و لو لم يضفه
الى النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم۔ ص: ١٠٨٣، ح: ٥

فائتنى على هذا ببينة اولا فعلن بك۔ ص: ١٠٩٠٢
(فيه اهتمام السند)

قال ابن ابى مليكة وكانت اعلم من غيرها
بذلك لانه نزل فيها (ما انتم باسمع الحديث) ص: ٥٩،
فيه كان ابن عمر وابن عمر اعلم بهذا الحديث لانهما كانا مشاهدين وقعة احد
رجلا لا باس به۔ص:٥٠، اى صدقا۔جيدا۔ ح:،

ان الله تعالىٰ تابع على رسوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلّم
الوحى اكثر ما كان الوحى ثم توفى ، ص: ٣٥،

ولا اراه الا حضرا جلى - ص: ٣٨،

يا اباذر اتدرى اين تغرب الشمس قلت الله ورسوله
اعلم الخ ص: ٦٩،

وجئنابك على هولاً شهيدا۔ ص: ٥٦،

فاتى على هذا الاية فكيف اذا جئنا من كل امة

بشهيد- فبكى حتى ضرب لحياه و وجنتاه فقال يارب هذه شهدت على من انا بين ظهريه فكيف على من لم اره و اخرج ابن المبارك فى الزهد من طريق سعيد بن المسيب قال ليس من يوم الا يعرض على النبى صلى الله تعالى عليه وسلم امته غدوة وعشية فيعرفهم بسيماهم و اعمالهم فلذلك يشهد عليهم ففى هذا المرسل ما يرفع الاشكال الذى تضمنه حديث ابن فضالة - عينى: ج : ٩ ص : ٣٥٠

و فينا نبي يعلم ما فى غد - فقال دعى هذه الخ ص: ٣،،

قلت يا رسول الله و انى لنا انماط قال انها ستكون ص: ٥،،

عرضت على الامم - ص: ٨٥، ٨٥٦، ٩٦٨، ٨٥٤

و كانت الكهانة فى الجاهلية فاشية خصوصا فى العرب - عينى ج : ١٠ ، ص : ١٩٨

لا ندرى ص: ٨٢٥ - المراد من عدم الدراية عدم البيان والاظهار - ص: ٨٢٥ ، ح : ٤

اى بلد هذا قلنا الله و رسوله اعلم - ص: ٨٣٣

ان كان احدكم مادحًا لا محالة فليقل احسب كذا كذا .... ولا يزكى على الله احدا - ص: ٨٩٥ ، ٩١٠

(لاادرى ما يفعله به)
لا ملك الا الله - ثم ذكر الملوك ايضا فقال ان الملوك اذا دخلوا قرية الآية - ص : ٩١٣

انما المفلس الذی یفلس یوم القیمة - انما الکرم
قلب المومن - ص : ۹۱۳

غرض البخاری ان هذا العبارات للحصر اذ ما
و الا صریح فی النفی والا ثبات و انما هو بمعنا هما ....
تحقیقته انه حصر علی سبیل الا دعا کان الکرم الحقیقی هو
القلب والشجر مجاز و کذلک الملک حقیقة هو الله والباقی
بالتجوز - حاشیہ : ۵

عسی ان یطول بک عمر - ص : ۹۰۵

قال عمر رضی الله تعالےٰ عنه الله و رسوله اعلم
ای الاخلاص - ص : ۹۲۵

اسرّ الی النبی صَلی الله تعالےٰ علیه وسلّم سرّا فما ت
اخبرت به احدا بعده - ص : ۹۳۱

الیس فیکم صاحب السر الذی کان لا یعلمه غیره
یعنی حذیفة - ص : ۹۲۹

لا تغضب - ص : ۹۰۳ انما قال النبی صَلی الله تعالےٰ
علیه وسلّم لا تغضب لانه علیه الصّلاة والسّلام کان مکاشفا
با وضاع الخلق فیامرهم بما هو اولی بهم - حاشیہ : ۹ عینی ، کرمانی

زعموا ان عامر احبط عمله .... فقال
رسول الله کذب من قاله ان له لاجرین - ص : ۹۰۸

فقال رجل منا ذاك منافق لا يحب الله ورسوله فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الا تقولوه يقول لا اله الا الله يبتغى بذلك وجه الله . ص : ١٠٢٥

ارانا الهدى بعد العمى فقلوبنا — به موقنات ان ما قال واقع الخ . ص ، ٥٠٩

فينا نبى يعلم ما فى غد . ص : ٥٧٠ ، انظر ايضا ص: ١٥٥ ج: ١

فتبسم حين رانى وعرف ما فى نفسى وما فى وجهى الخ ص: ٩٥٥

سال اناس رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن الكهان فقال لهم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ليسوا بشئ ص: ٩١٤

اى النفى باعتبار والاثبات باعتبار آخر .

ما خير النبى صلى الله تعالى عليه وسلم بين امرين الا اختار ايسرهما . ص: ١٠٠٣

هو من الامور التى وقعت على لسان عمر رضى الله تعالى عنه فوقعت كما قال . ص ، ١٠٠٩ عكس

قال الزجاج تاويل قوله من اجزاء النبوة ان الانبياء عليهم السلام يخبرون بما سيكون والرؤيا بدل على ما

يكون - ص : ١٠٣٤ ، حاشيه : ١١

بخلاف النبوة المجـردة فانها اطلاع على بعض المغيبات

، ص : ١٠٣٥ حاشيه : ٣

فان قيل يرد عليه الالهام لان فيه اخبارًا بـما
سيكون وهو للاولياء كالوحى بالنسبة الى الانبياء كالرويا
.... وقد اخبر كثير من الاولياء عن امور
مغيبة فكانت كما اخبروا - ص ، ١٠٣٥، حاشيه : ٥

علم الاحكام الشرعية المختلفة - ص : ٨٣٦

فقالت يا رسول الله قد عرفت منزلة حارثة منى ....
..... فقال انه فى جنة الفردوس - ص ، ٥٦٠

اخبر اصحابه يوم اصيبوا - ص ، ٥٦٩

انطلقوا حتى تاتوا روضة خاخ فان بها
امرأة المشركين معها كتاب من حاطب الى المشركين - ص : ٥٦٤

انى اجد ريح الجنة دون احد - ص : ٥٦٩

رجع ناس (من احد) و عبدالله بن ابى و من
تبعه من المنافقين ثلث الناس ص ، ٥٨٠ ، ح : ٣

و انى لانظر الى حوضى الآن - ص : ٥٨٥

اللهم اخبر عنا رسولك - ص ، ٥٨٥

اللّٰہ و رسُولہ اعلم ۔ ص : ۵۹۷

واللّٰہ ما علمت علی اھلی الاخیراً ولقد ذکروا رجلا ما علمت الاخیرًا ۔ ص : ۵۹۵

فاما اسامة فاشار علی رسُول اللّٰہ صَلی اللّٰہ تعالےٰ علیہ وسلّم بالذی براۃ اھلہ .... قال اھلک ولا نعلم الاخیرًا ۔ ص : ۵۹۵.

صفوان ۔ الواحدۃ صفوانۃ بمعنی الصفا۔ص: ۶۳۵

والصفا للجمع یعنی انہ مقصور جمع الصفاۃ وھی الصخرۃ الصماء ۔ عینی۔ جلد: ۸ ، ص : ۳۲۶

ھن لباس لکم و انتم لباس لھن ۔ ص : ۶۳۲

نغزو ھم ولا یغزوننا ۔ ص : ۵۹۰ فیہ معجزۃ عظیمۃ للنبی صَلی اللّٰہ تعالےٰ علیہ وسلّم حیث اخبر عن امر سیکون۔ وقد وقع مثل ما قال ۔ عینی

لاعطین ھذا الرایۃ غدًا یفتح اللّٰہ علی یدیہ۔ص: ۶۰۵

اجل رسُول اللّٰہ صَلی اللّٰہ تعالےٰ علیہ وسلّم اعلمہ لہ۔ص: ۶۳۲

ما هو على الغيب بظنين۔ الظنين المتهم والضنين
يضّن به (اى يبخل به) ص : ٣٦،

اللوح المحفوظ ام الكتب السماوية - ص : ١٠٣،

والله انى لارجو له الخير والله ما ادرى و انا رسُول
ما يفعل بى فقالت والله لا ازكّى بعده احدًا ابدًا - ص ؛ ١٠٣٧،
(و فى رواية اخرى) ما ادرى ما يفعل به - ص : ١٠٣٧،
قال الداودى ذلك قبل ان يخبر ان اهل بدر يدخلون الجنة (عينى)

يموت عبُدالله وهو آخذ بالعروة الوثقى - ص ؛ ١٠١٥

و قيل هو علم غيب فجازٗ ان يختص و يخفيه عن غيره
كذا فى فتح البارى۔ ص : ١٠٤٣ ، حاشيه ؛ ٩

قالا هذاك منزلك قال قلت لهما بارك الله فيكما
ذرأنى فادخله قالا اما الآن فلا و انت داخله ۔ ص : ١٠٤٤

فاقول يا رب اصحابى فيقول انك لا تدرى ما احد ثوا
بعدك - الحديث - ص ؛ ٩٦٦

قال الفربرى ذكر عن ابى عبدالله البخارى عن قبيصَة
قال هم الذين ارتدوا على عهد ابى بكر رضى الله تعالے عنه فقاتلهم
ابوبكر يعنى حتى قتلوا وما توا على الكفر۔ (عينى) حاشيه ؛ ٩

ثم قام اليه رجل آخر فقال ادع الله ان يجعلنى منهم
فقال سبقك بها عكاشة ۔ ص : ٩٦٨

قال السهیلی الذی عندی فی هذا انها كانت ساعة اجابة علمها علیه الصلاة والسلام واتفق ان الرجل قال بعد ما انقضت والله اعلم - (عینی) حاشیہ : ۱۵

وكل الله بالرحم ملكا .... قال یا رب اذكر ام انثی - ایضاً ص : ۹۷۶

اطلاع الحفظة علی ما هو العبد - ص : ۹۶۱ ، ح : ۱

هل ترون ما اری قالوا لا قال فانی اری الفتن تقع خلال بیوتكم كوقع المطر - ص : ۱۰۳۶

لا یاتی زمان الا الذی بعده شرمنه - ص : ۱۰۴۷

ماذا انزل الله من الخزائن (اشارة الی الخیرات) وما ذا انزل من الفتن (اشارة الی الشرور)

(لو كنت اعلم الغیب لا ستكثرت من الخیر)

صعد النبی صلی الله تعالے علیه وسلم ذات یوم المنبر فقال لا تسالونی عن شیء الا بینت لكم - ص : ۱۰۵۰

فمثل الله الجنة والنار واراه كل ما یسال عنه - حاشیہ

ان ابنی هذا سید ولعل الله ان یصلح به بین فئتین من المسلمین - ص : ۱۰۵۳

لتقو من الساعة وقد نشر الرجلان ثوبهما بینهما فلا یتبا یعانه ولا یطویانه .... وقد انصرف الرجل بلبن لقحته

فلا يطعمه .... وهو يلوط حوضه فلا يسقى فيه - ص: ١٠٥٥

ما من نبى الا وقد انذره قومه ولكنى ساقول لكم

فيه قولا لم يقله نبى لقومه - ص: ١٠٥٥

ما بعث نبى الا انذر امته - ص: ١٠٥٦

ما من الانبياء نبى الا اعطى من الآيات - الخ - ص: ١٠٨٠

متى الساعة يا رسول الله ...... قال انت مع من احببت ص: ١٠٥٩

لو استقبلت من امرى ما استدبرت الخ كتاب التمنى ص: ١٠٧٣

ما من شئ لم اره الا وقد رايته فى مقامى هذا حتى

الجنة والنار - الخ ص: ١٠٨٢

سئل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن اشياء

كرهها فلما اكثروا عليه المسألة غضب و قال سلونى فقال

رجل الخ ص: ١٠٨٣، كتاب العلم - ص: ١٩

علم رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان عائشة

تعيش بعده - ص: ٨٣٦

شبرًا بشبر وذراعًا بذراع الخ ص: ١٠٨٨

العرب قد يخرج الكلام مخرج الشك وان لم يكن فى

الخبر شك كقوله تعالىٰ لئن اشركت ليحبطن عملك - ص: ١٠٩٣، ح: ٥

كتاب التوحيد - يا معاذ اتدرى ما حق الله على

العباد قال الله و رسوله اعلم ...... اتدرى ما حقهم عليه

قال الله ورسوله اعلم۔ ص: ۱۰۹۷

نقل ابن التین عن الداؤدی قال قوله فی هذا الطریق من حدثك ان محمداً یعلم الغیب ما اظنه محفوظا وما احدیٰ ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم کان یعلم الغیب الاّ ما علّم......... انه لا یعلم من الغیب الا ما علمه الله وهو مطابق لقوله تعالیٰ فلا یظهر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول الآیة۔ (فتح الباری) ص: ۱۰۹۸، ح: ۲

فاخبر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم اصحابه خبرهم یوم اصیبوا۔ ص: ۱۱۰۱

ثم خلق السموات والارض کتب فی الذکر کل شیٔ۔ ص: ۱۱۰۳۔

واسجد لك ملئکته وعلمك اسماء کل شیٔ۔ص: $\frac{1108}{1101}$

قال یا اباذر هل تدری این تذهب هذه قال قلت الله ورسوله اعلم۔ ص: ۱۱۰۴

فیوذن باربع کلمات فیکتب رزقه وعمله واجله وشقی او سعید۔ الخ۔ ص: ۱۱۱۱

بقاء کم فیما سلف قبلکم من الامم کما بین صلاة العصر الی غروب الشمس۔ ص: ۱۱۱۲، ۱۱۲۴

لیبلغ الشاهد الغائب۔ الخ ص: ۱۱۰۹

واوحی الی هذا القرآن لا نذرکم به یعنی اهل مکة
و من بلغ هذا القرآن فهو له نذیر - ص : ۱۱۲۰

ثم علا به فوق ذلك بما لا یعلمه الا الله (حدیث معراج)
ص : ۱۱۲۰ - حتی جاء سدرة المنتهی و دنا الجبار رب العزة
فتدلی حتی کان منه قاب قوسین او ادنی -

فتأولت ذلك قبورهم - ص : ۱۰۵۲

سدرة المنتهی استنانت له کل بنعوتها کل الاستبانة
حتی اطلع علیها کل الاطلاع بمثابة الشئی المقرب - ص : ۱۰۳۹، ح ۵

الانبیاء یوحی الیهم من علم الغیب - ص : ۹۱۲، ح ۳، ص : ۹۱۰ حاشیہ ۶

یوشك ان یکون خیر ما المسلم غنم یتبع بها شغف
الجبال و مواقع القطر یفر بدینه من الفتن - ص : ۱۰۵۰، ح : ۲۹

قال تلزم جماعة المسلمین و امامهم قلت فان لم یکن
لهم جماعة و امام قال فاعتزل تلك الفرق کلها - ص : ۱۰۳۹، ح : ۲۹

اخراج اهل الخصوم والریب من البیوت بعد المعرفة - ص : ۱۰۶۲، ح : ۲۹

و انما یعلم الانبیاء من الغیب ما اعلموا به بوجه من
وجوه الوحی : ۱۰۶۵، ح : ۲۹

انه علیه الصلاة والسلام کان مکاشفا باوضاع
الخلائق - ص : ۹۰۳، ح : ۹

الله ورسوله اعلم ای الاخلاص والارادة - ص : ۹۲۵

اما انه قد صدقكم ای الحکم علی الباطن۔ ص: ٦١٢

اما انه من اهل النار الحکم علی الباطن والخاتمة۔ص: ٦٠٤

الله ورسوله اعلم۔ فی جواب هل تعلمنی احب الله ورسوله

المحبة فعل القلب۔ فیه الحکم علی الباطن۔(عینی) ص: ٦٣٥

اما هذا فقد صدق۔ فیه الحکم علی الباطن:ص: ٦٣٥

عرف ما فی نفسی۔ ص: ٩٥٥

نطع عینا من المشرکین۔ص: ٦٠٠

لا شك ان الحرمة متاخرة عن الاباحة لان الاصل فی الاشیاء الاباحة والتحریم عارض ولا یجوز العکس لانه یلزم النسخ مرتین۔ عینی ج: ٢، ص: ٥٥٨

و ذلك لان الاصل فی الاشیاء الا باحة والحظر طار علیها فیکون متاخرًا۔ عینی ج: ٣، ص: ١٣١

لان الاصل فی الاشیاء الا باحة والحظر طار علیها فیکون متاخرًا۔ عینی ج: ٣، ص: ٢٣

و فیه ان الاصل فی الاشیاء الطهارة۔ عینی ج: ٤، ص: ٦٤٥۔

فاذا تعارضت الآثار فالاصل الا باحة حتی یرد الخطر۔

(عینی ج: ٣، ص: ٣٥٩

ان الاصل فی الاشیاء الا باحة۔ عینی ج: ٥، ص: ٦١١

لان الا باحة اصل فی کل شئ۔ عینی ج: ٥، ص: ٦٣٩

لان الاصل عدم النهى والاصل الجواز فى ما تيسر من الهئيات واللباس اذا ستر العورة۔ عینی ج : ۱۰، ص : ۵۰۷

تکرار تلاوة قُل هو الله احد۔ ص : ۵۰،

احب الاعمال ادو مها الى الله۔ ص : ۹۵،

تنزه قوم عن شئ رخص فيه النبى صَلى الله عليه وسلّم۔ ص : ۹۰۱

البدعة لغة كل شئ عمل على غير مثال سبق و شرعا احداث مالم يكن له اصل فى عهد رسُول الله صَلى الله تعالےٰ عليه وسلّم وهى على قسمين بدعة ضلالة وهى التى ذكرنا و بدعة حسنة وهى ماراه (المسلمون) المومنون حسنًا ولا يكون مخالفاً للكتاب او السنة اوالاثر اوالاجماع۔

(عینی ج : ۲ ، ص : ۶۲۷)

فيه امرالسلطان والحاكم باكرام السيد من المسلمين و جَواز اكرام اهل الفضل فى مجلس السلطان الاكبر والقيام فيه بغيره من اصحابه و الزام الناس كافة للقيام الى سيدهم الخ

(عینی ج : ۱۰ ، ص : ۳۹۳)

اى باب قول النبى صَلى الله تعالےٰ عليه وسلم قوموا الى سيدكم۔

(قوله فانشزوا) اى اذا قيل لكم ارتفعوا ارتفعوا و قوموا

الی قتال عدواو صلاۃ او عمل خیر۔ عینی ج : ۱۰ ، ص : ۳۹۹

فیہ الحث علی الاقتداء بہ والنھی عن التعمق وذم التنزہ عن المباح۔ عینی ج : ۱۰ ، ص : ۳۹۸

وکان اصحابہ (ای عبد اللہ بن مسعود) یدخلون علیہ فینظرون الیہ قولا و فعلا و حرکۃ و سکونا حالاً و ملکۃ وغیرھا فیتشبھون بہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ عینی ج : ۱۰،ص: ۳۹۶

وفیہ من الفقہ انہ ینبغی للناس الاقتداء باھل الفضل والصلاح فی جمیع احوالھم فی ھیئتھم و تواضعھم للخلق ورحمتھم وانصافھم من انفسھم و فی ماکلھم و مشربھم و اقتصادھم فی امورھم تبرکاً بذلک۔ عینی ج : ۱۰ ، ص : ۳۹۶

کتاب اللباس — قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ

قال الفراء کانت قبائل العرب لا یاکلون اللحم ایام حجھم ویطوفون عراۃ فانزل اللہ الآیۃ .... وقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کلوا واشربوا والبسوا و تصدقوا فی غیر اسراف ولا مخیلۃ الخ عینی ، ج : ۱۰ ، ص : ۲۱۸

قولہ ھو واللہ خیر .... فان قلت ترک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما ھو خیر قلت ھذا خیر فی ھذہ الزمان وکان ترکہ خیرا فی زمانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لعدم تمام النزول و احتمال النسخ کما اشرنا الیہ عن قریب۔ عینی ج ۶ ص ۹۵۸

كان يهدى الى النبى صَلى الله تعالىٰ عليه وسلم العكة من السمن العكة من العسل فاذا جاء يتقاضاه جاء به وقال يارسُول الله اعط هذا ثمن متاعه فما يزيد رسُول الله صَلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان يتبسم فيا مره به فيعطى۔ص، ۱۰۰۳حاشیہ

انصرا خاك ظالماً او مظلوماً - ص ؛ ۱۰۲۸

يروى عن ابى بكر الصديق رضى الله تعالىٰ عنه انه لطم يوما رجلا لطمة ثم قال اقتص معفا الرجل۔ص ؛ ۱۰۱۸حاشیہ

الا كللكم راع وكللكم مسئول عن رعيته ..... ص ؛ ۱۰۵۷

الامام ياتى قوماً فيصلح بينهم - ص ؛ ۱۰٦٦

فقال يا ابن الخطاب والله ما تعطينا الجزل وما تحكم بينا بالعدل فغضب عمر حتى همّ بان يقع به فقال الحر يا امير المومنين ان الله تعالىٰ قال لنبيه صَلى الله تعالىٰ عليه وسلم خذ العفو وأمر بالعرف واعرض عن الجاهلين وان هذا من الجاهلين فوالله ماجاوزها عمر حتى تلاها عليه وكان وقافا عند كتاب الله عزوجل - ص ؛ ۱۰۸۲

ما منكم احد الا سيكلمه ربه ليس بينه وبينه ترجمان فينظر ايمن فلا يرى الا ما قدم من عمله وينظر الشام منه فلا يرى الا ما قدم الخ ۔ص ؛ 1119

من تصبح سبع تمرات عجوة لم يضره ذلك اليوم سم

ولا سحر - ص : ٨٥٩

باب ما يذكر فى سم النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ص: ٨٥٦

العجوه نوع من التمر يضرب الى السواد من غرس النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ورفع السحر والسم من خاصيته ذلك النوع او من دعائه صلى الله تعالى عليه وسلم وتخصيص عجوة المدينة وعدد السبع توفيقية من باب عدد الركعة. ص: ٨١٩ ح ٥

باب السحر - ص : ٨٥٧

الله ورسوله امن - ص : ٦٢٠

هذا رجل قد تبعنا فان شئت ادنت له وان شئت تركته - ص : ٨١٧

فدعوته قال ومن معى الخ - ص : ٨١٩

لم اره قبله ولا بعده مثله وكان بسط (بسيط) الكفين - ص : ٨٧٦

بسطة - خلقة وصورة اى باسطهما بالعطاء وفى قرأة عبدالله بل يداه بسطتان كذا فى الكرمانى.

سمعت جابرا يقول ما سئل النبى صلى الله عليه وسلم عن شى قط فقال لا - ص: ٨٩٢

يد الله ملأى لا تغيضها الخ ص : ١١٠٢

قال الكرمانی الغضب والشدة فی امرالله تعالے واجبان و ذلك فی باب الامر بالمعروف والنهی عن المنکر لا سیما علی الملوك والائمة یستحفظوا امرا لشریعة ولا یطرأ علیها التغیر والتبدل۔ ص:۹۰۲

فان قلت ما وجه التوفیق بینه و بین وما علمناه الشعر وما ینبغی له قلت الزجر لیس شعرا قاله الاخفش او حکایة عن شعر الغیر اوالمراد نفی صنعة الشعر لا نفسه۔ بخاری ص: ۹۰۸۔ جز ۲۵

فصعد المنبر فقال لا تسئلونی الیوم عن شئ الا بینته لکم۔ بخاری۔ ص: ۹۴۱ جز: ۲۶

قلت اخلف بعد اصحابی .... و لعلك تخلف حتی ینتفع بك اقوام۔ ص: ۹۴۳، جز: ۲۶

ان ام سلمة رضی الله عنها قالت استیقظ النبی صلی الله علیه وسلم فقال سبحان الله ما انزل من الخزائن وماذا انزل من الفتنة۔ ص: ۹۱۸

عبر عن الرحمة بالخزائن لقوله تعالے خزائن رحمة ربی و عن العذاب بالفتن لانها اسباب مؤدیة الی العذاب او هو من المعجزات لما وقع من الفتن بعد ذلك و فتح الخزائن حین تسلط الصحابة علی فارس والروم۔ بخاری۔ ص: ۹۱۸ جز ۲۶

و فیه حرمة الرکون الی الظلمة والاحتزاز عن مجالسهم
ص: ۱۰۴۶، جز: ۲۹
(حاشیه)

من زوجکها ای فی قصة الافك - ص : ٦٠٦، حاشیة : ٧

قول سیدنا عمر رضی الله تعالٰے عنه انا قاطع بکذب المنافقین -

ان الذباب لا یقع علی جسدك او کمال -

سیدنا علی رضی الله تعالٰے عنه بایع ابابکر رضی الله تعالٰے عنه فی اوّل الامر - ص : ٦٠٩ - ح :

فعیل بمعنی مفعل - ص : ٦٥٢ - الیم — مولم (اقول خبیر ـ مخبر)

سیدنا ابو طیّبة رضی الله تعالٰے عنه حجم النبی علیه الصّلاة والسّلام - اسمه نافع - ص : ٨٣٩

الا وهو شاهد ای حاضر - ص : ٦١٠

لیبلغ الشاهد الغائب (ای الحاضر) ص: ٦١٥

الطاغوت — الشیطان

من اطاعنی دخل الجنة - ص : ١٠٨١

من اطاع محـمّدا صلی الله علیه وسلّم فقد اطاع الله و من عصی محـمّدا صلی الله تعالٰے علیه وسلّم و محـمّد صلی الله علیه وسلّم فرق بین الناس - ص : ١٠٨١

غلام النبی صلی الله تعالٰے علیه وسلّم ص : ٩١٥

سیرة حلبی - ص : ٢٧٠ ، ح : ٢

ان الله و رسوله ینهیانکم عن لحوم الحمر - ص : ٦٠٣

فسقطت ام حرام عن بغلة فماتت هنالك فقبرها هنالك يعظمونه ويستسقون به ويقولون قبرالمرأة الصالحة۔عینی ج۲، ص: ۵۳۵

وفيه الحث الى الاحسان الى الناس لانه اذا حصلت المغفرة بسبب الكلب فسقى ابن آدم اعظم اجرًا وفيه ان سقى الماء اعظم قربة قال بعض التابعين من كثرت ذنوبه فعليه بسقى الماء فاذا غفرت ذنوب الذى سقى كلبا فما ظنك بمن سقى مومنا موحداً او احياه بذلك وقال ابن التين وروى عنه مرفوعا انه دخل على رجل فى السياق فقال له ماذا ترى فقال ارى ملكين يتاخران واسودان يدنوان وارى الشر ينمى والخير يضمحل فاعنى منك بدعوة يا نبى الله فقال اللهم اشكر له اليسير واعف عنه الكثير ثم قال له ماذا ترى فقال ارى ملكين يدنوان واسودان يتاخران وارى الخير ينمى والشر يضمحل قال فما وجدت افضل عملك قال سقى الماء وفى حديث سئل صلى الله تعالى عليه وسلم اى الصدقة افضل قال سقى الماء۔ عینی ج: ٦، ص: ۲۴

(انظر فى سبيل الماء فى محرم الحرام)

البدعة فى الاصل احداث امر لم يكن فى زمن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ثم البدعة على نوعين ان كانت مما يندرج تحت مستحسن فى الشرع فهى بدعة حسنة وان كانت مما يندرج تحت مستقبح فى الشرع فهى بدعة مستقبحة۔عینی ج: ۵، ص: ۳۵٦

نعم البدعة ـــ قوله بحث التراويح

قلت لا يلزم من عدم وقوعه من احد من الصحابة عدم جوازه لان ماراه المومنون حسنًا فهو عند الله حسن ولا سيما اذا فعله قوم من الصلحاء الاخبار۔ عینی۔ ج:۴، ص: ۶۸

باب موعظة المحدث عند القبر وقعود اصحابه حوله ـــ وكانّه اشار بهذه الترجمة الى ان الجلوس مع الجماعة عند القبر ان كانت لمصلحة تتعلق بالحى او الميت لايكره ذلك فاما مصلحة الحى فمثل ان يجتمع قوم عند قبرو فيهم من يعظهم و يذكرهم الموت و احوال الاخرة۔ و اما مصلحة الميت فمثل ما اجتمعوا عنده لقرآة القرآن والذكر فان الميت ينفع به۔ عینی ج ۴، ص ۲۰۶

عن عمر بن عبدالعزيز رضى الله تعالے عنه انه كان يشترى اعدالاً من سكرو و يتصدق به فقيل له هلا تصدقت بثمنه فقال لان السكر احب الى فاردت ان انفق مما احب

(عینی ج : ۴ ، ص : ۳۲۵)

یوم ابی جندل۔ ص: ۱۰۸۲

اقول كذلك يوم العرس ـــ يوم الولادة

الصدقة للمتصدق واهله بنفسه ان كانوا محتاجين۔

نیه سند کل طعام الفاتحة للمتصدق اذا كان محتاجًا

من مسح راس يتيم لا يمسحه الا لله كان له بكل شعر يمر
يديه عليها حسنه۔
ان رجلا شکی الی النبی صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم
قسوۃ قلبه فقال اطعم المسکین وامسح راس الیتیم۔ص: ۹۴۰، حاشیہ: ۳
ای الاسلام خیر قال تطعم الطعام و تقرء السلام علی من
عرفته وعلی من لم تعرف۔ ص: ۹۲۱
فاخذ کانه یتهیا للقیام فلم یقوموا الخ ص: ۹۲۸
واستحی ان یقول لهم قوموا لانه علی خلق عظیم حاشیہ: ۲
وکان یضحک رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم۔ص: ۱۰۰۲

☆ قال القرطبی فی شرح مسلم یجوز ان یرادبالخلائق من عدانبینا ﷺ یدخل هوفی عموم خطاب نفسه الخ (حاشیه ۸)

☆ فیقول اناعطیکم افضل من ذلک قالوا یارب وایّ شیءٍ افضل من ذلک فیقول احل علیکم رضوانی (ص۹۲۹)

☆ انمااناقاسم ویعطی الله (ص۱۰۸۷)

☆ فقال اعلموا انما الارض لله ولرسوله وانی اریدان اجلیکم من هذه الارض ...... والافاعلموا انماالارض للهولرسوله (ص۱۰۹۱، ۱۰۹۲)

☆ ویقضی اللهعلی لسان رسوله بماشاء (ص۱۱۱۴)

☆ ماری ربک الایسارع فی هواک (ای رضاک) (ص۷۶۶)

☆ یریهم الله کرامة نبیه ﷺ (ص۹۰۰)

☆ فقال مااسمک قال حزن قال انتِ سهل فقال لااغیراسماسمانیه ابی ......مازالت زالت فیناالخزونة بعد (فیه اختیار) (ص۹۱۴)

☆ قال ابن عیینة ای مع ذلک العسر یسراآخر(المعرفة المعادة عین الاولی والنکرة غیرها (حاشیه ۳)

☆ کیف تفعل شیأً لم یفعله رسول الله ﷺ قال عمرهذاوالله خیر (ص۷۴۵)

☆ فیه اشعاران من البدع ماهوخیر (طیبی، حاشیه ۵)

☆ واقرء القرآن فی کل شهرقال قلت انی اطیق اکثرمن ذلک (ص۷۵۵)

☆ لیس فیه مخالفة النبی ﷺ لانه علم ان مراده تسهیل الامروتخفیفه علیه وان الامرلیس للایجاب کذافی الکرمانی

☆ واغرب بعض الظاهرية فقال يحرم ان يقرء القران فى اقل من ثلاث

☆ فاذارجل آدم بسط الشعر' الحديث (ص ۱۴۰) فان قلت مرّفى الانبياء فى باب مريم واماعيسى فاحمر جعدقلت ذلک ليس فى الطواف بل فى وقت آخراويرادجعودة الجسم وقال فى المجمع احمرياول بالادمة وهى السمرة لتقاربهمالئلاينافى وصفه فى اخرى بانه آدم انتهى (حاشيه' ۱۰)

☆ عون المرأة زوجهافى ولده' (ص۸۰۸)

☆ قال فى المجمع والامر للارشادلاللوجوب والالم يسمع الانكارمن عمرولم يسلم ﷺ انكاره كيف وقدعاش ﷺ بعده ايامافلوكان فيه مصلحة لم يتركه فظهرانه تبين له ﷺ ان تركه مصلحة وقيل ارادالنص على خلافة الصديق فلماتنازعواواشتدمرضه عدل عنه معولاعلى ماأصل فيه من استخلافه فى الصلوة .... قال ابن بطال عمرافقه من ابن عباس حيث اكتفى بالقران ولم يكتف ابن عباس به فان قيل كيف جازبهم مخالفة امره قلناقدظهرمنه من القران مادل على انه لولم يوجب ذلک عليهم (حاشيه' ۸)

☆ باب وشاورهم فى الامر ...... وان المشاورة قبل العزم ...... فاذاعزم الرسول لم يكن بشرالتقدم على الله ورسوله ...... قالوارقم فلم يمل اليهم بعدالعزم' (ص ۱۹۵)

☆ يجوزان يكون قول النبى ﷺ فى الحديث السابق "هلم اكتب لكم كتابا الخ"على سبيل المشاورة اوعلى سبيل الامتحان لاعلى حقيقة الطلب

☆ امانه قدصدقكم (ص ۲۱۲)

☆ واعلم انه ﷺ سئل عمايجوزلبسه فاجاب بعدمالايجوزلبسه لتدل بالالتزام من على ما يجوز وانماعدل عن الجواب الصريح اليه لانه اخصرواخصراولان السوال كان من عما لايلبس لان الحكم العارض المحتاج الى البيان هوالحرمة كذافى الكرمانى (حاشيه' ۸۶۳)

☆ ومطابقة الحديث للترجمة من حيث ان النبی ﷺ خص النهی بحالتین فمفهومه ان ماعداهمالیس منهیاعنه لان الاصل عدم النهی والاصل الجوازفیماتیسرمن الهیات والملابس اذاسترالعورة (ص۹۳۰)

☆ معنی الطاغوت هوالشیطان والصنم ' (ص۱۰۰۶'۹۷۲' ج ۲)

☆ لان النبی اذاصدق صارت مقالیدامته وملکهم الیه ' (ص۲۷۷' ج۳)

☆ البیعة علی الاسلام والایمان والجهاد (ص۱۱۶)

☆ عبدالعصاء ای مامور '(ص۹۷۲)اقول کذالک عبدالنبی ای ماموره

☆ عبدالرجل '(ص۱۰۵۷)اقول کذالک عبدالنبی

☆ الحرام له معنیان النذرله معنیان

☆ ارادةالعرف من الکلام ' (النذرالعرفی) (ص۹۸۸)

☆ فلیعلمن الله (ص۷۰۳)ظاهره بانه لایعلمه فی الماضی ولیس کذلک لان علمه ازلی (ح۵)

☆ ذهاب الصالحین ' (ص۹۵۲)

☆ اذاکان فعل الولی منسوب الی الله عزوجل فالاستعانة من الولی منسوب الی الله عزوجل . فاعطاء النبی والولی هواعطاء الله عزوجل فتدبر

☆ ان اللهقال من عادی لی ولیافقداذنته بالحرب وماتقرب الی عبدی بشیٍ احب الی ممماافترضت علیه ولایزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احببته فاذااحببته فکنت سمعه الذی یسمع بی وبصره الذی یبصربه ویده التی یبطش بهاورجله التی یمشی بها(ص۹۶۳)اول حدیث عائشة وفوأده الذی یعقل به ولسانه الذی یتکلم به (حاشیه)......

......وعن ابی عثمان احدائمةالصوفیه ماسندعنه البیهقی فی الزهدمعنی اسرع الی قضاء حوائجه من سمعه فی الاسماع وعینه فی النظرویده فی اللمس ورجله فی المشی (حاشیه ۲)

☆ یحشر الله العبادفینادیهم بصوت یسمعه من بعد کمایسمعه من قرب اناالملک انا لدیّان (ص ۱۱۱۴)

☆ حمله بعض الائمة علی مجاز الحذف ای مرمن ینادی الخ (ح ۳)

☆ کان رجلالاباس به صدقا (ای جیدا) الخ (ص ۲۲۰ ح ۷)

☆ شاهدای حاضر (ص ۶۱۰، ۶۲۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۹۵، ۸۱۱، ۱۰۲۳، ۸۰۰، ۸۸۰، ۸۸۲، ۷۱۸، ۷۸۲).

☆ لم یشهدکم، لم یحضرکم (ص ۱۰۱۷، ۱۱۰۹)

☆ عن ابن عباس قال قال النبی ﷺ یوم احد........... الحدیث 'هذاالحدیث من مراسیل الصحابة رضی الله تعالی عنهم' (ص ۵۸۷)

☆ ماسمعت احداً منهم یحدث عن النبی ﷺ الاانی سمعت طلحة یحدث عن یوم احد خشیة ان یقعوافی قوله علیه ﷺ من کذب علی متعمدا (ص ۵۸۱ ح)

☆ اهبان بن اوس، (ص ۱۰۰) وقال الکرمانی ویروی وهبان بالواو المضمومة ابن اوس قلت وهبان هوابن صیفی الغفاری ویقال اهبان نزل البصرة وابتنی بهاداراً ولماحضر الموت قال کفنونی قالت ابنته عدیسةفزدناثوباثالثاقمیصاودفناه فاصح ذلک القمیص علی المشحب موضوعاقال ابوعمرروی هذاالخبر ثقاة اهل البصرة (عینی ج ۸، ص ۲۸۸)

☆ لوکان الایمان عندالثریالناله رجال اورجل من هولاء (الفرس) (ص ۷۲۲)

☆ قال القسطلانی عدم معرفة ذلک المعرف لایستلزم نفی معرفة غیره (ص٢٦٥، ج٢)

☆ یحیی بن صالح، (ص٨٣٠) ابوحاطی ابوزکریاویقال ابوصالح الشامی الدمشقی ویقال الحمصی وهومن جملة الائمة الحنفیة اصحاب الامام ابی حنیفة وکان عدیل محمدبن الحسن الی مکة (عینی، ج١٠، ص١١٥)

☆ وزادنی احمدای احمدبن حنبل الامام رضی الله تعالی عنه، (ص٨٤٣)

☆ فقال ای ابوموسی لاتسئلونی مادام هذاالحبرفیکم (ص٩٩٧)

☆ الروایة عمن سمع النبی ﷺلیست بقادحة اذالصحابة کلهم عدول (ص١٠١٢، حاشیه ١١)

☆ قال مؤمل، لم یخرج البخاری عنه الاتعلیقاوهوصدوق کثیرالخطأ (ص١٠٤٩، حاشیه ٣)

☆ ای لایذکرالدلیل من السنة (حاشیه)

☆ متی الساعة قال مااعددت لها (ص٩١١)

☆ انظرایضاالمواهب مع الزرقانی قول حسان رضی الله تعالی عنه ان قال یومامقاله غائب الخ

☆ وبشره بالجنة علی بلوی تصیبه (ص٩١٨)لعل البلوی یشتمل سقوط خاتم النبی ﷺ من یده فی البئروکان یلعب کمامرونکت النبی ﷺوضربه العودفی الماء والطین یناسبه (حاشیه ٣، ص٩١٨)

☆ ذکرالنبی ﷺمن یقتل ببدر (وهذامن ابلغ معجزاته ﷺ) (ص٥٦٣)

☆ لعل اللهاطلع الی اهل بدر، (ص٥٦٧، ٦٢٦) قوله لعل اللهقال النووی راجع الی عمرلان وقوعه محقق عندالرسول،قلت الترجی فی کلام اللهورسوله للوقوع، (عینی، ج٨، ص١٥٨)

☆ فکان رسول الله ﷺیقول انی لارجوذلک (ص٥٨٧)

☆ وفی المرقاة والاقرب ان ذکرلعل لئلایتکل الخ ....

☆ انطلقوا حتى تاتوا روضة خاخ فان بها امره امرأة المشركين معها كتاب حاطب الى المشركين ' (ص۵٦٧)

☆ وفينانبى يعلم مافى غدٍ (ص۵۷۰)فيه كراهية نسبة علم الغيب لاحدمن المخلوقين

☆ انهاطيبة تنفى الذنوب ' (ص۵۸۰) اى المدينة والمقصودمن النفى الاظهاروالتميزومن الذنوب اصحابهاالمدينة الطيبة تميز المنافقين

☆ **فانتم اعلم** (ص۵۹۹)(انتم اعلم باموردنیاکم)**ليس علىٰ حقيقة وانماهوتحكم** '(عینی'ج۸'ص۲۸۴)

☆ فقالت زينب يارسول اللهواللهماعلمت الاخيراوهى التى تسامينى

☆ وكان صفوان بن المعطل السلمى ثم الذكوانى من وراء الجيش (ص۹۵۴)

☆ اقول۔مولی عزوجل کواپنے حبیب نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی نعلین مبارک میں نجاست کا رہنا پسند نہ ہوا' تو لباس میں کیسے پسند ہوسکتا ہے' بے شک محبوب خداعزوجل کا لباس شریف نجاست سے پاک وصاف ہے۔

☆ يانبى الله لولاامتعتنابه ......اى بلاابقيته لنا......لنتمتع بعامر (ص۲۰۳)

☆ امانه من اهل النار' (ص۲۰۴'۲۰۵)انک لست من اهل النارولكنك من اهل الجنة (ص۸۱۷)

☆ مفاتيح الغيب خمس لايعلمهاالاالله......الامن ارتضى من رسول فانه يطلع على مايشأ من غيبه (ص۱۶۸۱'حاشيه)

☆ فماوجه التخصيص بالخمس 'قلت التخصيص بالعددلايدل على نفى الزائد اوذكر هذاالعددفى مقابلة ماكان القوم يعتقدونه انهم يعرفون من الغيب هذه الخمس او لانهم يسئلون هذه الخمس.........قال ابن ابطال هذايبطل خرص المنجمين فى تعاطيهم على الغيب الخ (ص۱۶۸۱'حاشیہ'۷) سوره والذاريات

☆ وقال على الرياح (ص۹۱۷)واخرجه عبدالرزاق من وجه آخرعن ابی الطفیل قال شهدت علیاً رضی الله تعالی عنه وهویخطب وهویقول سلونی فوالله لاتسئلونی عن شی یکون الی یوم القیمة الاحدثتکم به وسلونی کتاب اللهفوالله مامن آیة الاو انااعلم بلیل انزلت ام بنهار ام فی سهل ام فی جبل ' (عینی ' ج۹' ص۱۶۷)

☆ یقول الله یاتیه علم الغیب 'فلایبخل به علیکم بل یعلمکم ویخبرکم ولایکتمه کما یکتم الکاهن ماعنده حتی یاخذعلیه حلوانا' (بغوی 'ص۱۸۰)وهکذافی الخازن

☆ قالت واحزننی فنمت فرایت لعثمن عیناتجری فاخبرت رسول الله ﷺ فقال ذلک علمه ' (ص۱۰۳۷)

☆ انی لارجوله الخیرمن اللهواللهماادری وانارسول الله مایفعل به (بی)ولابکم الحدیث (ص۱۰۳۹)

☆ هونفی الدرایة التفضیلیة ....اوزجرلقائله عثمان هنالک الجنة یحکمهابالغیب ' (ص۱۰۳۹ 'حاشیه ' ۱۱)

☆ ولانقضی (نعصی)بالجنة ان فعلناذلک (ص۱۰۱۵)

☆ یموت عبداللهوهو آخذبالعروةالوثقی (ص۱۰۳۸)

☆ انی هززت سیفافانقطع صدره فاذاهوماصیب من المومنین یوم احدثم هززته اخری فعاداحسن ماکان (ص۱۰۴۲)

☆ انماانابشروانکم تختصمون الی ولعل بعضکم ان یکون الحن لحجته من بعض ' (ص۱۰۶۲ '۱۰۶۵)

☆ فیه ان البشرلایعلم الغیب الاان یعلمه الله (ح'۲)

☆ وانمایعلم الانبیاء من الغیب ماعلموابه بوجه من وجوه الوحی ' (ص۱۰۶۵ 'ح۱)

☆ لوبمعنی ان بمجردالملازمة (حاشیه ۷) ای لوعلمت فی اول الامرماعلمت آخراو هو جوازالعمرة فی اشهرالحج ماسقت الهدیٰ (ص۱۰۹۵،حاشیه ۲)

☆ فلماسلم قام علی المنبرفذکرالساعة وذکران بین یدیهاامورًاعظامًاثم قال من احب ان یسأل عن شی فلیسأل عنه فوالله لاتسألونی عن شیءٍ الااخبرتکم مادمت فی مقامی هذاقال انس فاکثرالناس البکاء واکثررسول اللهﷺان یقول سلونی الخ (ص۱۰۸۳)

☆ انماخطب النبی ﷺبعدالصلوة وقال سلونی لانه بلغه ان قومًا من المنافقین یسألون منه ویعجزون عن بعض مایسألونه فتغیظ وقال لاتسألونی عن شی الاانبأتکم به ' (ص۱۰۸۳،حاشیه ۷)

☆ سمعت النبی ﷺیقول ان اللهلاینزع العلم بعدان اعطاکموه انتزاعاولکن ینتزعه عنهم مع قبض العلماء بعلمهم فیبقی ناس جهال یستفتون فیفتنون برأیهم فیضلون ویضلون (کتاب العلم،ص۲۰،ص۱۰۸۶)

☆ ولن یزال امرهذاالامة مستقیماحتی تقوم الساعة (ص۱۰۸۷)

(فیه خطاب النبی ﷺللغائبین ،فتدبر)

☆ باب قول النبی ﷺلتتبعن سنن من کان قبلکم ......قال لاتقوم الساعة حتی تاخذامتی یاخذالقرون قبلها.

☆ باب قول الله عالم الغیب فلایظهرعلی غیبه احداالامن ارتضی من رسول الآیة وان اللهعنده علم الساعة ......الیه یردعلم الساعة ...... (ص۱۰۹۷)والرسول اماجمیع الرسل اوجبرئیل لانه المبلغ الیهم واختلف فی المراد بالغیب فقیل هوعلی عمومه وقیل مایتعلق بالوحی خاصة وقیل مایتعلق بعلم الساعة ......وفی الآیة ردعلی المنجمین

وعلى كل من يدعى انه يطلع على ماسيكون من حيوة اوموت اوغيرذلك لانه يكذب القرآن (ح١٠)

☆ مفاتيح الغيب خمس لايعلمهاالاالله الحديث (ص١٠٩٧)قوله مفاتيح الغيب استعارة مكنية وامامصرحة ولماكان جميع مافى الوجودمحصورافى علمه شبهه الشارع بالمخازن واستعارلهابهاالمفتاح والحكمة فى جعلهاخمساالاشارة الى حصر العوالم فيهافقى قوله ماتغيض الارحام الى مايزيدفى النفس وينقص ......وفى قوله لايعلم متى ياتى المطر اشارة الى امورالعالم العادى ......وفى قوله لاتدرى الى امور العالم السفلى ......وفى قوله لايعلم مافى الغداشارة الى انواع الزمان ومافيهامن الحوادث وفى قوله لايعلم متى الساعة اشارة الى علوم الآخرة فان يوم القيمة اولها واذانفى علم الاقرب انتفى علم مابعده فجمعت الآية انواع الغيوب وازالت جميع الدعاوى الفاسدة (ح١١)

☆ اى شهرهذاقلنااللهورسوله اعلم (ص١١٠٩)

☆ اختلف الخبرالواردفى قدرمسافةمابين السماء والارض وذكرالترمذى مأة عام وذكرالطبرانى خمس مأة عام ......بين السماء الدنياوالتى تليهاخمس مأة عام وبين كل سماء خمس مأة عام ......وغلظ كل سماء مسيرة خمس مأة عام وبين السابعة وبين الكرسى خمس مأة وبين الكرسى وبين السماء خمس مأة عام (ص١١٠٤،ح٣)

☆ انى اعطى الرحل وادع الرحل والذى ادع احب الى من الذى اعطى اعطى اقواما لمافى قلوبهم من الجزع والهلع واكل اقوامالى ماجعل اللهفى قلوبهم من الغنى والخير منهم عمروبن تغلب (ص١١٢٥) (فيه اطلاع على القلوب)

☆ اریتک فی المنام مرتین اذارجل یحملک فی سرقه حریر فیقول هذه امرأتک ...... (ص ۱۰۳۸)

☆ وقدنذل المرأة ممایقترن فی الرویاعلی فتنة تحصل للوالی والملبوس کله یدل جسم لابسه لکونه یشمل علیه ولاسیمااذاللباس فی العرف دال علی اقدارالناس اوموالهم وثیاب الحریریدل عل النکاح 'الخ

☆ فواللهماعلمت علی اهلی الاخیرافذکربرأة عائشة (ص ۱۰۹۶)

☆ یردن علی ناس من اصحابی .... (ص ۹۷۴)

☆ یردن علی اقوام اعرفهم ویعرفوننی

☆ بینااناانائم (قائم) اذازمرةجئ اذاعرفتهم خرج رجل من بینی وبینهم فقال هلم فقلت این قال الی النار واللهقلت وماشانهم قال انهم ارتدوابعدک علی ادبارهم القهقری'الحدیث (ص ۹۷۵)

☆ انافرطکم علی الحوض لیرفعن الی رجال منکم (ص ۱۰۴۵)

☆ وجمیع اهل البدع والظلم والجورداخلون فی معنی هذاالحدیث ' (حاشیه ۴)

☆ فجاء نااللهبهذاالخیرفهل بعدهذاالخیرمن شر الخ (ص ۱۰۴۹)

☆ ان یخرج وانافیکم فاناحجیجه فانه محمول علی ان ذلک کان قبل ان یتبین له (حاشیه)

☆ هذالایمنعه شرع ولاعقل وهوظاهرالحدیث فوجب المصیر الیه (ص ۹۸۳'حاشیه ۲)

☆ مع ان المال لرسول الله ﷺله ان یعطی من شاء ویمنع من شاء (ص ۱۰۶۳'حاشیه ۲)

☆ ماظن فلانافلانایعرفان من دینناشیأوقال اللیث کانارجلین من المنافقین (ص ۸۹۶)

☆ ثم ترک فتحلل (ص ۲۱۸)

☆ قیل کیف فعلهم خیراًمما کان فی زمن رسول الله ﷺ
واجیب یعنی هو خیر فی زمانهم وکذاالترک کان خیرافی زمانه
لعدم تمام النزول واحتمال النسخ فلوجمعت بین الدفتین
وسارت به الرکبان الی البلدان ثم نسخ لادی ذلک
الی اختلاف عظیم (عینی،ج ۱۱،ص۷۱۴،۸۱۴)

☆ احسن الحدیث کتاب الله واحسن الهدی هدی محمد ﷺ (ص ۹۰۱)

☆ فیه ان کتاب اللّٰہ احسن من کل حدیث کل المخلوق منفرداومجتمعا
وهوهدی محمد ﷺ احسن من هدی کل المخلوق منفرداومجتمعا

☆ باب الضحک والتبسم
انک لعلی خلق عظیم

☆ البغیض النافع (ص ۸۴۹)

☆ امرالمعجزة خارج عن الطب (مافوق الاسباب) (ص ۸۴۹،ح ۲)

☆ للشارع ان یخص من شاء من العموم بماشاء (ص ۷۲۶،ح ۱۱)

☆ لکن الکسوة فی هذه الامة اهم لان الامورالمتقادمة تتاکدحرمتهافی النفوس وقد
صارترک الکسوة فی العرف عضافی الاسلام واضعا فالقلوب المسلمین
(عینی،ج ۴،ص ۶۰۳)

☆ ان الامام احمدسئل عن تقبیل قبرالنبی ﷺ وتقبیل منبره فقال لابأس بذلک وقال
المحب الطبری ویمکن ان یستنبط من تقبیل الحجرواستلام الارکان جوازتقبیل ما
فی تقبیله تعظیم اللّٰہ تعالی فانه وان لم یردفیه خبربالندب لم یرد بالکراهة ....

بعضهم کان اذارای المصاحف قبلها واذارای اجزاء الحدیث قبلها و اذا قبور الصالحین قبلهاقال ولایبعدهذا

(عینی ' ج ۴' ص ۲۰۷)

☆ سنۃاللہ فی الانبیاء الماضین ان لایواخذھم بماحل بھم ای نفی الحرج عنھم '

(ص ۴۰۵ ' ج ۵)

☆ منھم من یلمزک فی الصدقات

(ص ۱۰۲۴)

(نزلت فی الخوارج ای الوھابیۃ)

الخوارج کانویعیبون للنبی ﷺفی الصدقات 'الوھابیۃ اتباعھم یعیبون العلماء اھل السنۃ والجماعۃ باعتبارالصدقات ای الفاتحۃ والاعراس ومجالس الخیرولکن الوھابیۃ اشدشرلانھم یاکلون ثم یعیبون الخ فتفکر

☆ الدعاء عندسماع الفتح مرارا

(ص ۶۲۵)

☆ الدعاء والطعام بین یدیہ

(ص ۹۸۹)

☆ یکبرویصل ویدعو(بین السطور)(ص ۶۱۴)فیہ الدعاء بعدصلاۃالنفل

☆ اختلف العلماء فی رفع الیدین عندالدعاء فکرھہ مالک فی روایۃ اجازۃ غیرہ فی کل الدعاء

(عینی ' ج ۳' ص ۳۲۱)

☆ قال النووی قال جماعۃ من اصحابناوغیرھم السنۃ فی کل دعا لدفع بلاء کالقحط یرفع یدیہ ویجعل ظھرکفیہ الی السماء فاذادعالسوأل شی وتحصیلہ جعل بطون کفیہ الی السماء

(عینی ' ج ۳' ص ۴۵۷)

☆ قیل کیف یکون فعلھم خیراماکان فی زمن رسول اللہ واجیب یعنی ھوخیرفی زمانھم وکذاالترک کان خیرافی زمانہ لعدم تمام النزول واحتمال النسخ فلو

جمعت بين الدفتين وسارت به الركبان الى البلدان ثم نسخ لادمى ذلک الى اختلاف عظیم‘ (عینی‘ج ١١‘ص١٧٤٨١٤٣)

☆ وعدة الخوارج عشرون فرقة وقال ابن حزم اسؤهم حالا الغلاة وهم الذين ينكرون الصلوات الخمس ويقولون الواجب صلاة بالغداة وصلوة بالعشى ومنهم من يجوز نكاح بنت الابن وبنت ابن الاخ والاخت وان من قال لااله الاالله فهو مومن عندالله ولو اعتقد الكفر بقلبه‘ (ص٢٤٠‘ج١١)

انهم انطلقوا الى آيات نزلت فى الكفار ...... الحديث

☆ كان عبدالله بن عمرو ابن عباس و ابن ابى اوفى وجابر و انس بن مالک و ابو هريرة وعقبة بن عامر و اقرانهم رضى الله تعالى عنهم يوصون الى اخلافهم بان لايسلموا على القدرية ولايعودوهم ولايصلوا خلفهم ولايصلوا عليهم اذا ماتوا (عینی‘ج ١١‘ص٢٤٠)

صحیح مُسلم جلد اوّل

الصحابة بقولهم الله ورسوله اعلم۔ ص : ۲۲۳

☆ هل تدری ما احدثوا بعدك الخ۔ ص : ۱۲٦

☆ المراد به المنافقون والمرتدون او اصحاب المعاصی والكبائر او اصحاب البدع وكل من احدث فی الدین فهو من المطرودین عن الحوض كالخوارج والرافض وسائر اصحاب الاهوأ۔ ص : ۱۲٦

☆ یذكر الله تعالیٰ فی كل احیانه

هذا الحدیث اصل فی جواز ذكر الله تعالےٰ بالتسبیح والتهلیل والتكبیر والتحمید وشبهها من الاذكار وهذا جائز باجماع المسلمین .... كان یذكر الله تعالیٰ متطهرا ومحدثا وجنبا وقائما وقاعدا ومضطجعا وماشیا۔ ص : ۱٦۲

☆ اذا سمعت صوتا فناد بالصلاة ای صوت الشیطان ص ۱٦٥

☆ القیام للداخل اذا كان من اهل الفضل والخیر فلیس من هذا بل هو جائز عند السلف والخلف ص : ۱۷۷

☆ تعظیم النبی صلی الله تعالےٰ علیه وسلم ورویته والفرح به واعلان حضوره بالتصفیق فی الصلاة ص : ۱۷۹، ۱۷۸

☆ اقیموا الركوع السجود فوالله انی لاراكم من بعدی وربما قال من بعد ظهری اذا ركعتم وسجدتم ص : ۱۸۰

قال احمد بن حنبل وجمهور العلماء هذه الروية روية

بالعـــين حقيقة.

(من بعدى) اى من ورائى .... قال القاضى وحمله بعضهم على مابعد الوفاة وهو بعـيد عن سـياق الحديث.

☆ كيفية الصلاة على النـبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلّم فى الصلاة اللهـــم صل على ســيدنا محمد - ص: ٤٥

☆ استحب العلماء قـراءة القران عند القبر هذالحديث ص:١٤١

☆ تسألوه الزاد فقال لكم كل عظم ذكر اسـم الله عليـه .... وكل بعرة علف لدوابكم الخ ص: ١٨٣

☆ التصرف فى الصدر وازالة الوسوسة والكبر من القلب ص: ١٨٨

☆ فرفع يديه وقال اللهـــم امتى امتى وبكى الخ ص: ١١٣ فيـه استحباب رفع الـيد للدعا.

☆ انـما هى اى المساجد لذكر الله والصلاة وتلاوة القرآن ص: ١٣٨

☆ الـتبرك بآثار الصالحيـن. ص: ١٩٦

☆ اسـئالك مرافقتك فى الجنة. ص: ١٩٣

☆ تخصيص المكان للصلاة فى المسجد النـبوى ص: ١٩٧

☆ بينما انا نائم اتـيت بمفاتيح خـزائن الارض فوضعت فى يدى ص: ١٩٩ ، ٢٠٠

☆ عادة مسلم وغيره من ائمة الحديث يذكرون الاحاديث التى يرونها منسوخة ثم يعقبونها بالناسخ ۔ ص : ١٥٦

☆ جواز الاجتهاد فى زمن النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ص:١٦١.

☆ مفهوم العدد باطل عندجمهورالاصولين ۔ ص : ٢٣١

☆ لولا انى رايت رسول الله صلى الله تعالے عليه وسلم يفعله لم افعله ۔ ص : ٢٣٥

☆ مارايت رسول الله صلى الله تعالے عليه وسلم يصلى سبحة الضحى قط وانى لاسبحها الخ ص : ٢٣٩

☆ كان يفعل لا يلزم منه الدوام ولا التكرار عند الاكثرين والمحققين من الاصولين ص : ٢٥٣

☆ واصل بن عبد الرحمن كان يختم القرآن كل ليلتين.ص : ٢٦٢

☆ كانت عائشة رضى الله تعالى عنها اذا عملت العمل لزمته ص ٢٦٦

☆ كان آل محمد اذا عملوا عملا اثبتوه ص:٢٦٦

☆ كان رسول الله صلى الله تعالے عليه وسلم اذا عمل عملا اثبته ۔ ص : ٢٥٦

☆ الصحابة كلهم عدول ص٢٨٦

☆ القرأة بالاحرف اسبعة كانت فى اول الامرخاصة .... عادت الى قرأة واحدة ص : ٢٢٧

(التقليد الشخصى)

☆ الاینظر المصلی اذا کیف یصلی فانما لنفسه وانی واللہ لابصر من ورأی کما ابصر من بین ایدی (ص۱۸۰)

☆ یرغب الی الخلق حتی ابراھیم علیه السلام (ص۲۷۳)

☆ فتلاعنا فی المسجد انا شاهد(ای حاضر) (ص۴۸۹)

☆ مامن شی لم اکن رایته الاقد رایته فی مقامی هذا (ص۲۹۸)
حتی الجنة والنار الخ

☆ مامن شی توعدونه الاقد رایته فی صلاتی هذه (ص۲۹۸)

☆ انی رایت الجنة ......لو اخذته لاکلتم منه بقیت الدنیا ورایت النار' الخ (ص۲۹۸)

☆ عرض علی کل شی تولجونه......ای من جنة ونار وقبر ومحشر وغیرها......فعرضت علی الجنة وعرضت علی النار الخ (ص۲۹۷)

☆ هذا اولی واشبه بالفاظ الحدیث الخ (نووی) (ص۲۹۷)

☆ رایت فی مقامی هذا کل شی وعدتم (ص۲۹۶)

☆ یاتی قبا کل سبت

☆ شدالرحال والسفر لزیارة قبر النبی علیه الصلاة والسلام الخ (ص۹۴)

☆ ان اللہ تعالی خص جبرئیل بالوحی والغیب (ص۸۹)

☆ التمسک بالعموم ......ای ما انزل علی فی الحمر شی الاهذه الآیة الفاذة الجامعة (ص۳۱۹)

☆ لست مثلنا یارسول اللہ ﷺ (ص۳۵۴)

☆ وهو ابلغ فی التفهم والتدبر من قراته بنفسه (ص۲۷۰)

صحیح مسلم جلد دوم

يستحب القيام لاهل الفضل اذا اقبلوا عند جماهير العلماء ـ ص : ۹۵

يبلغ صوت عباس رضى الله تعالیٰ الی ثمانية اميال ص: ۱۰۰

يستحب بيان احوال رسول الله صلى الله تعالےٰ عليه وسلم و اصحابه و غزواتهم عند اجتماع المسلمين ـ ص : ۱۰۳

و اجتماعهم على الطعام و جواز دعائهم اليه قبل ادراكه الخ ـ ص : ۱۰۳

يستحب تكرير الدعاء ثلاثا ـ ص : ۱۰۸

انما ملك الجبال و قد بعثنى ربك اليك لتامرنى بامرك بما شئت ـ ص : ۱۰۹

والله لحما رسول الله صلى الله تعالے عليه وسلم اطيب ريحا منك ـ ص : ۱۱۰

كان عامر رجلا شاعرا ـ ص : ۱۱۱

و جبت يا رسول الله لولا امتعتنا به ـ ص : ۱۱۲

ما استغفر رسول الله لا نسان يخصه الا اشتهد ـ ص : ۱۱۵

الصحابة كلهم عدول قدوة لا نخالة فيهم رضى الله تعالےٰ عنهم ـ ص : ۱۲۲

اغثني يا رسول الله ـــ فى يوم القيامة ـ ص : ۱۲۳

لا املك لك من الله شيئا اى الا باذن الله تعالى ص : ۱۲۳

ولا يشترط فی الانتفاع لمحبة الصالحین

ان یعمل عملهم اذ لو علمه لکان منهم - ص : ۳۳۱

و لیقض الله علی لسان نبیه صلی الله علیه وسلم ما احب ۳۳۰

لکلام الملك و تصرفه اوقات - ص : ۳۳۲ ، ۳۳۳

ثم یخرج الملك بالصحیفة فی یده فلا یزید

علی امر ولا ینقص - ص : ۳۳۳

العلم بالمتشابهات - ص : ۳۳۹

انت الذی اعطاه الله علم کل شی - ص : ۳۳۵

مناظرة اهل العلم علی سبیل الفائدة و اظهار

الحق جائز باجماع المسلمین - ص : ۳۳۹

من سن فی الاسلام سنة حسنة فعمل بها بعده

(الحدیث - ص : ۳۴۱)

سواء کان ذلك الامر الجدید تعلیم علم او عبادة

او ادب او غیر ذلك - ص : ۳۴۱

تبدیل الهیئة - ص : ۳۱۱

الصحیح ان ذکر اللسان مع حضور القلب افضل

من ذکر القلب وحده - ص : ۳۴۴

الله فی عون العبد ما کان العبد فی

عون اخیه - ص : ۳۴۵

ان اعطتیها عن مسئالة لشاد و ان اعطتیها من

غیر مسئالة اعنت علیها ۔ ص : ۱۲۰

اقول اذا کان کذلك فالانبیاء علی نبینا و علیهم

الصلاۃ والسّلام اعطوا نبوۃ و امارۃ من غیر مسئالة فیعینهم

الله تعالٰی فی الاحکام ففی کل حکمهم حکمة۔ فتدبر

اما انا فا نام و اقوم وارجو فی نومتی ما ارجو

فی قومتی ۔ ص : ۱۲۱

من اطاع امیری فقد اطاعنی و من عصا امیری

فقد عصانی ۔ ص : ۱۲۴

لزوم جماعة المسلمین و امامهم ۔ ص : ۱۲۷

دعاۃ علی ابواب جهنم ۔ ص : ۱۲۷

کالخوارج والقرامط

اقول و کذلك الوهابیة والقادیانیة والنیچریة

والخاکساریة

من اتاکم یفرق و امرکم جمیع علی رجل واحد

یرید ان یفرق جماعتکم فاقتلوه ۔ ص: ۱۲۸

(اقول مثل الوهابیة)

یقول المسلمون کلهم فی التشهد السّلام علیك ایها

النبي ورحمة الله و برکاته ۔ ص : ۲۱۲

الكلام مع المخاطب والمراد غيره. وكذلك قوله عليه

الصّلاة والسلام ان   بذنب فاستغفری ذنوبی

الی الله عزوجل - ص : ۲۱۱ (ح)

الحیوة والموت ضدان - ص : ۳۸۲

قيل له المعمری لانه كان يتبع احاديث معمر.ص: ۵۲

عليكم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین - ص : ۷۱

امر المومن کله خیر - ص : ۳۱۳

لا یجوز للكافر (غير الكتابى) الدخول فی المسجد

عند ابی حنيفة رضی الله تعالے عنه - ص : ۹۳

لن استعین بمشرك - ص : ۱۱۸

ابراء عين على رضى الله تعالے عنه - ص : ۱۱۶

تخفيف العذاب بسبب الجريد الوطب - ص : ۳۱۸

اکثر ما كان الوحی یوم توفی رسول الله صلى الله

تعالے علیه و اله وصحبه وسلم - ص : ۳۱۹

نحن مامورون بحسن الظن بالصحابة رضی الله تعالیٰ

عنهم اجمعين و نفی کل رذيلة عنهم - ص : ۹۰

الوســــيلة بالاعمال الصالحة ۔ ص : ۳۵۳

التوسل ۔ ص : ۴۰۸

كان النبي صلى الله تعالے عليه وسلم يقول

ے واللہ لولا انت ما اهتد يـتنا ۔ الخ ص : ۱۱۲ ، ۱۱۳

علم الشعر

اظهر المعين 'الدافع لاذاهم (ص۳۱۵)

فادعونی اناولیه ای ناصره الخ (ص۳٦)

فالان لایکرسنی ابدا (ص۳۲۵)

امام مسجدداود (ص۳۰۷)

(یااُخَیَّ) تصغیرتحبیب وترقیق وملاطفة (ص۳۰۴)

ان شاء اللہ للتبرک (ص۳۰۳)

ان اللہ مع الذین اتقوا والذین هم محسنون (ص۲۷۲)

کل شی خلق اللہ وملک یده (ص۳۳۴)

ان اللہ خلق مأة رحمة الخ

برکة الذهاب الی الصالحین ' (ص۳۵۹)

حدیث البراء'هذاصحیح ولم یخرجه البخاری ومسلم (ص۱۵۵)

علم الشعر

الاجماع علی التبرک بآثارالنبی ﷺ (ص۱٦۹'۱۸۰'۱۹۰'۱۹٦'۲۰۹'۲۵٦)

نسائی شریف

جلد اول مطبوعہ مجتبائی دہلی

☆ يستحب وضع كل ما فيه الرطوبة من الاشجار وغيرها على القبور - ص ١٣ ، ٢٩١ ، ١٦٢

☆ جميع فضلاته طاهرة صلى الله تعالى عليه وسلم. ص: ١٤

☆ ان الله ورسوله ينهاكم عن لحوم الحمر - ص ٢٣

☆ لا مرت بهذه الصلاة. ص: ٩٢ ، ٩٣

☆ السند لخرقة المشائخ الصوفيه الصافيه. ص ٢٦

☆ سند العمامة عند فراغ طالب العلم

كتب الحديث دونت و صنفت نحوا من ثلثمائته ونيف. ص: ٢٦

☆ جعل النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رخص .... ص ٣٢

☆ النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان مستطهرا عن الوسواس وعن امثال هذا الادناس ص: ٣٣

☆ الوسواس وعن امثال هذه الادناس. ص: ٣٣

مشاهد الارواح

☆ كوشف النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عالم الارواح

☆ ثم اقراء ماتيسر معك من القرآن دليل على ان الفاتحه ليست بركن الصلوة - ص: ١٤١

☆ اذا قرء فانصتوا- ص: ١٣٦

☆ لا قرأة مع الامام فى شئ - ص: ١٥٢

☆ لا صلاة الحديث - ص: ١٣٥

☆ اغسلنى من خطاياى - هذا تعميم للامة او دُعاء لهم او باعتبار حسنات الابرار سيّات المقربين ص: ١٣٢

☆ دل الحديث على ان اجابة السؤال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا تبطل الصلاة كما ان خطابه بقولك السّلام عليك ايها النبى لا يبطلها- ص: ١٣٥

☆ احيانا يتمثل لى الملك رجلا - ص: ١٣٨

☆ وضع اليد على القدم - ص: ١٥١

☆ السنة فى المنبر ثلاث درجات- ص: ١٢١

☆ السلام عليك يا نبي الله - ص: ٧٩

☆ الاخفاء بالتامين - ص: ١٣٨

☆ يسمعنا الآية احيانا فى الظهر والعصر-ص:١٥٣

☆ الوهابية يوقعون التفرقة والفساد فى الدين والمومنين فعليك التجنب عنهم وعما هو مثلهم فى

اثبت اصحاب سفین یحییٰ بن سعید ثم
عبداللہ بن المبارک ثم وکیع بن الجراح ثم عبدالرحمٰن
بن مہدی ثم ابو نعیم ـــــ احفظ للتقلید۔ ص: ۲۵۳
این اللہ قالت فی السماء ص: ۱۸۰
لا نجد صلاۃ السفر فی القران انما نفعل
کما راینا محمدًا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یفعل۔ ص ۲۱۱
خاتمتہ علی الاعجاز۔ ص: ۸۰
نسخہ من حیث کونہ سنۃ الرکوع لا
یستلزم نسخ کونہ جائزًا۔ ص: ۱۱۸
الـبتر تودن الهمزۃ للاستفهام الانکاری ص ۱۱۶
اہل الحدیث کثیرًا ما یترکون کتابۃ
الالف بعد الاسم فی حالۃ النصب۔ ص: ۱۲۳
الصحیح ان علقمہ سمع من ابیہ۔ ص: ۱۶۱
العمل بالحدیث الضعیف جائز عند الکل۔ ص: ۲۴۸ ج۲
الظلم مناف لمنصب الرسالۃ۔ ص: ۲۸۷ (ج ۲)
الظلم من اللہ غیر ممکن۔ ص: ۲۸۷ ص ۱۱۳
اصحاب ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (تقلید شخصی)
اللهم اجعل فی قلبی نورا ـ الحدیث ص: ۱۶۸
فسال النور فی جمیع اعضائہ جسمہ وتصرفاتہ

و تقلباته و حالاته الخ (زهر الربى) ص: ۱۶۸

سيدنا سليمان عليه الصلاة والسلام سال الله عزوجل حكما يصادف حكمه اى يطابق اى التوفيق للصواب۔ ص: ۱۱۲

لا يصح دعوى النسخ فى مثل هذا لان النسخ انما يكون اذا تعذر الجمع بين الاحاديث ولم يتعذر (سندهى) ص: ۲۷۱

آخر الامرين من رسول الله صلى الله تعالے عليه وسلم ترك الوضوء مما مست النار۔ ص: ۴۰

الامام الزهرى و ان كان اماما عظيم الشان والغلط لا يسلم منه بشر الا النبى عليه الصلاة والسلام ص ۱۸۳

فليح بن سليمان ليس بالقوى (واعتمده البخارى) ص ۲۵۶ حاشيه ۵

مكحول لم يسمع عن عنسبة شيئاً۔ ص ۲۵۷

الوا ولا تفيد الترتيب۔ ص: ۵۰ (ح)

لا تحل الصدقة لغنى ولا لذى مرة سوى ۳۶۳

الحكم اثبت من سلمة بن سهيل ص: ۳۴۷

الفرق فى المثل والنحو عند المحدثين۔ ص: ۲۲

الترجيح لا يصار اليه مع امكان الجمع بين الاحاديث۔ ص: ۲۲

(س)

في صورة كثيرة. وا مثلة عديدة في حالة واحدة الخ ص ١٤٨

آخر صلاة صلاها رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم مع القوم خلف ابي بكر رضى الله تعالى عنه - ص : ١٢٦

اتوب الى الله عزوجل والى نبيه صلى الله عليه وسلم ص : ٣٤١

قد عفوت عن الخيل والرقيق - ص : ٣٤٣

الجمع بين الصلاتين لامستحاضة جمعاً صورياً ص ٦٥

تقبيل الميت ص : ٢٦٠

الوسيلة - ص : ٣٦٥

الذكر بالجهر جائز مشروع - ص : ٢٥١

احب الاعمال الدائم - ص : ٢٤٠

ثم دخلت بيت المقدس فجمع لى الانبياء عليهم السلام .... حتى امتهم - ص : ٨٠

آخر صلاة صلى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم مع الجماعة خلف ابي بكر الصديق رضى الله تعالى عنه ص ١٢٦

ولعل الوسيلة فى الجنة عندالله تعالى ان يكون كالوزير عند الملك بحيث لا يخرج رزق و منزلة الاعلى يديه و بواسطته - ص : ١١٠

لا يتخلف عنها الا منافق معلوم نفاقه - ص : ١٣٦

انى لاراكم من خلفى الخ ص : ١٣١

قال المحققون الصواب المختار انه محمول

على ظاهره وان هذا لابصار ادراك حقیقی خاص

به صلی الله علیه وسلم (زہرالربی) ص ۱۳۱

فخلّ نمرۃ فدرع آلان مثلها من النار (القطع) ص ۱۳۸

حتی القی ابا القاسم صلی الله تعالے علیه وسلم۔ ص : ۱۵۳

مهما یکتم الناس فقد علمه الله۔ ص : ۲۸۷

ان الله و کل بقبری ملکا اعطاه اسماع الخلائق

فلا یصلی علی احد الی یوم القیمة الا ابلغنی باسمه

و اسم ابیه الخ زهرالربی۔ ۲۹۳

فقال الرجل انی سائلك یا محمّد صلی الله تعالی

علیه وسلم .... قال سل عما بدالك الخ ص : ۲۹۷

والله اعلم ای سبب الباسه صلی الله علیه وسلّم

قمیصه۔ ص : ۲۸۳ ۔ ج ۲

رجوع عائشة الصدیقة ام المومنین رضی الله تعالے

عنها ای عن انکار سماع الموتی۔ ص : ۲۹۱ زهرالربی

حدیث النور۔ ص : ۱۶۸

لعلمه بنور النبوة صلی الله تعالے علیه وسلم۔ ص ۳۱۷ حاشیہ ۵

ان کنت لارجو ان تکون شهیدا الخ ص ۲۶۱

(اذکر حدیث لا ادری ما یفعل بکم الخ۔)

التفاته عليه الصلاة والسلام فى الصلاة كان

لمصلحة - ص : ١٠٨

انما نفعل كما راينا محمدًا صلى الله عليه وسلم

يفعل - ص : ٢١١

(لا نجد صلاة السفر فى القرآن)

الصوم (الصيام) جَنّة من النار - ص : ٣١١

صلى (فى) بكسوف الشمس - ص : ١١٣

كيف يصلى لنفسه - ص : ١٣٩

(اى ان الصلاة تنفعه - سندهى)

(كذلك ثوب الفاتحة و ثواب الصدقة تنفعه

اى الميت - فتجوز النسبة)

يا رسول الله اجعلنى امام قومى فقال انت

امامهم - ص : ١٠٩

مداد العلماء افضل من دم الشهداء - ص : ٣٠٣

عصا سيدنا موسى عليه الصلاة والسلام كانت

تارة ثعبانا و تارة سمعة و تارة شجرة مثمرة و سميرًا

يحادثه الخ ص : ١٤٨ زهر

فقولوا آمين يحببكم الله - (دعا) ص : ٣٢

يقرء القرآن على كل حال - ص : ٥٢

كان يوجدالرائحة الطيبة عندقضاحاجته ﷺو كانت الارض تبلتعه بل تبلتع

مايخرج من كل الانبياء (ص٧)

القنوت قبل الركوع فی الوتر (ص٢٥٢)

للصالحين مددظاهرلزوارهم بحسب ادبهم (ص١٢٣)

يجوزان يكون كلمة اِنْ للتحقيق لاللتشكيک لعلمه ﷺ بحال حسن خاتمته على الاعجاز (ص٨٠)

فسأل النورفی جميع اعضائه جسمه وتصرفاته تقلباته و حالاته (زهرالربی)

النفوس القدسية لايضعف ادراكهالضعف الحواس (ص٧٥، ح٥)

النجداسم خاص لمادون الحجاز ممايلی العراق (ص٢٢٩)

الجهربالقرآن والسربه فی الليل (ص٢٣٥)

خرج رسول الله ﷺ كانی انظراليه الآن (ص٩٢)

311

نسائی جلد ثانی

۱۔ شب چہار شنبہ ۵ ر جمادی الاخرہ ۶۵ھ کو خواب دیکھا کہ فقیر اپنی والدہ ماجدہ کی قبر پر حاضر ہے اور والدۂ ماجدہ کی قبر پھولوں کی چادر اور پھچ سے مستور ہے۔ کثرت کے ساتھ بہترین پھول قبر پر ہیں۔ اس قدر ہیں کہ قبر کا ذرہ برابر حصہ نظر نہیں آتا۔ پھول ہی پھول اس پر نظر آتے ہیں اور پھول بھی متعدد قسم کے نہایت ہی خوشنما۔ بیدار ہوا، مسرور ہوا۔ صبح فاتحہ پڑھی اور روزانہ فقیر ایصال ثواب والدین، ہمشیرگان و بھائی مرحوم و مومنین و مومنات کے لیے کرتا ہے۔

فقیر محمد سردار احمد عفرلہ

۲۔ شب جمعہ مبارکہ ، رجمادی الاخرہ ۶۵ھ کی صبح صادق کے وقت خواب دیکھا کہ حضرت فیض درجت سیدی سراج السالکین شاہ سراج الحق چشتی صابری قدس سرہ العزیز قصبہ دیال گڑھ میں مسجد کے قریب برآمدہ میں رونق افروز ہیں۔ خادم حاضر ہوا۔ دست بوسی کی، پھر قدم بوسی کے لیے جھکا مگر حضرت قبلہ فوراً کھڑے ہوئے اور خادم کو سینہ سے لگایا اور تین مرتبہ معانقہ فرمایا۔ سینہ سے لگایا۔ اس

وقت معلوم ہوتا تھا کہ حضرت کے سینہ سے فیض خادم کے سینہ میں آرہا ہے۔ وہ کیفیت فقیر ہی جانتا ہے۔ بیان کے قابل نہیں۔ رحمت حسین مؤذن نے اذان دی۔ فقیر بیدار ہوا اور ذوق کو سینہ میں پایا۔ دیر تک وہ کیف رہا۔ دل مشتاق ہے کہ پھر ایسا پر لطف و ذوق خواب میں نصیب ہو۔ حضرت قبلہ کا جب دیدار کیا تو معلوم ہوتا تھا کہ انوارِ تاباں ان کے چہرہ انور پر برس رہے ہیں۔

فقیر محمّد سَردار احمد غفرلہ

جمعہ مبارکہ، رجمادی الاخرہ ۶۵ھ

سند اجازت جمیع سلاسل وخلافت امام احمد رضا بریلوی،

بنام حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا قادری بریلوی

محررہ ، ۱۸ ذو الحجہ ۱۳۳۳ھ بمطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۱۵ء

سند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ ھادی القلوب وغافر الذنوب وساتر العیوب وکاشف الکروب افضل الصلاۃ واکمل السلام علی احب محبوب مصحح الحسنات مقیل العثرات شفیع الحوب وعلی الہ وصحبہ وابنہ وحزبہ عدد الذر والستور والطلوع والغروب وبعد فان ربنا تبارک وتعالی هو الحی الذی لا یموت وکل شیئ سواہ فلابد یوما ان یفوت فسبحٰن الذی قہر عبادہ بالموت و تفرد بالدوام وکل من علیھا فان ویبقی وجہ ربک ذی الجلال والاکرام ، اری شمس عمری قد تدلت للغروب وآذنت بالرحیل وحسبنا اللہ ونعم الوکیل اسالہ متوسلا الیہ بجاہ حبیبہ الاکرم وعبدہ وصفیہ غوثنا الاعظم صلی اللہ تعالی علی المصطفی علیہ وسلم ان یختم لی بالحسنی علی السنۃ السنیۃ والدین الاسنی فاطر السمٰوات والارض انت ولیی فی الدنیا والاٰخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصلحین رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علی وعلی والدی وان اعمل صالحا ترضٰہ

اصلح لي في ذريتي اني تبت اليك واني من المسلمين والحمد لله رب العلمين وقد تقدمت في امر استجلا
اجازتي احمد على مسند اسلافي اقدم رجلا واؤخر اخرى علما مني بان الامر بالتثبت احرى
اني احب سنة ابي بكر وعمر واستعيذ بالله من سنة كسرى وقيصر فاستخرت ربي واستشرت
اسادتي في حبي فاشاروا الى ما ترى في اخر هذه الحجة وتايد ذلك برؤيا رأيتها في
هذا الشهر الكريم ذي الحجة فما هو الا ان شرح الله لذلك صدري وارجوا ان يكون فيه ان شاء الله
رشد امري وحسبنا الله ونعم الوكيل وعليه ثم على رسوله صلى الله تعالى عليه وسلم التعويل
فقد كنت اجزت ولدي الاعز محمد المعروف بالمولوي حامد رضا خان سلمه الرحمن عن
طوارق الحدثان ونوازغ الشيطان وجعله خير خلف لسلف الصالحين ووفقه مادة عمره لحماية
الدين ونكاية المفسدين وانه ولي ذلك وخير مالك والحمد لله رب العلمين بجميع السلاسل
والعلوم والاذكار والاشغال والاوراد والاعمال وسائر ما وصلت الي اجازته من مشائخي
الاجلاء اولى الاعتلاء وكان ذلك بامر شيخه قمر الكاملين سلالة الواصلين سيدنا
السيد الشاه ابي الحسين احمد النوري ميان صاحب المارهرة قدس سره النوري والان متوكلا
على الرحمن جعلته ولي عهدي ووارث السجادة القادرية من بعدي واجلسته على مسند
اسلافي وولية امرا وفاني ان سال ربي وهو حسبي متضرعا اليه بهذا الحبيب الكريم عليه وعلى
اله افضل الصلوة والتسليم ثم بهذا الولي الاكرم سيدنا ومولنا الغوث الاعظم ان يرشده لما يحب
ويرضاه ويزينه صورة ومعنى ويجعله اهلا لما تولاه واتخذه خيرا من اولاه امين امين يا
مجيب السائلين امين والحمد لله رب العلمين وصلى الله تعالى وبارك وسلم على هذا الحبيب
المرتجى والشفيع المجتبى واله وصحبه وابنه وحزبه صلوة تحل العقد وتحل المدد وتفرج الكرب
وترفع الريب وتنشر البركات وتيسر الامور والحمد لله العزيز الغفور وكان ذلك يوم عرس سيدي
وسندي ومولاي ومرشدي وكنزي وذخري ليومي وغدي سيدنا السيد الشاه ال رسول
الاحمدي رضي الله تعالى عنه بالرضى السرمدي امين امين والحمد لله رب العلمين ١٨ ذي الحجة

الحرام یوم الخمیس ۱۳۲۱ من ہجرۃ النفس نفیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و آلہ وصحبہ ...
بقلم احد کلاب الباب القادری عبد المصطفیٰ احمد رضا المحمدی السنی الحنفی القادری البرکاتی
غفر اللہ لہ ما جری منہ وما یاتی وحقق امله واصلح عمله آمین آمین والحمد للہ رب العلمین

ترجمہ

ساری خوبیاں اللہ عزوجل کیلئے جو دلوں کا رہنما گناہوں کا بخشنے والا عیبوں کا پردہ پوش غموں کا دور کرنیوالا ہے۔
اور سب سے بہتر درود اور کامل تر سلام سب پیاروں سے زیادہ پیارے نیکیوں کے دست کرنے لغزشوں کے دور کرنیوالے گناہوں کے بخشوانے والے
اور ان کے آل و اصحاب اور ان کے صاحبزادے اور انکے گروہ پر بشمار انوار وارد ہوں بتعداد طلوع و غروب۔
بعد حمد و نعت یقیناً ہمارا رب تبارک و تعالیٰ وہی زندہ ہے جسے موت نہیں اور اسکے ماسوا ہر شے کیلئے ایک دن فنا مقدر کی
ہے نہ پاک ہے وہ جس نے اپنے بندوں کو موت سے مغلوب کیا اور ہمیشگی سے منفرد ہوا (زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے اور
باقی ہے تمہارے رب کی ذات عظمت اور بزرگی والا) میں دیکھ رہا ہوں اپنے آفتاب عمر کو کہ غروب کے قریب پہنچا اور اس نے
کوچ کا اعلان کر دیا۔ (اور ہمارے لیے کافی ہے اللہ اور کیا ہی اچھا کام بنانے والا) میں اُسی سے مانگتا ہوں اُس کے حبیب اکرم کی
وجاہت کے وسیلے سے [illegible] اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعنی مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر آل پر میرا خاتمہ خیر و خوبی کے ساتھ روشن سنت اور بہت درخشاں دین پر کرے اے آسمانوں اور
زمین کے بنانیوالے تو میرا کام بنانیوالا ہے دنیا اور آخرت میں مجھے مسلمان اٹھا اور ان سے ملا جو تیرے قرب خاص کے لائق
ہیں اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں شکر کروں تیرے احسان کا جو تونے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کئے اور یہ کہ میں وہ بھلا
کام کروں جو تجھے پسند آئے اور میری ذریت کی اصلاح فرما میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور اس حالت میں کہ میں
مسلمانوں میں سے ہوں) اور ساری خوبیاں ہیں پروردگار عالم کیلئے مجھے اپنی جانشینی اور کسیکو اپنے بزرگوں کی مسند
بٹھانے کا کام باقی رہا۔ اسمیں میں پس و پیش کرتا رہا (جلدی) کرکہ اسمیں پختگی زیادہ بہتر ہے کیونکہ حقیقتاً ...
ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی سنت کریمہ کو ذات سے پیار کرتا ہوں اور میں پناہ مانگتا ہوں اللہ سے قیصر و
کسریٰ کی روش سے۔ تو میں نے اپنے رب کریم سے استخارہ کیا اور اپنے سچے مخلص احباب سے مشورہ چاہا تو انہوں نے
مجھے اُس طرف اشارہ کیا جو اس سند کے آخر میں دیکھو گے اور اسکی تائید ہے اُس خواب سے ہوئی جو میں نے امسال ماہ ذی الحجہ میں دیکھا

میں دیکھا تو اس کیلئے اللہ نے میرا سینہ کھولدیا میں امید رکھتا ہوں کہ اسمیں انشاء اللہ میرے کام کی بہتری [illegible]
(اور ہمارے بہلئے اللہ کافی اور بہتر کام بنانیوالا ہے) اور اسی پر پھر اسکے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر [illegible]
بلاشک میں اپنے عزیز تر بیٹے محمد معروف بمولوی حامد رضا خاں کو (اللہ تعالیٰ اسے اچانک حادثوں [illegible]
سے محفوظ رکھے اور مولیٰ کریم اُسے سلف صالحین کا بہتر جانشین بنائے اور تمام عمر اُسے حمایت دین [illegible]
کی توفیق عطا فرمائے بیشک وہی مولیٰ ہے اس کا پروردگار اور بہتر مالک ہے (پروردگار عالم ہی کیلئے حمد ہے) تمام
سلسلوں اور تمام علوم اور رسائل اور کارہائے اشغال اور اعمال کی اور ہر اس چیز کی کہ جس کی مجھے اپنے برگزیدہ
مشائخ کرام سے اجازت پہونچی اجازت [illegible] اور میرا اجازت دینا اسکے مرشد برحق و شیخ طریقت [illegible]
الواصلین سیدنا [illegible] ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب قدس سرہ النوری کے حکم سے تھا اور اب میں اپنے مہربان
اللہ پر توکل کرتے ہوئے اسے اپنا ولیعہد اور اپنے بعد وارث سجادہ قادریہ بناتا ہوں اور اسے اپنے مشائخ کی مسند پر
متمکن کرتا ہوں اور اپنے تمام اوقاف کا متولی بناتا ہوں اور اپنے رب سے گڑگڑا کر دعا کرتا ہوں اور وہی مجھے کافی ہے بوسیلہ
حضور سید [illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ولی مکرم سیدنا [illegible] غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ وہ اسکی رہنمائی
فرمائے اس چیز [illegible] جو اسے محبوب و پسندیدہ ہے اور اس کے ظاہر و باطن کو سنوارے اور اس کا اہل کرے جو اسکے
سپرد کیا گیا ہے اور اسکی دنیا سے زینت کو بہتر فرمائے الٰہی یونہی کر یونہی کر اے مانگنے والوں کی التجا قبول [illegible]
قبول فرما۔ اور حمد اللہ کیلئے اور صلوٰۃ وسلام اور اسکی برکتیں حضور پرنور حبیب مرتجےٰ شفیع مجتبےٰ اور انکی آل و اولاد اور [illegible]
اور اس کے گروہ پر صلاۃ وسلام جو گرہ کھولے [illegible] نازل کرے اور غم دور کرے اور رتبہ بڑھائے [illegible]
کام پہنچے [illegible] کرے اور حمد ہے اللہ غالب بخشش فرمانیوالے کیلئے تھی یہ اجازت میرے سردار و مرشد برحق [illegible]
حضرت سیدنا شاہ آل رسول احمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے [illegible] سرپا قدس کے دن آمین والحمد للہ رب العالمین
[illegible] ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ از ہجرت الفس نفیس صلی اللہ تعالیٰ [illegible] سے کہا اپنے منھ سے اور لکھا اپنے قلم سے [illegible]
قادری عبدالمصطفےٰ احمد رضا خاں سنی حنفی برکاتی نے اللہ تعالیٰ اسکے گذشتہ و آئندہ گناہ بخشے اور اسکی مرادیں برلائے اور
اسکے کام بنائے آمین آمین یا رب العالمین

نیاز مند:- عنایت محمد خاں غوری غفرلہٗ فیروزپوری (مجاز و ماذون سلسلہ عالیہ قادریہ)

(برقی الیکٹرک پریس بریلی)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد فقد سألني مولوة كبدي و
فلذة فؤادي حبي ونور عيني الصوفي الصافي الصفي الوفي الحري الحفي الذكي الفطن
الزكي العالم العامل فخر الاشباه والاقران والاماثل الاسد الامجد والاسعد الارشد مولانا المولوي
محمد سردار احمد صانه المولى الاحد الصمد من شر كل حاسد اذا حسد وبلغه مناه والى ذروة الكمال رقاه بجاه سيدنا
النبي محمد اسمه احمد حامد من كل محمود ومحمد كل حامد احمد صلى الله تعالى عليه وعلى آله وصحبه لدوام الدهر وابد
الابد اجازة ما في وريقة منيقة فيها من الاعمال الانيقة والاشغال الرشيقة فهاك اياه بوركات الله تعالى
علاه فاني قد اجزتك بها بارك لك وبك وفيك وعليك ربك فبقدر ملتجاك ويرضاك ودله الطريق اليك
وبكل الاوفاق والاعمال والاذكار والاشغال وبالسلاسل العلية القادرية القديمة والجديدة والچشتية القديمة
والجديدة والسهروردية والنقشبندية والعلوية المنامية والمنورية المعمرية وبجميع العلوم العقلية والنقلية و
جميع الكتب الدينية سيما القرآن العظيم والصحاح الستة والسنن والمعاجيم ودلائل الخيرات والحصن الحصين
وغيرها من كتب الدين المتين وبكل الادعية سيما الحزب اليماني وحزب البحر والحزب الاعظم ودعاء السيفي والاميني
والمغني والقرشية وبكل ما تجوز لي روايته وتصح لي درايته من العلوم بشرطه المعلوم عند ذوي الفهوم واوصيك
يا حبي بتقوى الله عز وجل في السر والاعلان فان التقوى سنام ذرى الايمان وتجنب ولي النزيع والشناعة واهل
البدع والخلاعة وان تمسك ما عشت وتعض بالنواجذ على مذهب اهل السنة والجماعة واياك اياك عن التكاسل
في الطاعة واليك عن اهل الكفر والردة والبدع والضلال وعليك بهتك خيار خبثهم بالرد والنكال فانه في هذا
الزمان من اعظم القرب وارضى مرضاة للنبي والرب وان لا تنساني بالدعوات الصالحات في الخلوات والجلوات وصلى الله
تعالى على خير خلقه ونور عرشه وامام حضرته وعروس مملكته سيدنا ومولانا محمد وآله وصحبه اجمعين برحمتك يا
ارحم الراحمين ابد الآبدين ودهر الداهرين آمين وكان ذلك لعشر بقين من الشهر الفاخر ربيع الآخر سنة احد وخمسين وثلثمائة والف
من الهجرة النبوية على صاحبها الف الف صلوة وتحية قاله بفمه وامر برقمه الفقير محمد المدعو حامد رضا القادري النوري الرضوي البريلوي
لا زال من سفاريه منير منهل كرمه المروي وحماه من حر الشر المزري آمين في بلدة بريلي صانها الله تعالى لاهلها المسلمين من الشرور

سند اجازت جمیع سلاسل وجمیع علوم دینیہ وخلافت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا قادری نوری بریلوی، بنام حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز محررہ ، ۲۰ ربیع الآخر ۱۳۵۱ھ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الولي الحميد المجيد الرشيد العزيز الوحيد الواحد الاحد لمن ليس له احد وهو السند لمن ليس له سند الفرد الوتر الصمد الذي بسط الارض بلا مدد
ورفع السموات بلا عمد الكلم الطيب اليه يصعد والسير عز وجل يرد وكل الكمال والجلال والجمال اليه يسند معرفته هو الايمان كله والجهل
به هو الكفر جله اعاذنا الله تعالى منه ومن العصيان ورزقنا في كل حين وآن مزيدا من المعارف ومنحنا معارف العوارف ونفحات الانس والالطاف
والصلوة الافضل والسلام الاكمل المتصل المسلسل والانعام المتواتر كالسحاب الماطر والتحيات الطيبات وانمى البركات واحسن القبول وابهى الثناء
الموصول من الرب الجليل البر الجميل العزيز الحكيم العلي العظيم اللطيف الكريم الخبير العليم على جميع الانبياء والرسل خصوصا على هادي السبل اجل مرسل كاشف
كل معضل حبيب القريب الرقيب الحبيب المأذون بالشفاعة يوم القيامة للامة المجاز يومئذ بالاجازة العامة على المعارج حسن المدارج فضل الله وبركة
الله سيدنا وسندنا محمد احمد رضاه مصطفاه ومرتضاه هو المرشد الاول الاجل الاكرم الاعظم الاعلم لجميع مرشدي العالم سيدنا ادم سره المخزون
دره المكنون نور الافئدة والعيون الخليفة الافخم مبدء سلسلة الانبياء الكرام ومنتهاه ثم على آل الرسول وجميع الاصحاب والاحباب ومن والاه لا سيما
الخلفاء اولي الصدق والصفا والنور والبهاء وجميع الاولياء والعرفاء خصوصا قطب الرباني سيد الحضرة المحبوب السبحاني الغوث الاعظم محي الدين الشيخ عبد القادر الجيلاني
ومعين الحق والشرع والدين سلطان الهند خواجه غريب نواز الاجميري وشيخ الشيوخ شهاب الحق والدين السهروردي وخواجه بهاء الحق والدين نقشبند قدس
الله سرهم النوراني لجلال الدين على الله واقرب الوسائل الى الله شجرة الاصول الاماجد الفحول شيوخ الطريقة والشريعة والمعرفة والحقيقة ائمة الدين القويم هداة الصراط
المستقيم **اما بعد** فقد سألني قرة عيني بل قرة عين ديني درة زيني سرور قلبي فلذة فؤادي الولد الاعز الامجد الاسعد الارشد الحبي المرافق غيظ المنافق
كنز الدقائق النهر الفائق بل البحر الرائق الاسد الاسد على الكفار والمرتدين اشد العلامة الفهامة الاوحد الذكي الزكي الصوفي الصافي العالم العامل الفاضل
الكامل الفاصل بين الحق والباطل ذو الشرف الجلي الصفي الوفي الحري الحفي ارشد تلامذة حضرة صدر الشريعة العلامة امجد علي مولينا بالفضل اولينا قرة
الاسلام وقوة الاسلام شيخ الحديث مولوي **محمد سردار احمد** سلمه ربه ووقاه من الافات والعاهات الى الابد وصانه من شر كل طارد اذا طرد ومارد اذا
مرد وحاسد اذا حسد اجازة ما صحت لي روايته وحقت لي درايته والسلاسل العلية القادرية والچشتية والسهروردية والنقشبندية والاذكار والاشغال
والاوفاق والاعمال بحسن ظن به باني اهل لذلك ولست هنالك وانا الفقير لا في العير ولا في النفير مستحق ان هذا الا نعمة ربي ببركة اهل فاجزته بما كما
اجازني بها الوالد الماجد سلالة الامجد سيدنا وشيخنا المجدد صاحب الحجة القاهرة مؤيد الملة الطاهرة والحجة الظاهرة شيخ الاسلام والمسلمين محي السنة ناصر
السنين قاطع اساس المرتدين قامع بنيان الوهابين مجدد هذا الزمان حضرة الشيخ الاعظم الامام الافخم الهمام الاكرم مولنا المولوي الشاه احمد رضا خان رضي
الله عنه مولى الجنان المنان رحمه الرحمن وامطر عليه شآبيب الرضوان بارك الله له وحقق امله وامله واصلح عمله وعمله اجزته بالسلسلة العالية القادرية الجديدة
والقديمة والچشتية القديمة والجديدة والسهروردية والنقشبندية والعلوية المنامية والمنورية المعمرية والقرآن العظيم وجميع احاديث النبي الكريم عليه الصلوة و
التسليم من السنن والصحاح والمسانيد والمعاجيم ودلائل الخيرات والحصن الحصين والحزب اليماني وحزب البحر وحزب البر وحزب النصر والحزب الاعظم ودعاء السيفي والامير
والمغني والقرشية والدافعة وغيرها مجموعة الاعمال المشيخة كنزي وذخري ليومي وغدي واوصيته بعض النواجذ على السنن وصرف الدقائق في اعانة اربابها ونكاية الفتن
واماتة البدع واهانة اصحابها فانها اعظم القرب وارضاه للنبي والرب وان لا ينساني من دعوات الصالحات في الخلوات وصلى الله تعالى على سيدنا محمد واله وصحبه وبارك وسلم

قال لفمه وامر برقمه الفقير مصطفى رضا العالي القادري
غفر الله له وحقق امله واصلح عمله وزينه بكمال الحسنى الصوري
آمين آمين آمين
۲ ربیع الآخر

سند اجازت جمیع سلاسل و جمیع علوم دینیہ وخلافت مفتی اعظم
مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان قادری بریلوی
بنام حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز
محررہ ، ۲ ربیع الاول ۱۳۸۰ھ

مصطفیٰ رضا خان قادری ۱۳۰۰
محمد
آل الرحمن ۱۳۲۸
ابوالبرکات محی الدین جیلانی

سند اجازت صحاح ستہ ومرویات شیخ العلماء محمد الحافظ التیجانی، بنام حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز

محررہ ، ۱۹ محرم الحرام ۱۳۶۵ھ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وصلى الله وسلم على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وابنه وبعد
فانني قد اجزت الاخ الفاضل الحاج محمد سردار احمد البريلوي في صحيح البخاري
والصحاح والمسانيد والسنن والاجزاء وكل ما اروية بسندنا الى
رواتها الى سيد الخلق المصطفى صلى الله تعالى عليه وسلم وعلى اله وصحبه
وقد اجازنا العلامة الامام الشيخ بدر الدين الحسني شيخ دار الحديث
بدمشق وهو عن الشيخ ابراهيم السقا عن الشيخ الامير الصغير عن
الشيخ الامير الكبير وثبته مطبوع واجازنا العلامة السيد محمد عبد الحي
الكتاني الفاسي وله اثبات مطبوع والسيدة امة الله عن والدها
الحافظ الشيخ عبد الغني الدهلوي وثبته مطبوع وغيرهم نفع الله
بهم آمين والحمد لله اولا واخرا وصلى الله تعالى على سيدنا محمد

واله

كتبه محمد الحافظ التيجاني

في يوم الاحد ١٩ محرم الحرام سنة ١٣٦٥
حرر بالروضة الشريفة بالمدينة المنورة
على ساكنها افضل الصلاة والسلام

بسم الله الرحمن الرحيم يقول الفقير الى ربه عمر حمدان المحرسي اقد طلب مني النجيب الحائز من الحلم [illegible] محمد سردار احمد ان اجيزه بجميع مروياتي فاجبته [illegible] [illegible] اجازة عامة مطلقة تامة.
وكما اجازني بذلك شيخنا السيد علي ظاهر الوتري والشيخ محمد حسب الله المكي وكتب في ٣ صفر ١٣٦٥ھ

سند اجازت جمیع احادیث و مرویات شیخ المحدثین عمر حمدان المحرسی (مجاز امام احمد رضا بریلوی) بنام حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز

محررہ، ۳ صفر المظفر ۱۳۶۵ھ بمطابق ۷ جنوری ۱۹۴۶ء

سند اجازت طریقہ و حاضری مزار حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز بنام مولوی محمد ریاض قادری، خانیوال

محررہ ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۶۸ھ

الحمد لله الذي جعل العلماء ورثة النبيين، وأدبهم فأحسن تأديبهم فجعلهم كالمعلمين، وعلمهم شيئاً عادمهم، وعزّبهم، فأتم معارفهم، وأبان لهم المنارات علم اليقين، ووفقهم فرفدت لوازم التوفيق في بنيانهم، وأعمالهم، وأنعم لهم أنوار الهدى، حتى تزكوا وذكوا من كان في مشرق مبين، وشرح صدورهم وأكمل نورهم، وزين سرورهم حتى صاروا كالمشكوة فيها مصابيح، فاستفاد منهم من شاء من المستفيدين، ورفع مقامهم، ...
نصعد في مناهج الصدق وبلغوا معارج حق اليقين، وأسس بهم عمارات الدين الهدى، وأتى بهم أنوار البدر الذي طلع من الغرب في ليلة ...
فدفع الظلمات كأنه وضع سراجاً منيراً أماه كل عين ترى، فهم من آيات ربهم الكبرى، وأسرار الشرع المتين، وأخرج بهم الناس من ظلمات البدع، ...
أحاطت بالبحر والبر والعمرانات والصحراء، سعى لإطفاء نوره الأشرار من أهل الهوى وأعداء الدين، فاستعدوا بالأسنة تنصب الدلائل ...
واستأصلوهم بإقامة البراهين الإيمانية، وبعدوا أنانيتهم البطلانية، فهم من أصحاب الحكمة اليمانية، وأرباب الشمائل الإيمانية، وهم من ...
والصلاة على رسوله الكريم الجليل الجميل خاتم الأنبياء، فخر المرسلين، الذي سبق الأولين والآخرين في الاصطفاء، والاهتداء والاجتباء حتى ...
ببعض أسماء رب العالمين، الذي تحدى بأقصر سورة مصاقع الفصحاء من البلغاء، فعجز وأمر آخرهم وقد كانوا في البيان من الساحرين،
وعلى آله وأصحابه الذين سبقوا إلى الإيمان واليقين، وجعلهم الله شموس الأرض ونجوم الدين، وألهمهم نكات وأسراراً وعلوماً هي ...
وجعل أعداءهم كالفراش المبثوث ومخالفيهم كالعهن المنفوش والبغاة عليهم كعصف مأكول الوحوش وجعلهم أسعد الناس لا
ترهقهم ذلة ولا يغشاهم دخان ولا يضرهم من الطاعنين، قد هاجروا الأوطان، وجاهدوا في سبيل الرحمن بتخليص الناس من
نعاس الغفلة وأيدي الشيطان، لهم من الراضين والمرضيين، أما بعد فإن المولوي الشاه محمد سعيد بن المولوي ... صانه الله من الضلالة والعصيان
ساكن ... قد سبق بعض الأقران، في العلم وصلاح الفهم والأركان، صانه الله تعالى عن الجهل والضلال، والوزر والنكال، إذا أراد الله
به خيراً ووفقه لنفقة الدين، وقرع أذنه اطلبوا العلم ولو كان بالصين، فوقع في نفسه ما وقع وبدا له ما بدا فدخل المدرسة الواقعة ببلدة بريلي
لأهل السنة والجماعة المسماة بمنظر الإسلام ... كاسمها مظهر الإسلام ... فاستفاد العلوم والفنون بفضل المعين واقترأ من الكتب الدرسية المذكورة في الذيل
في درجات أعلى المدرسين، وأوصيه بأن الدنيا خضرة إنها كالسراب، وما لها الزوال كالضباب، فإليها لا تجنف، وبل إلى الله
مل ولا تحرف، والنفسات خف، واصرف الحيوة في إظهار الدين، وأعطي له هذا السند ليكون له نصيحة وتذكرة بإفشاء أحكام الدين
وإعلاء كلمة حق اليقين، وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العلمين، والصلاة والسلام على سيد المرسلين، محمد وآله وصحبه أجمعين.

فهرس ما اقترأ الفاضل المذكور في هذه المدرسة

١	التفسير		٦	أصول الفقه		١١	المناظرة	شرح ...
٢	الحديث	صحيح البخاري ... وسنن أبي داود ... وشرح معاني الآثار للطحاوي	٧	المعاني والبيان		١٢	المناظرة	
٣	العقائد والكلام	شرح عقائد للإمام النسفي للتفتازاني	٨	الأدب		١٣	الجبر والمقابلة	
٤	الفقه		٩	النحو		١٤	الهيئة	
٥	أصول الحديث		١٠	الصرف		١٥	الفلسفة	

خواتيم العلماء الذين حضروا هذا المحضر

المفتقر إلى الله الصمد الفقير محمد ... غفر له الأحد خادم الطلبة بالمدرسة الرضوية الموسومة بمظهر الإسلام ... في ... بلدة بريلي الشريف ... جمادى الأخرى ١٣٢١ه

سند اجازت احادیث و جمیع مرویات حضرت شیخ المحدثین قدس سرہ العزیز بنام مولانا محمد سعید ... ضلع گجرات مجریہ ۱۰ جمادی الاخری ۱۳۲۱ھ ...

الحمد لله الذی جعل العلماء ورثة النبیین، وزادهم فاحسن تادیبهم بجعلهم کالملائکة، وعلمهم فضل علومهم، وعرفهم بانهم معارفهم
الی منازل علم الیقین، ونقهم فادت لوازم الترقیت فی بنیاتهم واعمالهم، وانعالهم واتوالهم، حتی تزکوا وزکوا من کان فی غش مبین، وشرح صدورهم
وانار نورهم، وزین سرهم، حتی صاروا کالمشکوة فیها مصابیح فاستفاد منهم من شاء من المستفیدین، ورفع مقامهم، ونعت تدامهم، ونور انامهم
فسعد فی مناهج الصادق وبلغ معارج حق الیقین، واسس بهم عمارات الدین الهدی، واشرق بهم انوار البدر الذی طلع من ام القری، فی لیلة استوفد انبها الظلمی
فرفع النارات کلها، ووضع سراجا منیرا اماه کل عین تری، فهم من آیات ربهم الکبری، واسناد الشرع المتین، واخرج بهم الناس عن ظلمات البدعة التی
اسالت بالحدود والعمریات والعجز، یسعی لاطفاء نوره الاشرار من اهل الفرق واعداء الدین، فاستاصلوا الافتنا منصب الدلائل الاسلامیه،
واستاصلوهم باقامة البراهین الایمانیة، وجاهدوا انفسهم البطلانیة، فهم من اصحاب الحکمة الیمانیة، وارباب الفضائل الایمانیة، وهم من المجددین
والصلاة علی رسوله الکریم الجلیل الجمیل خاتم الانبیاء، فخر المرسلین، الذی سبق الاولین والآخرین، فی الاصطفاء والاجتباء
بعث رحمة لرب العالمین، الذی تحدی باقصر سورة مصاقع الفصحاء والبلغاء، فعجزوا عن آخرهم وقد کانوا فی البیان من السابقین
وعلی آله واصحابه الذین سبقوا الی الایمان والیقین، وجعلهم الله غرس الارض وزهج البلد، والهمهم کلمات واسلم علوما هی حظ النبیین،
وجعل اتباعهم کالفراش المبثوث، وخالفیهم کالعهن المنفوش، والبغاة علیهم کعصف ماکول الوحوش، وجعلهم اسعد الناس لا
ترهقهم ذلة ولا یغشاهم دخان ولا یغیرهم طعن الطاعنین، قد هاجروا الاوطان، وجاهدوا فی سبیل الرحمن لتخلیص الناس من
نعاس الغفلة وایدی الشیطان، فهم من الراضین والمرضیین، اما بعد فان المولوی محمد عبد القادر ابن میان ... الله من الضلالة والعصیان
ساکن ... من ... قد سبق بعض الاقران، فی العلم وکمال الفهم والازکان، وصانه الله تعالی من الجهل والضلال، والزلل والنکال، لما اراد الله
به خیرا ورفقه لنفقة الثبات، وقرع اذنه اطلبوا العلم ولو کان بالصین، فوقع فی نفسه ما وقع وبدا له ما بدا فدخل المدرسة الواقعة ببلدة بریلی
لاهل السنة والجماعة المسماة بمظهر الاسلام فاستفاد العلوم والفنون بفضل المعین، واقترأ من الکتب الدرسیة المذکورة فی الذیل
جعلها الله ... مظهر الاسلام ...
فی درجاته اعلی المدرسین، واوصیه بان الدنیا خضرة کالسراب، ومالها الزوال کالضباب، فایاها لا تجنف، بل الی الله
... ولا تحرف، والنفسانیات خف، واصرف الحیوة فی اظهار الدین، ... له هذا السند لیکون له نصیحة وتذکرة بانه استحضار الدین
واعلاء کلمة حق الیقین، وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین، والصلاة والسلام علی سید المرسلین، محمد وآله وصحبه اجمعین.

فهرس ما اقترأ الفاضل المذکور فی هذه المدرسة

١	التفسیر	X	٦	اصول الفقه	١١	المنطق	الفقه
٢	الحدیث	الصحاح الستة وشرح معانی الآثار ...	٧	المعانی والبیان	١٢	المناظرة	
٣	العقائد والکلام	شرح عقائد ...	٨	الادب	١٣	الجبر والمقابلة	
٤	الفقه		٩	النحو	١٤	الهیئة	
٥	اصول الحدیث		١٠	الصرف	١٥	الفلسفة	

خواتیم العلماء الذین حضروا هذا المحضر

المنتقل الی الله الصمد الفقیر محمد سردار احمد غفر له الاحد خادم الطلبة بالمدرسة الرضویة الموسومة بمظهر الاسلام الواقع فی مسجد بی بی جی الحویلیة بلدة بریلی الشریف ... جمادی الآخرة ١٣٦١ه

سند اجازت احادیث وتذکرہ وخصوصی امتیاز،
حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز
بنام مولانا محمد سعید، مانگٹ، ضلع گجرات
محررہ، ۷ جمادی الاخریٰ ۱۳۶۱ھ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ المسلسل احسانہ، المتصل انعامہ، غیر منقطع ولا مقطوع فضلہ واکرامہ، فکرمہ مسند من لا اسند لہ، واسمہ احد من لا احد لہ، وافضل الصلوات العوالی النزول الی النزول واکمل السلام المتواتر الموصول، علی اجل مرسل، کشاف کل معضل، العزیز الاعز المعز الحبیب المرسل فی وصل کل غریب، فضلہ الحسن مشہور مستفیض، وبالاستناد الیہ یعود صحیحا کل مریض، [illegible] الذی بہ [illegible] الاسانید بل کل فضل الیہ مسند، سند یروی والیہ یرد، فسمو طا فضائلہ العلیہ مسلسلا بالاولیہ، وکل [illegible] من بحرہ [illegible] فہو انخرج من کل حرج، وہو الجامع، ولہ الجوامع، علمہ مرفوع، وحدیثہ مسموع، ومشاہدہ مشفوع، والامر عندہ موضوع [illegible] الامور المداہمہ، سلالہ اسانید الجود والاکرام، منتہی سلاسل الانبیاء الکرام، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم، ملا الآفاق السمٰوات [illegible] العالم، وعلی آلہ وصحبہ رواۃ علمہ ووعاۃ ادبہ **وبعد** فلما سالنی الاخ السعید الحمید الرشید مولانا محمد سعید بن [illegible] [illegible] وطن [illegible] من مضافات گجرات بعد الفراغ من الدرس فی المدرسۃ العالیۃ لاہل السنۃ والجماعۃ "مظہر الاسلام" جعلہا اللہ تعالیٰ کاسمہا مظہر الاسلام، ومرجعا للخاص والعام، ومنبع الفضل والفیض للانام، اجزتہ علی برکۃ اللہ ثم علی برکۃ رسولہ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، بالاشتغال بالقرآن العظیم، واحادیث النبی الکریم، وبکل ما یجوز لی روایتہ وتمت لی درایتہ من شیوخی الاکملین، رحمہم المولیٰ تعالیٰ اجمعین، کما اجازنی شیخی ومرشدی الذی ذخری لیومی وغدی، شیخ الاسلام والمسلمین مجدد الدین المتین، ناصر السنۃ، کاسر الفتنۃ، مولانا الشاہ **احمد رضا خان** ادخلہ اللہ تعالیٰ اعلی الجنان، وامطر علیہ شآبیب الرحمۃ والرضوان، ولہ بفضل اللہ اجازۃ متینۃ **عن** ابیہ خاتم المحققین وامام المدققین مولانا المولوی **محمد نقی علی خان** [illegible] عن ابیہ الکریم، العارف العلیم مولانا المولوی **محمد رضا علی خان** رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی غرفات الجنان، **عن** المولیٰ **خلیل الرحمٰن** [illegible] **عن** الفاضل الکامل المولیٰ **محمد اعلم** السندیلی **عن** ملک العلماء بحر العلوم ابی العیاش **محمد عبد العلی** اللکنوی **عن** ابیہ [illegible] الی آخر سندہ المرفوع الی حبیب [illegible] رسالۃ، والخلیفۃ الاعظم لذی الجلالۃ، ولشیخنا المجدد المشہور الاجازۃ المبارکۃ **عن** شیخہ الکریم زبدۃ العارفین، قدوۃ الواصلین، مولانا السید الشاہ آل الرسول الاحمدی المارہروی رضی اللہ عنہ بالرضا السرمدی **عن** العارف باللہ مولانا **نور** بن مولانا **انوار عن** ملک العلماء بحر العلوم المذکور رضی اللہ تعالیٰ عنہم واجازات [illegible] المشائخ الکرام، والعلماء الاسلام، **واوصیتہ** بعض التوجہ الی مذہب اہل السنۃ والجماعۃ، واجتناب اہل البدعۃ والشناعۃ، کالکفار النیچریہ والرافضیہ، والوہابیۃ والدیوبندیۃ، والقادیانیۃ والبابیۃ والمتصوفۃ المبطلۃ الاتحادیۃ الحلولیۃ والندویۃ، وبالتوجہ حسب الاستطاعۃ الی رد [illegible] ومفاسدہم، واوصیتہ ان یحلی ظاہرہ وباطنہ بحلی اتباع السنۃ السنیۃ، ویخلیہا عن دنس الفسوق والرذائل الدنیۃ، وان لا ینسانی من دعائہ الصالح فی الملوین بالعفو والعافیۃ فی الدین والدنیا والآخرۃ، وتمام العافیۃ، والشکر علی العافیۃ، وان تکون رحمتہ لنا کافیۃ، والسقامنا الظاہرۃ والباطنۃ شافیۃ، [illegible] نافعۃ باقیۃ، وان یقینی [illegible] والبلایا من درک الشقاء، وجہد البلاء وشماتۃ الاعداء، وسوء القضاء، وان یجعلنی وایاہ [illegible] العلماء العاملین [illegible] الملۃ البیضاء، والسنۃ الغراء، وان یختم لنا جمیعا بالحسنی، ویقضی لنا بالقضاء الحسن [illegible] [illegible] افضل الصلاۃ واکمل السلام علی سید الانام، وعلی آلہ وصحبہ الکرام، الحنوم [illegible] آمین، قالہ بفمہ ورقمہ بقلمہ الفقیر [illegible] [illegible] للعاشر من شہر جمادی الاخریٰ بسنۃ الف وثلثمائۃ واحدی وستین من ہجرۃ شفیع المذنبین المحبوب الرؤف الرحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم [illegible]

خواتیم العلماء الذین حضروا ہذا المحضر

[illegible]

یہ سند بشکریہ مولانا عبد الجلیل علی احمد سلیمانی رضوی - مانگٹ (گجرات)

سندِ اجازت و امتیاز خصوصی حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز،
بنام مولانا عبدالقادر ، مانگٹ، ضلع گجرات

محررہ، ۷ جمادی الاخری ۱۳۶۱ھ

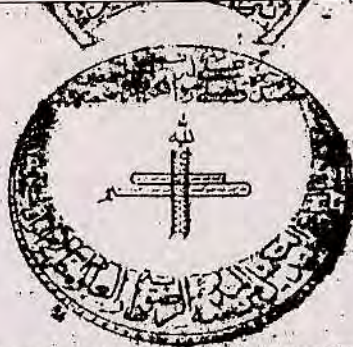
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله المسلسل حمده المتصل انعامه غير منقطع ولا مقطوع فضله وإكرامه ذكره سند من لا سند له واسمه احمد من لا احمد له وافضل الصلوات العوالی النزول واكمل السلام المتواتر الموصول على اجل مرسل كشاف كل معضل العزيز الاعز المعز الحبيب الفرد فی وصل كل غريب فضله الحسن مشهور مستفيض وبالاستناد اليه يعود جميعا كل مريض قد جاء من ده المرسل الانسانية بل كل فضل ليه مسند عنه يروى واليه يرد فسمو طرق ما ثلا العليه مسلسلا بالاولية وكل درجة من خرج مخرج فهو المخرج من كل حرج وهو الجامع وله الجوامع علمه مرفوع وحديثه مسموع وسابقه مشفوع والاصر عنه موضوع خاتم المهد من الامور المهد اهمه مدار اسانيد الجود والاكرام منتهى سلاسل الانبياء الكرام صلى الله تعالى عليه وعليهم وسلم ملأ آفاق السماء والارض وقت انعامه وعلى آله وصحبه رواة علمه ووعاة آدابه **وبعد** فلما سألنى الاخ السعيد الحميد الرشيد مولانا عبدالقادر بن ... الدين المتوطن ... بعد الفراغ من الدرس فی المدرسة العالية لاهل السنة والجماعة «مظهر الاسلام» جعلها الله تعالى كاسمها حصن الاسلام ومرجع الخواص والعام ومنبع الفضل والفيض للانام فاجزته على بركة الله تعالى على بركة رسوله جل جلاله وصلى الله تعالى عليه وسلم بالاشتغال بالقرآن العظيم واحاديث النبى الكريم وبكل ما يجوز لى روايته وتصح لى درايته من شيوخى الاكملين رحمهم المولى تعالى اجمعين كما اجازنى شيخى ومرشدى وذخرى ليومى وغدى شيخ الاسلام والمسلمين مجدد الدين المتين ناصر السنة كاسر الفتنة مولانا الشاه **احمد رضا خان** ادخله الله تعالى دار الجنان وامطر عليه شآبيب الرحمة والرضوان وله بفضل الله اجازة متينة **عن** ابيه خاتم المحققين وامام المدققين مولانا المولوى **محمد نقی علیخان** البریلوی قدس سره القوى **عن** ابيه الكريم العارف العليم مولانا المولوى **محمد رضا علیخان** رضى الله تعالى عنهما فی غرفات الجنان **عن** المولى **خلیل الرحمٰن** المصطفى آبادى **عن** الفاضل الكامل المولى **محمد علم** السندى **عن** ملك العلماء بحر العلوم ابى العياش **محمد عبد العلی** اللكنوى **عن** ابيه الى آخر سنده المرفوع الى حضرة الرسالة والخليفة الاعظم لدى الجلالة ولشيخنا المجدد المشهور الاجازة المباركة **عن** شيخه الكريم زبدة العارفين قدوة الواصلين مولانا السيد الشاه آل الرسول المارهروى رضى الله عنه بالرضا السرمدى **عن** العارف بالله مولانا **نور** بن مولانا **انوار** **عن** ملك العلماء بحر العلوم المذكور رضى الله تعالى عنهم واجازات اخرى من المشائخ الكرام والعلماء الاعلام **واوصيته** بعض النواجذ على مذهب اهل السنة والجماعة واجتناب اهل البدعة والشناعة كالكفار النيچرية والرافضية والوهابية والديوبندية والقاديانية والبابية والمتصوفة المبطلة الاتحادية الحلولية والندوية وبالتوجه حسب الاستطاعة الى رد كائدهم وسد مفاسدهم واوصيته ان يحلى ظاهره وباطنه بحلى اتباع السنة السنية ويخليهما عن دنس الفسوق والرذائل الدنية وان لا ينسانى من دعائه الصالح فی الملوين بالعفو والعافية فی الدين والدنيا والآخرة وتمام العافية والشكر على العافية وان تكون رحمته لنا كافية والاستقامة الظاهرة والباطنة شافية ولاعمالنا نافعة نافية وان يقينى رحى وايا ... المسلمين من درك الشقاء وجهد البلاء وشماتة الاعداء وسوء القضاء وان يجعلنى واياه من العاملين العلماء والحافظين حوزة الملة البيضاء والسنة الغراء وان يختم لنا جميعا بالحسنى ويقضى لنا القضاء احسن المبنى وانا ادعو له بذلك واحمد الله خير ما اللقاء وافضل الصلاة واكمل السلام على سيد الانام محمد وآله وصحبه الكرام الى يوم القيام آمين قاله بفمه وامر بر قمه الفقير مصطفى رضا القادرى ... غفر له وكان ذلك فی الغاشر من شهر جمادى الاخرى سنة الف وثلثمائة واحد وستين من هجرة سيد الخير ... بالنصر صلى الله تعالى عليه وآله وصحبه وسلم ...

خواتیم العلماء الذین حضروا هذا المحضر

مہیا فرمودہ خواجہ مولانا محمد عبدالجلیل ... سلیمانی رضوی - سانگلہ - تحصیل ...

سندِ اجازت احادیث وجمیع مرویات حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ،
بنام مولانا سید محمد جلال الدین، بھکھی ضلع گجرات
محررہ ۱۴ شعبان المعظم ۱۳۶۶ھ



[illegible]

[illegible] ... قد هاجر الاوطان ... وجاهد في سبيل الرحمن ... وتخليص الناس من نعاس الغفلة ورأية الشيطان ... اما بعد فان المولوي السيد جلال شاه بن السيد ... صانه الله من الضلالة والعصيان ساكن بكهي من مضافات گجرات (پنجاب) قد سبق بعض الاقران في العلوم ... صانه الله تعالى عن الجهل والضلال والزلل ... لما اراد الله به خيرا ... ليتفقه في الدين ... اطلبوا العلم ولو كان بالصين ... [illegible] ... الكتب الدرسية المذكورة في الذيل ... وأوصيه بان الدنيا ... كالسراب ... كالضباب ... [illegible] ... وبشرطه هذا السند ليكون له نصيحة وتذكرة ... واعلاء كلمة ... وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين محمد وآله وصحبه اجمعين.

فهرست ما قرأ الفاضل المذكور في هذه المدرسة

۱	التفسير	〃	۶	اصول التفسير		۱۱	المنطق	〃
۲	الحديث	الصحاح الستة	۷	المعاني والبيان	〃	۱۲	المناظرة	〃
۳	العقائد والكلام	〃	۸	الادب	〃	۱۳	الهندسة والرياضي	〃
۴	الفقه	السراجي في الميراث	۹	النحو	〃	۱۴	الهيئة	〃
۵	اصول الفقه	مقدمة مشكوة للشيخ المحقق	۱۰	الصرف	〃	۱۵	الفلسفة	〃

[illegible] المطلوب شيخنا عبد الحق المحدث الدهلوي [illegible] — خاتم العلماء الذي [illegible]

عبد العزيز [illegible] — عبد المصطفى [illegible]

الفقير الى عبد الصمد الاحد [illegible]

الفقير محمد سردار احمد [illegible] القادري [illegible]

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله المسلسل احسانه، المتصل انعامه، غير منقطع ولا مقطوع فضله ولا اكرامه، ذكره سنته عن الاسناد لمن وانعمه حسنه، والصلوة والسلام على المحمد الله بوافر افضل الصلوات العوالي النزول واكمل السلام المتواتر الموصول، على اجل مرسل، كشاف كل معضل، العزيز الاعز الحبيب الفرد في وصل كل غريب، فضله الحسن مشهور مستفيض، وبالاستناد اليه يعود صحيحا كل مريض، قد جاء بحمد الله من بيد ومتصل الاسانيد بل كل فضل اليه مسند، عنه يروى واليه يرد، فسمو فضائله العليه، مسلسلة بالاولية اليه، وكل درجة من بحره مستخرجة، فهو المخرج من كل حرج، وهو الجامع، ولنا الجوامع، علمه مرفوع، وحديثه مسموع، ومتابعه مشفوع، والاعراض عنه موضوع، حاكم الامة من الامور المهمة، سند اسانيد الجود والاكرام، منتهى سلاسل الانبياء الكرام، صلى الله تعالى عليه وعليهم وسلم ملأ افاق السماء والارض في العالم، وعلى اله وصحبه رواة علمه ووعاة ادبه **وبعد** فلما سألني الاخ السعيد الحميد الرشيد المولوي السيد جلال شاه بن عالم شاه المتوطن في بكهي من مضافات گجرات بعد الفراغ من الدرس في المدرسة العاليه لاهل السنة والجماعة "مظهر الاسلام" جعلها الله تعالى كاسمها مظهر الاسلام، ومرجعا للخاص والعام، ومنبع الفضل والفيض للانام، فاجزته على بركة الله ثم على بركة رسوله جل جلاله وصلى الله تعالى عليه وسلم، بالاشتغال [redacted] النبي الكريم، وبكل ما يجوز لي روايته وتصحت لي درايته من شيوخي الاكملين، رحمهم المولى تعالى اجمعين، كما اجازني شيخي ومرشدي [redacted] الاسلام والمسلمين مجدد الدين المتين، ناصر السنة، كاسر الفتنة، مولانا الشاه احمد رضا خان ادخله الله تعالى [redacted] المحققين ومدّ ظله فقير مولانا المولوي محمد نقي عليخان [redacted] عن ابيه الكريم، العارف العليم مولانا المولوي محمد رضا عليخان، رضي الله تعالى عنهما في غرفات الجنان، عن المولى خليل الرحمن المحمد آبادي عن العالم الكامل المفتي محمد اعلم السندي عن ملك العلماء بحر العلوم ابي العياش محمد عبد العلي اللكنوي عن ابيه الى آخر سنده المرفوع الى حضرة الرسالة والخليفة الاعظم لذي الجلالة، ولشيخنا المجدد المشهور الاجازة المباركة عن شيخه الكريم زبدة العارفين، قدوة الواصلين، مولانا السيد الشاه ال الرسول المارهروي رضي الله عنه بالرضا السرمدي عن العارف بالله مولانا نور عن مولانا انوار عن ملك العلماء بحر العلوم المذكور رضي الله تعالى عنهم، ولاجازات اخرى من المشائخ الكرام، والعلماء الاعلام، **واوصيته** بعض المواجد على مذهب اهل السنة والجماعة، واجتناب اهل البدعة والشناعة، كالكفار النيچرية والرافضية، والوهابية والديوبندية، والقاديانية والبابية والمتصوفة المبطلة الالحادية الحلولية والندوية، وبالتوجه حسب الاستطاعة الى رد مكائدهم، وسد مفاسدهم، وادعو له ان يجعل ظاهره وباطنه على اتباع السنة السنية، ويغنيه عن دنس الفسوق والرذائل الدنية، وان لا ينساني من دعائه الصالح في الخلوات بالعفو والعافية، في الدين والدنيا والاخرة، وتمام العافية، والشكر على العافية، وان تكون رحمته لنا كافية، ولاسقامنا الظاهرة والباطنة شافية، ولاعدائنا دافعة نافية، وان يقيني ويقي اولادي والمسلمين من درك الشقاء، وجهد البلاء، وشماتة الاعداء، وسوء القضاء، وان يجعلني واياه من العاملين العلماء، والحافظين حوزة الملة البيضاء، والسنة الغراء، وان يختم لنا جميعا بالحسنى، ويقضي لنا بقضاء احسن المنى، وانا ادعو له بذلك والحمد لله خير ما لك، وافضل الصلاة واكمل السلام على سيد الانام، محمد واله وصحبه الكرام، الى يوم القيام، آمين، قاله بفمه، ورقمه بقلمه، الفقير مصطفى رضا القادري البركاتي النوري غفر له، وكان ذلك في ٢٣ من شهر شعبان المعظم سنة الف وثلثمائة وست وستين من هجرة شفيع المذنبين المؤيد بالنصر صلى الله تعالى عليه واله وصحبه وسلم.

خواتيم العلماء الذين حضروا هذا المحضر

اجزته على بركة الله ثم على بركة رسوله جل جلاله وصلى الله تعالى عليه وسلم كما اجازني به تلامذة المرحوم سيدي شيخ الاسلام جمال الانام حجة الاسلام مولانا الشاه حامد رضا خان بريلوي زيد مجده وعلامة العلماء مولانا الشاه محمد امجد علي الاعظمي ... المولى المفتي الاعظم شيخ الفقه الشاه مصطفى رضا خان ... عن مجدد الملة الطاهرة مؤيد الملة الطاهرة ... سيدنا المحدث سيدنا الشاه محمد احمد رضا خان القادري ... قدس سره العزيز الى آخر سند، انا الفقير ... غفر له

سند اجازت احادیث و امتیاز خصوصی حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز،

بنام مولانا سید محمد جلال الدین، بھکھی، ضلع گجرات

محررہ، ۱۷ رجب المرجب ۱۳۶۶ھ







الحمد لله المسلسل حمده ... [illegible]

فهرس ما اقرأ الفاضل المذكور في الجامعة الرضوية

سندِ اجازت احادیث ومرویات حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز، بنام محمد جلال الدین قادری ، چوہدو، ضلع گجرات (مولف اوراق ہذا)
محررہ، ۱۳ شعبان المعظم ۱۳۸۰ھ

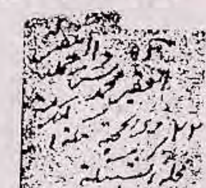
" محمد سردار احمد، خادم ۱۲، سنت " کی مہر مدہم ہونے کی وجہ سے نہ پڑھی جا سکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
وعلی آلہ وصحبہ وحزبہ اجمعین

اما بعد فقد اجزت الفاضل العزیز مولانا
المولوی عبد الرشید سلمہ المولی الحمید
لقراءۃ دلائل الخیرات وقصیدۃ البردۃ
والقصیدۃ الغوثیۃ وحزب البحر والاعمال
والاوراد المشهورۃ والمقبولۃ عند
مشایخ الطریقۃ وارباب الشریعۃ واهل
المعرفۃ والحقیقۃ بحسب الآداب
والشرائط واوصیہ بالثبات والاستقامۃ
علی مذهب اهل السنۃ والجماعۃ والتجنب
والاجتناب عن اهل البدعۃ والضلالۃ۔
انا الفقیر ابوالفضل محمد سردار احمد غفرلہ
خادم اہل السنۃ والجماعۃ

سند اجازت قرات دلائل الخیرات والاوراد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز،
بنام مولوی عبدالرشید
محررہ، ۵ رمضان المبارک ۱۳۷۷ھ



حررہ المرحوم العلامۃ الحاج رضوان المدنی
شیخ دلائل الخیرات بمسجد سید السادات
احمد



سند اجازت قرات دلائل الخیرات شیخ الدلائل احمد بن محمد رضوان المدنی،
بنام حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز
محررہ، ۲۲ ذوالحجہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی
آلہ وصحبہ اجمعین اما بعد فقد اجزت
العزیز المولوی محمد ریاض السنی القادری الرضوی
سلمہ المولی القدیر القوی علی برایۃ اللہ ثم علی
برایۃ رسولہ جل جلالہ وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم
لقراءۃ دلائل الخیرات وحزب البحر وقصیدۃ
البردۃ والقصیدۃ الغوثیۃ وسائر الاوراد والاعمال
والاشغال والاذکار والاوراد المعروفۃ عند مشایخ
الصوفیۃ وارباب الطریقۃ
واوصیہ بالتجنب عن اهل البدعۃ والضلالۃ
والرد والنکایۃ علی اهل الکفر والشرع والشناعۃ
واوصیہ بالثبات والاستقامۃ علی مذهب
اهل السنۃ والجماعۃ وارجو منہ ان لا ینسانی فی
دعواتہ الصالحۃ فی الاوقات المبارکۃ و
الامکنۃ المقدسۃ
الفقیر ابوالفضل محمد سردار احمد غفرلہ

سند اجازت قرات دلائل الخیرات والاوراد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز،
بنام مولوی محمد ریاض قادری، خانیوال
محررہ، ۶ شوال المکرم ۱۳۷۸ھ

سند اجازت مرویات وسلاسل طریقت حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز
بنام مولانا ابو المعالی معین الدین شافعی
محررہ ۵ صفر المظفر ۱۳۷۶ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
وعلی آلہ وصحبہ وحزبہ
اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

اما بعد فقد سألنی الفاضل الجلیل والعالم النبیل المحب السعید الرشید مولانا المولوی
ابو المعالی معین الدین سلمہ المولی المعین الاجازۃ فاجزتہ متکلا علی برکۃ اللہ
ثم علی برکۃ رسولہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم السلاسل العلیۃ [illegible]
والچشتیۃ والسہروردیۃ والنقشبندیۃ القدیمۃ والمجددیۃ والقادریۃ [illegible]
والقصیدۃ البردۃ والقصیدۃ الغوثیۃ والاوراد والاذکار والاعمال المأثورۃ
وان کان [illegible] بالاذن [illegible] عند [illegible]
والصوفیاء الکرام واجزتہ ایضا بجمیع المرویات المعتبرۃ عند علمائنا
کما اجازنی بہا مشایخ العظام والعلماء الکرام ثبتنا اللہ وایاہ
علی مذہب اہل السنۃ والجماعۃ وعلی طریق اہل الطریقۃ المقبولۃ [illegible]
ان یبلغ [illegible] ویعتقد [illegible] مذہب اہل السنۃ والجماعۃ [illegible]
[illegible] من الدعوات [illegible] الفقیر [illegible]

[illegible]

ہدیہ کردہ : مولانا محمد معین الدین فیصل آباد

۷۸۶
۹۲

(۱) سورۂ واقعہ شریف پ ۲۷ ہر روز بعد عشا
کے بعد ایک ایک مرتبہ پڑھیں ۔ ہر روز رزق
میں برکت ہوگی ۔

(۲) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ۔
ایک تسبیح صبح ایک تسبیح شام
اول و آخر تین تین بار درود شریف ۔

(۳) یَا رَزَّاقُ ۔ تین تسبیح روزانہ جس
وقت چاہیں ۔ اول و آخر تین تین بار درود شریف

(۴) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ
وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ۔ ایک تسبیح صبح ایک
تسبیح شام اول و آخر تین تین بار درود شریف

یہ چاروں وظیفے روزی میں برکت کے لیے
ہیں ۔ فقیر قادری چشتی غفرلہ

۱۵ / رمضان مبارک ۶۹ھ

سند اجازت اوراد و برائے حصول برکت حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز محررہ ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۶۹ھ

سند اجازت قرات دلائل الخیرات والاوراد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز، بنام مولانا محمد عبدالغفار ظفر محررہ ، ٦ شعبان المعظم ١٣٧٩ھ

بسم الله الرحمن الرحيم نحمده ونصلي على رسوله الكريم وعلى آله واصحابه اجمعين اما بعد فقد اجزت بتوفيق الله ورسوله جل جلاله وصلى الله تعالى عليه وسلم للفاضل العزيز مولانا المولوي محمد عبد الغفار [illegible] للقراءة ودلائل الخيرات والقصيدة الغوثية وقصيدة البردة وحزب البحر والاوراد والوظائف في السلسلة القادرية والچشتية والسلاسل الاخرى بالآداب المعروفة عند المشايخ - اجزته كما اجازني المشايخ الكرام والعلماء الفخام - بارك الله له ولنا ولجميع احباء السنة والجماعة آمين -

انا الفقير ابو الفضل محمد [illegible]

خادم [illegible]

٦ شعبان [illegible]

دلائل الخیرات

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَسْتَغْفِرُ اللهَ الْعَظِيْمَ - ثَلٰثًا

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ - ثَلٰثًا

حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ - ثَلٰثًا

اَلْاِخْلَاصُ بِاَعُوْذُ مَعَ الْبَسْمَلَةِ - ثَلٰثًا

مُعَوِّذَتَيْنِ مَعَ الْبَسْمَلَةِ - اَلْفَاتِحَةُ مَعَ الْبَسْمَلَةِ

[illegible]

اپنا ہاتھ آپکے وسیلہ سے پیران پیر دستگیر حضرت غوث اعظم ابو محمد
محی الدین سید عبدالقادر جیلانی حسنی حسینی [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے مبارک ہاتھ میں دیا۔ آپ [illegible]
میں شمار فرمایا [illegible] قبول فرمایا [illegible]
[illegible]

اس سلسلہ [illegible] اور ارکان اسلام کی پابندی [illegible]
[illegible] استقامت [illegible]
[illegible] اپنا ہاتھ [illegible]

[illegible]

سند طریقہ بیعت حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز، بنام مولانا ابوداؤد محمد صادق، گوجرانوالہ محررہ (غالباً) محرم الحرام ۱۳۷۴ھ

سند اجازت نقوش حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز، بنام صوفی اللہ رکھا صاحب مراجی، دیال گڑھی

٧٨٦
٩٢

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعمال و اوراد و وظائف و تعویذات قادریہ و چشتیہ

بسم اللہ — الرحمن — الرحیم

محمد	الله
عمر	ابو بکر
علی	عثمان

ببرکات هؤلاء الاسماء

٧٨٦

٨	١	٦
٣	٥	٧
٤	٩	٢

٧٨٦

٦	١	٨
٧	٥	٣
٢	٩	٤

٧٨٦

٤	١٠	١
٢	٥	٨
٩		٦

واسطے ہر بیماری کے دست راست پر باندھیں

٧٨٦

٨	٣	٤
١	٥	٩
٦	٧	٢

کسی قسم کی بیماری بچہ کو ہو ... کے واسطے مفید ہے تین کو پانی میں گھول کر پلاوے یا گلے میں باندھے صحت ہوگی

٧٨٦

یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح

٧٨٦

٦	٧	٢
١	٥	٩
٨	٣	٤

فلاں ابن فلاں زود بیاید بحرمت این نقش معظم

یا مجیب سات یا نو بار پڑھ کر سر پر دم کرے درود شریف اول و آخر تین تین بار درود شریف۔

٧٨٦

عمسا	علسا	جلسا

آدھے سر کے درد کے لیے مقام درد پر باندھے۔

مہیا فرمودہ: صوفی اللہ رکھا۔ فیصل آباد

بسم الله الرحمن الرحيم نحمده ونصلي على رسوله الكريم

فضل العالم على العابد كفضلي على أدناكم [illegible]

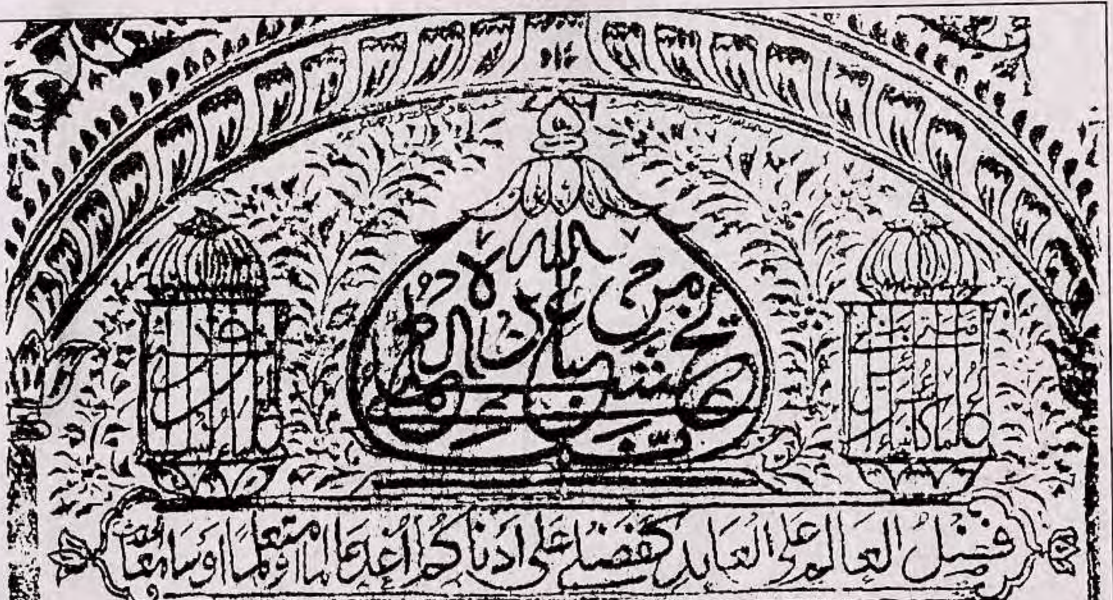
الحمد لله باجمعها حقيقة لله حقيقة به تعالى ذكره وشانه هو المولى **مسند** من لا سند له وجل جلاله وتم برهانه قد صمد وتر صمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد سبحانه [illegible] هو الواحد احد من لا احد [illegible] الكلم الطيب اليه يصعد كل جمال وجلال وكل فضل وكمال [illegible] **و** السلاة الافضل والسلام المتصل المسلسل والانعام الاكمل المتواتر المتوالى الاجل وازكى التحيات الطيبات العوالى النزول واجلى وابهى الثناء الموصول واعلى واسنى التحنات وانمى البركات واحسن القبول ممن لا قبول الا قبوله ولا رد الا رده الذى فضله غير منقطع

كرمه غير مقطوع وفيضه غير ممنوع ليس كمثله شىء ولا يمكن مثله لا يتصور شريكه ولا يتوهم ضده وهو السميع العليم والعزيز القوى العلى الحكيم اللطيف الرؤف العطوف العظيم الحنان المنان الكريم الرحيم على سائر الانبياء والرسل لا سيما على هادى سبل السلام النبى الامى [illegible] اجل مرسل كشاف المعضل العزيز الوحيد الفرد الفريد انيس كل غريب حبيب حضرة القريب المجيب مستغاث كل عليل من العلل [illegible] والعليل من القيود والعلل طبيب المريض وعلاج العريض العريض ودواء داء السقيم عند الحكيم العليم يوم العلل ملجا كل مضطر ومنكرب [illegible] على [illegible] ومرتقب الماذون بالشفاعة الكبرى يوم القيامة التامة خليفة الله الاعظم المختار المجاز الاكرم [illegible] [illegible] الضعيف بالك اللطيف وعرمه ولطفه المنيف الذى [illegible] به يرتقى كل ضعيف الى درجة القوى [illegible] [illegible] الاعتقاد به يكون [illegible] محسنا كل مسئ قبيح ويحصل الصحة به من الاسقام واندمال الجروح والالتيام كل [illegible] على المعارج بحسن المدارج بفضل الله وبركة الله **محمد احمد** [illegible] **ومصطفاه** ومجتباه ومرتضاه مبدء سلاسل الرسل [illegible] وعلى **آل الرسول** والاصحاب [illegible] والاحباب لاسيما **الخلفاء** [illegible] الصدق والصفا والخوف والرجا والعدل والفيض والعفو والكرم [illegible] **وعلى النور البهاء** وجميع الاولياء والعرفاء خصوصا محبوب الحق **محى الدين** ومطلوب الرب معين الدين و [illegible] الدين وعلاء الدين [illegible] [illegible] الوسائل الى الله شيوخ الاصول **شيوخ الطريقة** والشريعة والحقيقة ائمة الدين القويم [illegible] الصراط المستقيم [illegible]

[illegible] الكريم كل مسئول [illegible] فقد [illegible] الاخ فى الله ذو الجد والجاه السعيد الرشيد مولانا مولوى الشاه **محمد سعيد** [illegible] اجازة السلاسل العلية النادرية البركاتية الرضوية **فاجزته** على بركة الله على بركة رسوله وبالاوراد والاعمال والاذكار والاشغال **واوصيه** [illegible] الاوقات فى حماية السنن ونكاية الفتن واعانة ارباب السنة واهانة اصحاب البدعة والفتنة [illegible] **ورجائى** [illegible]

سند اجازت سلسلہ قادریہ برکاتیہ رضویہ حضرت مفتی اعظم مولانا محمد مصطفی رضا قادری بریلوی، بنام مولانا محمد سعید، مانگٹ، ضلع گجرات

محررہ ۲۲ جمادی الاخری ۱۳۶۱ھ



فضل العالم على العابد كفضلي على ادناكم اغد عالما او متعلما او سامعا

سنداجازت سلسلہ قادریہ برکاتیہ رضویہ حضرت مفتی اعظم مولانا محمد مصطفیٰ رضا قادری بریلوی، بنام مولانا عبدالقادر، مانگٹ، ضلع گجرات

محررہ ۲۲ جمادی الاخری ۱۳۶۱ھ